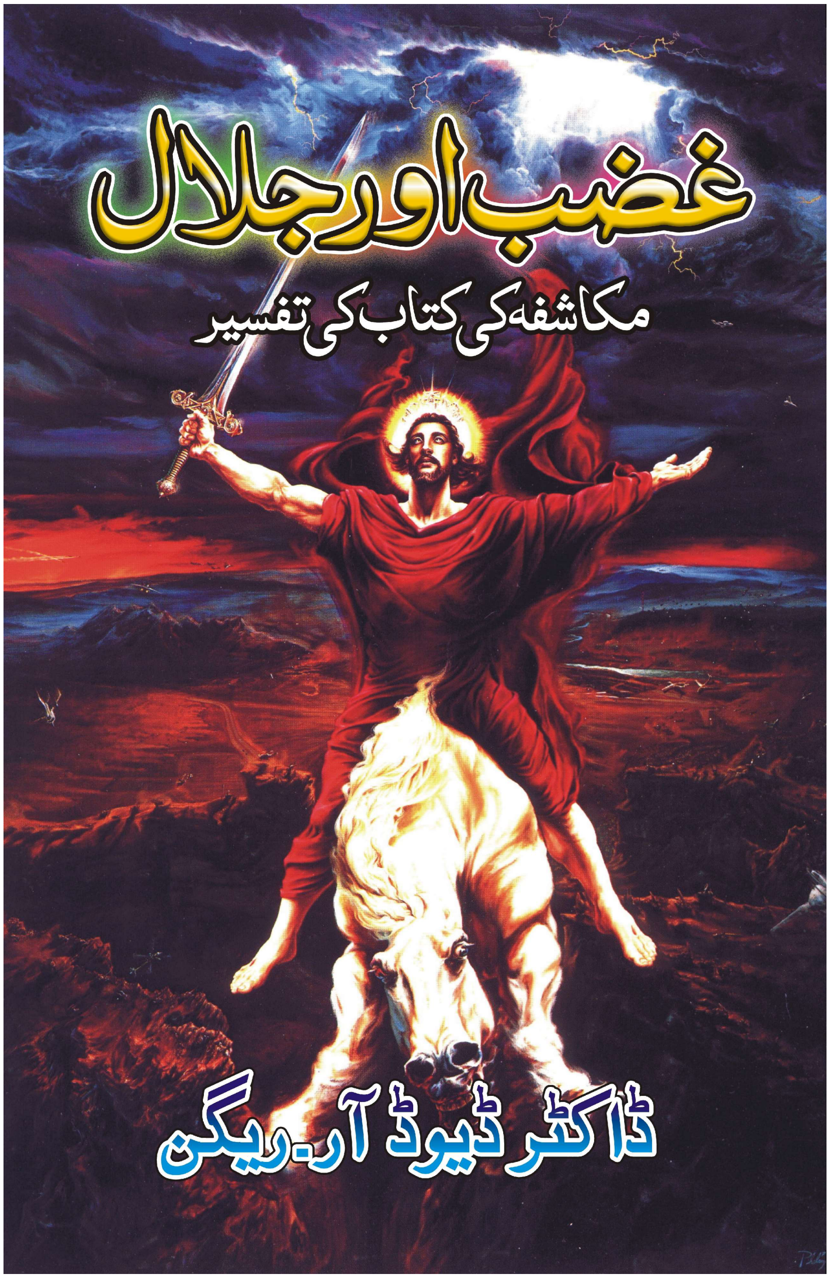

غضب اور جلال

مکاشفہ کی کتاب کی تفسیر

ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن

WRATH and GLORY

The meaning of the Book of Revelation

غضب اور جلال

(مُکاشفہ کی کتاب کی تفسیر)

Dr. David R. Reagan — مصنف: ڈاکٹر ڈیوڈ آر ریگن

Rev. Nazir J. Gill — مترجم: ریورنڈ نذیر جے۔گل

ناشرین

کرسچن لٹریچر سنٹر

CHRISTIAN LITERATURE CENTRE

پی او بکس 980، فیصل آباد 38000

جُملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

بار چہارم	------------	نومبر 2017ء
تعداد	------------	1000
طابع	------------	پروفیسر نذیر۔ جے ِگل
ناشر	------------	کرسچن لٹریچر سنٹر فیصل آباد
کمپوزنگ	------------	سلیمان گل

''اور جب خداوند اٹھے گا کہ زمین کو شدت سے
ہلائے تو لوگ اس کے ڈر سے اور اس کے جلال
کی شوکت سے پہاڑوں کے غاروں اور زمین
کے شگافوں میں گھسیں گے''

یسعیاہ 19:2

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین		صفحہ نمبر
1	پیش لفظ		06
2	سبق نمبر 1	مکاشفہ کی سمجھ	09
3	سبق نمبر 2	مکاشفہ کی تفسیر	38
4	سبق نمبر 3	مکاشفہ کی ترتیب	105
5	سبق نمبر 4	مکاشفہ کی چھان بین	148
6	سبق نمبر 5	مکاشفہ کا اِطلاق	201

پیش لفظ

میں اپنی کتاب ''غضب اور جلال'' کے اُردو ترجمہ کے لیے خُدا کا شکر کرتا ہوں۔ میرے لیے اس کتاب کو اُردو ادب میں شائع کرنا باعثِ افتخار ہے تاہم اس کارِ عظیم کا سہرہ ریورنڈ نذیر جے۔ گل اور اُن کی ٹیم کے سر ہے۔ اُن کی خدمت ''کرسچن لائف منسٹری'' اُن چند منسٹریز میں سے ایک ہے جو خُداوند یسوع المسیح کی ''آمدِ ثانی'' کی بہت جلد آمد کو پہچان کر اس کی منادی کرتی ہیں۔

کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے اور مسیح کی آمد ثانی ایسی سچائیاں ہیں۔ جنہیں اکیسویں صدی کی عالمگیر کلیسیاء کو ہوش میں لانے کی غرض سے صعودِ کلیسیاء اور مسیح کی آمدِ ثانی کی تعلیمات کو بار بار سنانے کی اشد ضرورت ہے۔ ہم آخری زمانے میں زندہ ہیں اور یسوع مسیح کی زمین پر آمدِ ثانی بھی بہت قریب ہے اور وقت بہت کم ہے۔ تاہم کلیسیاء ایسے نازک وقت میں بھی اُونگھ رہی ہے بلکہ خوابِ خرگوش میں مگن ہے۔

خداوند کی جلد واپسی کے انتظار کی بجائے لوگ اُونگھ رہے ہیں۔

بہت سے (نام نہاد) کرسچن لیڈر اِس بات پر اَڑے ہوئے ہیں کہ مسیح کی آمدِ ثانی ہماری روزمرہ زندگی کے ساتھ میل نہیں کھاتی اور اِسی قسم کی باتیں بنانے کے لیے اُدھار کھائے بیٹھے ہیں لیکن اِس کے برعکس مسیح کی آمدِ ثانی اور ہماری زندگیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جب لوگ مسیح کی جلد واپسی کے لیے قائل ہو جاتے ہیں تو زندگیاں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اِس سے وہ ایونجلزم اور پاکیزہ زندگی بسر کرنیکی چاہت سے بھرپور ہو جاتے ہیں۔

کتاب ہذا بائبل کی عظیم کتاب ''مکاشفہ'' پر مرکوز ہے۔ ابلیس بہت سے لوگوں کو اِس بات کے لیے قائل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کتاب کو سمجھا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ تو جہنم کی تہہ سے نکلنے والا سفید جھوٹ ہے۔ شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی شخص بھی''

مکاشفہ'' کی کتاب پڑھے کیونکہ یہ شیطان کی مکمل شکست اور یسوع کی بے پناہ فتح کو ظاہر کرتی ہے۔

کتابِ مکاشفہ کو تو وہ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے جو رُوح القدس کا (مقدِس) سکونت گاہ بن گیا ہے۔ایمان لانے کے لیے کلیدی بیان یوں ہے۔

اس کے معنوں کو سمجھنے کی غرض سے سادہ اصول احساس کو اپنانا اور جاننا ہوگا اور یہ کتاب اِس اصول کی حقیقت کو آپ پر ثابت کرے گی۔

میری دُعا ہے کہ کتاب آپ کو برکت دے اور آپ کے دِل کو منور کرے۔سب سے بڑھ کر میری دُعا ہے کہ یہ کتاب زیادہ سے زیادہ آپ کو مسیح کے قریب تر لائے تا کہ آپ کا رشتہ اس کے ساتھ مضبوط تر ہو اور آپ اس کی آمد کے لیے شدت سے منتظر رہیں۔

مارانا تھ!

ڈاکٹر ڈیوڈ۔ریگن

یو۔ایس۔اے

تاثراتِ مترجم

کتاب ہذا **"غضب وجلال"** کا چوتھی بار شائع کرنا یقیناً میرے لئے از حد باعثِ افتخار ہے۔ دراصل اس کتاب کے مصنف کے لئے میرے دِل میں بہت عزت ہے اس لئے کہ ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن ماہرِ قانون وسیاسیات ہونے کے علاوہ خُدا کے کلام پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن کا دیگر مذاہب کے متعلق علم بھی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ کیونکہ آپکی دیگر مذاہب کے متعلق بھی تحقیق قابلِ تحسین ہے۔

لہٰذا **"غضب وجلال"** کتابِ مکاشفہ کی ایسی تفسیر ہے جو عام فہم مطالعہ پر مبنی ہے اور اسے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

میری دلی تمنا ہے کہ یہ کتاب آپ کے لئے باعث برکت ہو اور آپ خُداوند یسوع مسیح کی آمد کے لئے بالکل تیار ہو جائیں۔ اور دِل سے پُکار اُٹھیں۔

"مارانا تھ"

"اے خُداوند یسوع جلد آ"

نومبر 2017ء

آپکا خادم

نذیر جے۔ گِل

سبق نمبر 1

Understanding Revelation

مکاشفہ کی سمجھ

''مکاشفہ کی کتاب چینی معمہ کی طرح ہے۔ جسے کوئی بھی نہیں سمجھ پاتا''۔ میں اپنے بچپن میں گرجامیں جاتے ہوئے سینکڑوں بار سُن چکا اور میں نے کہا کہ جس پُر اسرار کتاب کو بائبل کے عالم بھی سمجھ نہیں سکتے تو پھر اس امر کو حل کرنے کی کوشش میں کیوں وقت ضائع کیا جائے۔

جیسے کہ میں گذشتہ بیس 20 سالوں سے امریکہ اور تمام دُنیا میں نبوتِ بائبل کی تعلیم دے رہا ہوں۔ اس دوران میں نے تمام کلیسیائی جماعتوں (Denominations) کے لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ معلوم کیا۔ کہ وہ مکاشفہ کی کتاب سے ناواقف ہیں۔ اور اکثر لوگ تو اس سے بہت ہی خوفزدہ ہیں۔

مکاشفہ کی اہمیت

مکاشفہ کلیسیا اور مسیحی افراد کے لیے کاروبار اور ناموس کلیسیا کی کیفیت ہے۔ اس کتاب کو ناول کی طرح تو پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے آخری باب کے نتیجہ کو جاننے کی غرض سے نہیں پڑھا جاتا۔ مسیحی دُنیا کے لیے اسے پڑھنا اور سمجھنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ آخر میں ہم جیتیں گے۔ یہ فتحمندی کی کتاب ہے۔ یہ مسیحیوں کی ہمت بڑھانے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ بائبل سے ناواقف دُنیا کے ساتھ مقابلہ کرنے اور اس پر غالب آنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

اکیسویں صدی کے شروع میں مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کرنا اس لیے اہم ہے۔ کیونکہ مسیحیوں کو اس وقت معاشرہ کے انحطاط اور کلیسیا کی برگشتگی جیسے دو بڑے چیلنجوں کا

سامنا ہے۔ جیسے کہ ہمیں ان دو بڑے حقائق کی سامنا ہے ہمیں ایسی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے جو مکاشفہ کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔

ایک اور سبب بھی جس کی بناء پر اکیسویں صدی کے آغاز ہی میں ہمیں کتاب مکاشفہ پر اپنی نگاہیں مذکور کرنے کی ضرورت ہے۔ آثارِ زمانہ زبانِ حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ اے انسان تو آخری زمانہ کے اندر زندہ ہے۔ کیونکہ یسوع المسیح آسمان کے پھاٹکوں پر زمین پر اُترنے کے لیے آسمانی باپ کے ارشاد گرامی کے منتظر ہیں۔ اسرائیل کی مملکت کتاب مقدس کی پیشنگوئیوں کے مطابق پھر سے قائم ہو چکی ہے۔ یہودی یروشلیم میں واپس آ چکے ہیں۔ پورا یورپ متحد ہو چکا ہے۔ ٹیکنالوجی ان پیشنگوئیوں کو جو ہماری سمجھ سے بالاتر تھیں۔ اب خاص معنی سے نواز رہی ہیں۔

آج سے سو سال پہلے خداوند کی جلد واپسی کا کوئی اشارہ میسر نہیں تھا۔ مسیح کی آمد ثانی کا پہلا جو اشارہ ظاہر ہوا۔ وہ اعلان بلفور ڈ تھا۔ جس سے برطانوی حکومت نے فلسطین کو یہودیوں کے وطن میں تبدیل کر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج خداوند کے جلد واپس آنے کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

لیکن جو شخص ایسے نشانات کو پہچان نہ سکے وہ روحانی اندھے پن کا شکار ہے مگر میں نشانات کی تلاش میں نہیں میرے کان آوازوں پر لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ”نرسنگے کی آواز اور مقرب فرشتہ کی آواز کے ساتھ دُولہا آتا ہے“۔

غضب اور جلال

یسوع جلد آ رہا ہے۔ اور یہ حقیقت مکاشفہ کی کتاب کو ہماری زندگیوں کے لیے مفید بنا دیتی ہے۔ اس کتاب کا آغاز اور اختتام اس بات سے ہوتا ہے۔ کہ یسوع جلد آ رہا ہے۔ یہی بات کتاب کا موضوع ہے۔ مکاشفہ 1:7 میں یوں کہا گیا ہے۔

''دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنیوالا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھینگے اور زمین پر کے سب قبیلے اسکے سبب سے چھاتی پیٹیں گے بیشک آمین''۔

کتاب یسوع المسیح کے اپنے اعلان کے ساتھ اختتام کو پہنچتی ہے۔ ''دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لیے اجر میرے پاس ہے'' (مکاشفہ 12:22)۔

یسوع کی زمین پر واپسی تاریخِ انسانی کا نازک اور بدترین واقعہ ہوگا۔ بعض اشخاص کے لیے ان کی زندگی کا جلالی ترین دن ہوگا۔ کیونکہ یسوع انکے لیے ان کی ''مبارک اُمید'' کے طور پر آئیگا (ططس 13:2)۔ اس کی آمد خوفناک تجربہ ہوگا کیونکہ وہ اپنی مقدس دہشت میں آئیگا۔

ان سب پر خدا کا غضب نازل کریگا۔ جنہوں نے خدا کی محبت، فضل اور رحم کی بخشش کو رد کیا ہوگا (مکاشفہ 11:19)۔

بائبل مقدس کا فرمان ہے روئے زمین پر کا ہر ایک شخص یا تو خدا کی غضب یا پھر خدا کے فضل کے نیچے ہے۔

''جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے'' یوحنا 36:3۔

خدا کے فضل کے نیچے رہنا جلال ہے۔ اور اسکے غضب کے تلے رہنا دہشت ہے۔ یسوع کی واپسی کا مطلب ہم سب کے لیے غضب یا جلال ہوگا۔ وہ زمین پر خدا کے دشمنوں کی عدالت کرنے اور انکے خلاف جنگ کرنے کے لیے آئیگا (مکاشفہ 11:19)۔

تاہم غضب اس کے جلال کے بعد ظاہر ہوگا۔ جونہی وہ بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کی خداوندکی طور پر تاجپوشی کر کے بطور ''سلامتی کے شہزادہ'' کوہِ صیون سے

سلطنت کوشروع کریگا(یسعیاہ 6:9)وہ قوموں کے سامنے اپنا جلال ظاہر کریگا۔

(یسعیاہ 24:21-23)اور وہ عزت وتمجید کو حاصل کریگا۔جس کا اس نے پہلی آمد پر انکار کیا تھا(2۔تھسلنیکیوں 10:1)۔

غضب اور جلال

یہی دو الفاظ میرے آپ اور خداوند یسوع کے لیے اس کی آمد کے معنی کا احاطہ کرتے ہیں خُدا اپنے نا قابلِ فہم فضل میں کسی بھی شخص کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے(2۔پطرس 9:3)۔اس وجہ سے خدا نے ہمیں غضب سے آگاہی پانے اور اپنے فضل کی طرف بلانے کی غرض سے یہ کتاب عطا کی ہے۔اسکے تختِ عدالت کے سامنے ہمارے پاس کوئی عذر د بہانہ نہیں ہوگا۔خدا نے مکاشفہ کی کتاب میں پہلے ہی سے صاف صاف بیان کر دیا ہے۔

نبوت کا نظر انداز کرنا

آیئے ہم 2۔تیمتھیس 16:3-17 کے تناظر میں مکاشفہ پر غور کرنے کی ابتداء کریں۔پولوس رسول نے یہ الفاظ ایک نوجوان مناد کو تحریر کئے۔''ہر ایک صحیفہ خُدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے''۔

ان آیات کو اکثر مسیحی ایماندار بخوبی جانتے ہیں۔اور ممکن ہے یہ آیات آپکو زبانی یاد بھی ہوں تاہم آپ کے لیے یہ بات شاید حیران کن ہو۔کہ مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کا ان آیات کے ساتھ کیا تعلق ہوسکتا ہے؟۔

جی ہاں ان آیات کا تعلق مکاشفہ کی کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ہے میں آپکو بتاتا ہوں خدا کے کلام کا وہ حصہ جسے زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے۔نبوتی کلام کی نسبت اور کوئی نہیں

تاہم یہ جان کر آپ مطمئین ہو جائیں گے۔ کہ خُدا کے کلام کا ایک تہائی حصہ نبوتی کلام پر منحصر ہے۔اور یہ بات غالباً نا قابلِ یقین ہو گی۔

جو کچھ میں بتا رہا ہوں اُس کی مثال کچھ یوں ہے آج کے دور میں اکثر نو جوان جو مناد بننے کی غرض سے بائبل کالج، انسٹیٹیوٹ اور سیمنریوں میں جاتے ہیں۔ٹریننگ کے کورس میں انہیں بائبل پروفیسی Bible Prophecy پر کوئی کتاب یا مضمون کبھی نہیں پڑھایا جاتا۔اس قسم کے فارغ التحصیل نو جوان سال ہا سال سے منادی کر رہے ہیں۔تاہم انہوں نے کبھی ''نبوت بائبل Bible Prophecy'' پر ایک بھی وعظ نہیں کیا۔تو حقیقت میں انہوں نے خُدا کے کلامِ مقدس کے تیسرے حصہ کو نظر انداز کر رکھا ہے۔

یہ بد قسمتی ہے اس لیے کہ پولوس رسول کی معرفت یوں لکھا گیا ہے۔"ہر ایک صحیفہ" نہ کہ صرف نیا عہد نامہ یا پرانے عہد نامہ کی تواریخی کتب مگر۔''ہر ایک صحیفہ All Scripture (تمام صحائف پاک) خدا کے الہام سے ہیں۔تو ان صحائف پاک میں بائبل میں نبوتی کلام بھی شامل ہے۔ جب پولوس رسول کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ'' ہر ایک صحیفہ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کے لیے فائدہ مند ہے'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مردِ خدا ہر ایک نیک کام کے لیے تیار، قابل اور موزوں ہو جائے۔ جیسے فوج کا سپاہی جنگ کے لیے ہر ایک ضروری ساز و سامان سے لیس ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس بیان میں بائبل پروفیسی (Bible Prophecy) بھی شامل ہیں۔

اگر ہمیں خداوند یسوع مسیح کے ہمشکل بننا ہے تو سارے کا سارا خدا کا کلام ہمارے لیے عملی ہے۔وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔تاہم یہ جان کر آپ مطمئین ہو جائیں گے۔کہ خُدا کے کلام کا ایک تہائی حصہ نبوتی کلام پر منحصر ہے۔اور یہ بات غالباً نا قابلِ یقین ہو گی۔

اگر ہمیں خداوند یسوع مسیح کے ہمشکل بننا ہے تو سارے کا سارا خدا کا کلام ہمارے لیے عملی ہے۔وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔

ایک ذاتی تجربہ

میرا تجربہ ہے کہ میں نے ایک شاندار مقامی کلیسیاء میں پرورش پائی۔ میں نے ایسی کلیسیاء میں پرورش پائی جو نئے عہد نامہ پر زور دیتی رہی۔ تاہم نبوتِ بائبل کو نظر انداز کرتی رہی۔ جس طرح میں وفاداری سے کلیسیاء میں جاتا تھا۔ ویسے دروازے کھُل رہے تھے۔ میں ہر اتوار کی صبح و شام اور بدھ کی شام اور چھٹیوں کے دوران سنڈے سکول میں باقاعدگی سے جاتا رہا اور متواتر تیس برس تک ایسا کرتے رہنے کے باوجود نبوت بائبل کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ کیونکہ ہم نے اس نہایت ہی اہم مضمون کو نظر انداز کر رکھا تھا۔

جب کبھی بھی ہم نے نبوت بائبل جیسے مضمون کا مطالعہ شروع کیا۔ تو ہم نے اسے جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود تیس برس تک کلیسیاء میں جانے کے باوجود نبوت بائبل کے متعلق میں اس قدر لاعلم تھا۔ کہ اگر کوئی مجھ سے یہ پوچھ لیتا کہ ’’صعودِ کلیسیاء‘‘ کیا ہے۔ تو میں کچھ یوں جواب دیتا کہ یہ ایک ہنگامہ خیز اور جوش انگیز واقعہ ہوگا جسے بتایا نہیں محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح میں جوج ماجوج کو بھی ایک ناٹک اور طریقہ نگارٹیم ہی تصور کرتا تھا۔ مخالفِ مسیح Antichrist بھی میرے لیے ایک فرقہ Denominational کا منادہی تھا۔ کیونکہ ہم اپنے آپ کو غیر فرقہ والے Non-Denominational قرار دیتے تھے۔ اور ہم سمجھتے تھے کہ ہماری کلیسیاء ہی صرف اور صرف سچی کلیسیاء ہے۔

ہم نے تو سادگی سے نبوتِ بائبل کو نظر انداز کر رکھا تھا۔ جسکا ہولناک نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری روحانی ترقی رُک گئی ہماری تقدیس، ترقی اور مسیح کی شکل پر ڈھلنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ کیونکہ انسانی روح کو تو اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ وہ ’’خدا کے کلام‘‘ سے پرورش پا کر پھلے پھولے۔ نہ صرف پرانا عہد نامہ یا پھر نیا عہد نامہ بلکہ خداوند کا کلام سارے کا سارا

ہی انسانی روح کی ترقی وترویج کے لیے نہایت ضروری ہے۔

"مُکاشفہ کے لیے بڑی رکاوٹیں"

جس مناد کے زیرِ سایہ میں نے کلیسیائی ترقی کی۔اس کی نظر میں مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنا ناممکن تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے صرف اسی وقت مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کیا۔ جب ایک خادم نے ہدف مقرر کرتے ہوئے کہا کہ ہم متی کی انجیل سے شروع کر کے مکاشفہ تک نئے عہد نامہ کی سب کتابوں کو مطالعہ کریں گے۔تین سال کے بعد جب ہم مکاشفہ کی کتاب تک پہنچے تو اس نے کہا مجھے افسوس ہے کہ میں نے کیوں ایسا وعدہ کیا۔تاہم اس نے وعدہ نبھانے کی پابندی کا اظہار کیا۔

لہٰذا اس نے جماعت کے سامنے کھڑے ہو کر یوں کہنا شروع کیا۔ دوستو ہم نے کہا نئے عہد نامہ کی سب کتابوں کا مطالعہ کریں گے۔ اور ہم تمام کتابوں کا مطالعہ کرتے ہوئے مکاشفہ کی کتاب تک پہنچ گئے ہیں۔تاہم آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی شخص بھی مکاشفہ کی کتاب کو سمجھ نہیں سکتا۔ نہ ہی کسی نے اسے سمجھا اور نہ ہی کوئی اسے سمجھائے گا یہ کتاب تو ''چینی معمہ'' ہے۔ میں اسے شروع نہیں کرسکتا۔ میرے لیے آپ کو بتانا مشکل ہے۔ کہ کتنی بار میں نے اس جملے کو سُنا۔ اور مناد نے پھر اس بات کو دھرایا۔ جی ہاں یہ کتاب تو چینی معمہ ہے۔اور اس نے اُٹھ کر اپنا راستہ لیا۔ یہ دیکھ کر مطالعہ گروپ کے لوگوں نے بھی مایوسی کے عالم میں اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔ جو شخص خود اس عظیم کتاب کو نہیں سمجھتا تو وہ کیسے کسی اور شخص کو سمجھا سکتا ہے؟۔

یہ بات میرے ذہن پر ایک نفسیاتی اثر چھوڑ گئی، اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ بہت سے نام نہاد مسیحی افراد پر اس کتاب کے خلاف اس طرح کا ایک نفسیاتی اثر موجود ہے۔وہ یوں سمجھتے ہیں کہ مکاشفہ کی کتاب کو سمجھانا ناممکن ہے۔قطع نظر اس کے لوگ پشتوں سے

کلیسیاء کی رکنیت کے حامل ہیں اکثریت اس نفسیاتی اُلجھن میں گرفتار ہے۔

کتاب برائے علماءِ دین یا متعصبین

بہت سی کلیسیاؤں میں مکاشفہ کی کتاب کو یا تو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یا پھر یوں سمجھا جا رہا ہے۔ کہ اس کتاب کو کوئی بھی شخص سمجھ نہیں سکتا۔ چاہے وہ پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کا حامل ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر آپ اس طرح کی ڈگریوں یا قوت تخلیق اور تصورات ذہن کے حامل ہیں۔ تو شاید اس کتاب کو کچھ سمجھ سکیں۔ مسیحی دُنیا میں عموماً یہ نظریہ پایا جاتا ہے۔ کہ یہ کتاب دو قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔ جو مختلف ڈگریوں کے حامل ہیں۔ تا کہ وہ اس کتاب کر اندر غوطہ زن ہو کر گہرے سے گہرے پوشیدہ معنوں کا ایسے کھوج لگائیں۔ جیسے سمندری غوطہ خور سمندر میں سے قیمتی موتیوں کو ڈھونڈ نکالتے ہیں یا پھر ان اشتداد اور متعصب لوگوں کے لیے جو ہر ایک چٹان کے نیچے۔ " مخالفِ مسیح " کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان ہی دو قسم کے لوگوں کے لیے یہ کتاب کھیل کا سامان پیدا کرتی ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا سوچ کے باعث مکاشفہ کی کتاب سے متعلق ہم ایک بڑی مشکل سے دو چار ہیں۔ لہٰذا اس کتاب کے پڑھنے اور سمجھنے کے لیے یہ ایک بہت بڑی نفسیاتی رکاوٹ موجود ہے۔ لہٰذا اس سے یہ ہولناک نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ مسیحیوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس کتاب کے پڑھنے سے محروم ہے۔ اور آپ کو معلوم ہو کہ شیطان اس بات کو بہت پسند کرتا ہے۔

شیطانی فریب

شیطان نہیں چاہتا کہ کوئی شخص مکاشفہ کی کتاب کو پڑھے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں شیطان کی یہ خواہش ہے؟ کیونکہ یہ کتاب بتاتی ہے کہ ہر ایک چیز کا انجام کیا ہوگا۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ آپ اس سے بے خبر رہیں۔ اور محض اندازے ہی لگاتے ہوئے اس

جہان سے رحلت کر جائیں۔ علاوہ ازیں وہ چاہتا ہے کہ آپ کی نظریں موجودہ جہاں پر مذکور رہے۔ اور کہ بالآخر بدی ہی فتحمند ہوگی۔ اور وہ اُمید کرتا ہے کہ آپ نا اُمید ہو کر اپنے آپ کو مطلقاً بدی کے ہاتھوں بیچ ڈالیں۔

چونکہ مکاشفہ کی کتاب ابلیس کی شکست اور یسوع کی یقینی فتح کا اعلان کرتی ہے۔ لہٰذا شیطان نہیں چاہتا کہ لوگ اس کتاب کو پڑھ کر اس باتوں کو جانیں۔ کتاب یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ یہ کائنات کے اندر نیکی اور بدی کی جنگ ابتداء ہی سے جاری ہے۔ اسکا خاتمہ خدائے قادرِ مطلق کی فتح کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ خدا ہی تو کائنات کا خالق ہے۔ لہٰذا وہ فاتح ہے اور رہیگا۔ اور یہ کتاب اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔ جن لوگوں نے خداوند یسوع المسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر کے خدا کی طرف ہونے کو قبول کر لیا ہے۔ وہ ابدالآباد اسکے ساتھ بادشاہی کریں گے۔

غضب اور جلال کا پیغام

کتابِ مکاشفہ بلاشبہ خدا کے فرزندوں کے لیے ایک خوشخبری کی حامل کتاب ہے۔ ہم خدا کے روح کے وسیلہ سے بُلائے گئے ہیں۔ کہ اسے پڑھیں اور اس پر ایمان لا کر اسکے باعث اپنی اُمید کو پختہ کریں اور یقیناً کتاب کے اندر کچھ بُری خبریں بھی موجود ہیں۔ اور جن لوگوں نے یسوع المسیح کو رد کیا ہے۔ ان پر خدا کے غضب کے نزول کی تصویر کشی بھی کرتی ہے۔

غضب اور جلال

مکاشفہ کی کتاب کا ''یہی تو پیغام ہے'' یسوع المسیح کی زمین پر جلالی فاتحانہ واپسی اور ساری زمین اس کی سلطنت کچھ ایسی چیز ہے جسے مسیحی قبول کرتے ہوئے اس کے لیے دلی آرزو رکھتے ہیں۔ یہی تو اُن کی دلی تمنا ہے۔ لیکن اکثر لوگ غضب کو خدا کے لیے نازل

کرنے کو ناممکن نہیں تو مشکل تو ضرور سمجھتے ہیں۔انکا کہنا ہے کہ خدا جو محبت کرنے والا ہے وہ پھر غضب کیسے انڈیل سکتا ہے؟۔

خدا کی ذات وسیرت

ایک بات آپ اپنے ذہن میں رکھیں کہ خدا کی اپنی سیرت وذات کے دو پہلو ہیں ۔ایک طرف تو خدا فضل ورحم اور محبت سے معمور ہے۔اس قدر کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا جہان کے گناہوں کے بدلے موت کے حوالہ کر دیا۔ حالانکہ ہمارا یہ استحقاق نہ تھا۔ تاہم اس کی ذات وسیرت کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے جسکے متعلق بہت کم بیان کیا جاتا ہے۔اور جس کے متعلق اکثر مسیحی کچھ جانتے بھی نہیں۔ خدا کے کردار کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ کامل منصف اور کامل قدوس اور کامل راستباز ہے۔اور چونکہ وہ کامل راستباز، قدوس، پاک، عادل، منصف ہے، وہ گناہ کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔

جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ خدا گناہ کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے دوطریقوں مین سے ایک کو استعمال کریگا۔ یعنی غضب یا فضل کے ذریعہ وہ گناہ کے ساتھ سلوک کریگا (یوحنا3:36)۔اگر تو آپ فضل کے ماتحت ہیں تو پھر یسوع آپ کے لیے مبارک اُمید کے طور پر واپس آئیگا۔لیکن اگر آپ خدا کے غضب کے نیچے ہیں تو پھر آپ کے لیے مقدس خوف ودہشت کے طور پر آئے گا۔ چونکہ یسوع خدا کا پیار ہے اور وہ خدا کا غضب بھی ہے۔

برہ اور شیر ببر

یسوع اپنی پہلی آمد میں انسانیت کے گناہوں کی خاطر دُکھ اُٹھانے والے برہ کے طور پر آیا وہ برہ کی طرح حلیمی سے صلیب کی طرف گیا تا کہ ہمارے لیے اپنا خون بہا کر ہمیں اس لائق کرے کہ ہم اپنے خالق خدا کے ساتھ میل ملاپ کر لیں۔ایک پاک اور حلیم برے کی قربانی کے وسیلہ سے خدا نے ہمارے گناہوں کے لیے معافی کو مہیا کیا (1۔یوحنا1:7)۔

تاہم اب یسوع ایک دُکھ اُٹھانے والے برہ کی مانند واپس نہیں آنیوالا۔ قطعاً نہیں وہ اب آسمان سے یرمیاہ 25:30-31 ان پر جنہوں نے خدا کے فضل و رحم اور محبت کر رد کیا ہے۔ خدا کا غضب نازل کریگا (مکاشفہ 19:11-18)۔

خدا کا متوازن نظریہ

ایک بار پھر میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ خدا ضرور گناہ سے نپٹے گا۔ میں یہ بات بڑا زور دیکر واضح کرنا چاہتا ہوں۔ بائبل مقدس میں ایک ایسا حصہ ہے جس میں اس سچائی کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ یہ پرانے عہد نامے میں ناحوم کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔

یہ ایک اتفاق ہے۔ اور ناحوم کی کتاب بھی ایک ایسا صحیفہ ہے جسے بہت سے مسیحیوں نے کبھی نہیں پڑھا۔ بہت سی خواتین وحضرات تو ایسے بھی ہونگے جو ناحوم کی کتاب کے نکالنے سے قاصر ہونگے۔ یہ انبیاء اصغر میں ایک کتاب ہے۔ مجھے یہ ٹائٹل پسند نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے کتاب میں کچھ غیر ضروری اہمیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انبیاء اصغر (کتابیں) بڑے ہی اہم صحائف پاک ہیں۔ ان صحائف کے حامل انبیاء کچھ وقت کے لیے خدا کی طرف آئے۔ تاہم ان صحائف کو چھوٹے (اصغر) اس لیے کہا گیا ہے کہ بڑے صحائف کی نسبت یہ چھوٹی صحافت کے حامل ہیں۔

اب اس بات کو ملاحظہ فرمائیں جو ناحوم نبی خدا کی دوسری فطرت (ذات و سیرت) اور گناہ کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے متعلق فرمائی ہے۔

"خداوند بھلا ہے اور مصیبت کے وقت پناہ گاہ ہے۔ وہ اپنے توکل کرنیوالوں کو جانتا ہے" (ناحوم 1:7)۔

خدا کا تصور ایسا ہے جسے ہم سب بڑا پسند کرتے ہیں۔ اور اس طرح کے خدا کا تصور ہمارے ذہنوں میں موجود ہے۔ ایسا خدا جو محبت، رحم، درد، ترس، مہربانی، فضل

اورقدرت سے معمور ہے۔ایسا خدا جو مصیبت میں ہماری پناہ گاہ ہے۔لیکن دوسری آیت پر دھیان دیں۔ ''خداوند غیور اور اِنتقام لینے والا خدا ہے ہاں خداوند انتقام لیتا ہے۔اور اپنے دُشمنوں کے لیے قہر قائم رکھتا ہے'' (ناحوم 2:1)۔

آپ نے دیکھا نبی اس آیت میں ہمارے سامنے خدا کی دوسری فطرت اور کردار کی تصویر رکھتا ہے۔

''خداوند قہر کرنے میں دھیما اور قدرت میں بڑھ کر ہے۔اور مجرم کو ہرگز بری نہ کریگا۔خداوند کی راہ گردباد اور آندھی میں ہے۔اور بادل اسکے پاؤں کی گرد ہیں'' (ناحوم 3:1) یہ الفاظ تو ڈراؤنے اور دہشتناک ہیں۔

خدا کے متعلق ایک گمراہ کن نظریہ

شیطان نے خدا کے متعلق ایک غلط نظریہ پیش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے ایک ایسا خالق کائنات بیان کر کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو آسمان میں ایک نرم وگداز اور عظیم جسم رکھنے والا سب چیزوں پر محیط وقادر ہو۔اور اس نے یہ بھی کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جب وہ اپنے تختِ انصاف پر بیٹھے گا اور ہم اس کے سامنے عدالت کے لیے کھڑے ہونگے۔تو وہ اپنی محبت کے باعث اپنے نرم گداز ہاتھوں میں ہمیں لے کر پیار سے کہے گا میں جانتا ہوں کہ تو نے میرے بیٹے کو خداوند اور مُنجی تو قبول نہیں کیا تھا تاہم بڑی اچھی زندگی گزاری۔

اور تم نے اپنی گلی کی نکڑ پر رہنے والے مردوزن سے بہت اچھی زندگی گزاری۔لہٰذا اس وجہ سے میں تمہارے گناہوں اور یسوع مسیح کو رد کرنے کو نظر انداز کرتا ہوں۔تو میری بادشاہی میں داخل ہو کر ابدی زندگی سے لطف اندوز ہو۔ایسا نہیں ہوگا۔

مجھے اجازت دیں کہ میں آپکو کچھ بتا سکوں۔یاد رکھیں ایسا خدا بائبل کا خدا نہیں ہے

خدا گناہ سے نپٹنے والا خدا اور وہ اس سے نبرد آزما ہوگا۔ اور وہ اس سے فضل یا غضب کے ذریعے نبٹے گا۔

یسوع ہی فضل ہے، یسوع ہی غضب ہے۔ پہلے تو وہ محبت میں آیا۔ اور اب وہ غضب میں واپس آ رہا ہے اور جنہوں نے خدا کی محبت و بخشش کو رد کیا اُن پر وہ خدا کے غضب کو نازل کریگا۔

مرکزی نقطہ اور موضوع

جو چیز ہمیں مکاشفہ کے موضوع پر لے آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کتاب خداوند یسوع المسیح کی دوسری آمد کی کہانی کو شروع سے آخر تک بیان کرتی ہے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی جلد واپس آنے کے متعلق بتاتی ہے یہ حقیقت ہے کہ کتاب کا موضوع مکاشفہ 7:1 میں بیان کر دیا گیا ہے۔

''دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنیوالا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔ اور جنہوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین کے سب قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹے گے۔ بیشک آمین''۔

شروع سے لیکر آخر تک یہی کتاب کا موضوع اور مضمون ہے۔ کتاب کا مرکزی نقطہ وہی ہے جو پرانے عہد نامہ کے نبیوں نے فرمایا، ''خداوند کا دن'' (یوئیل 1:2) وقت کا یہ دورانیہ، بڑی مصیبت سے شروع ہوگا اور خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی اُسکا عروج ہوگا اور اس میں خداوند یسوع کی دوسری آمد بھی شامل ہوگی جو بڑی مصیبت کے اختتام کے ساتھ ہی شروع ہو جائے گی۔

ان باتوں کے ناطے حیرت کی بات ہے کہ شیطان کیوں نہیں چاہتا کہ لوگ یہ کتاب پڑھیں؟ یہی سبب ہے کہ شیطان مسیحیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد کو قائل کرنے میں

کامیاب ہے۔ کہ یہ کتاب غیر معقول ہے نا قابلِ فہم ہے۔ بلکہ یہ کتاب تو پڑھے لکھے تعلیم یافتہ یا پھر متعصب لوگوں کے لیے کھیل کا میدان ہے۔ اور یہ کہ عام مسیحی لوگوں کو تو اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔ لیکن ایک بار پھر آپکو 2 تیم 3:16-17 میں درج خدا کے کلام کو یاد دلاتا ہوں۔

''ہر ایک صحیفہ خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور تربیت کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔ تا کہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے۔'' ہر ایک صحیفہ'' اور اس ہر ایک صحیفہ میں مکاشفہ کی کتاب بھی شامل ہے''۔

شخصی فتح

آیئے میں آپ کو بتاؤں کو کس طرح میں نے کتاب مکاشفہ کو سمجھنے کے لیے راستہ پایا جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ تیس سال تک تو میں اس کتاب کو چینی معمہ ایک نہایت خطرناک بیماری سمجھتے ہوئے اس سے دور ہی رہا۔

تب ایک دن ایک مذہبی جوش کے اندر ایک ایسا لمحہ آیا جب میں نے نئے عہد نامہ کو پہلے صفحہ سے آخر تک پڑھ لینے کی منت مانی۔ اور پھر جب میں مکاشفہ کی کتاب تک پہنچ گیا تو میں نے سوچا کہ میں پھنس گیا کیونکہ میں نے منت مانی اَب تو مجھے اسے پڑھنا ہی پڑے گا میں نے کتاب کو جلد از جلد پڑھ لینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ شروع کروں تو مجھ پر کچھ ایسی چیز واضح ہوگئی جو اس سے پہلے نہ ہوئی تھی اور بات رُوح القدس نے مجھ پر عیاں کردی اور یہ بات (مکاشفہ 3:1) میں تھی اور دیکھیں یہ بات کیا ہے۔

''اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اُس کے سننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے''۔

یہ پڑھتے ہوئے میری آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں اور اس بات نے میری رُوح

میں گواہی قائم کردی۔ ''مبارک ہیں وہ جو اس کتاب کو پڑھتے ہیں یا جو اس کے پڑھنے کو سُنتے ہیں''۔اب میں تو ایسا شخص ہوں جو خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتا ہوں میں اُن برکتوں کے لیے جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے خوشی مناتا ہوں اور جن برکتوں کو وہ پیش کرتا ہے اُن سب کو حاصل کرنا چاہتا ہوں میں نے اس بات کو جان لیا کہ مکاشفہ کی کتاب ہی بائبل کی واحد کتاب ہے جسکے پڑھنے والا سب برکتوں کا وارث ہو جاتا ہے۔آپ کو معلوم ہے کہ اس رات میں نے کیا کہا؟ میں نے پڑھنا پسند کر کے سر کو جھکا دیا اور (مکاشفہ 3:1) کی ساری برکتوں کا دعویٰ کیا کہ وہ میرے لیے ہیں۔اور میں نے کہا اے خداوند مجھے سمجھ جیسی برکت عطا کرنا تا کہ میں اس چینی معمہ کو سمجھ سکوں۔

دُعا جو قبول ہوگئی

پھر میں نے کتاب کو پڑھا، آپ جانتے ہیں کیا ہوا؟۔ جونہی میں نے اسے پڑھا تو مجھے بصیرت وادراک حاصل ہوئے۔ پھر میں نے ایک دیگر ترجمہ حاصل کیا اور دُعا کی اور کہا میں مکاشفہ 3:1 کے لیے دعویٰ کرتا ہوں اور پیارے خداوند وہ برکت چاہتا ہوں وہ حکمت اور سمجھ کی برکت مجھے عطا کر تا کہ میں کتابِ مُکاشفہ کو سمجھوں۔

میں نے اس کتاب (مکاشفہ) کو شروع سے آخر تک پڑھ ڈالا جس سے مجھے کچھ فہم وفراست حاصل ہوئی اس کے بعد میں ایک اور ترجمہ بھی حاصل کر لیا جوں جوں میں اس کتاب کے پڑھتا گیا مجھے اس کی سمجھ حاصل ہوتی گئی جس سے میں خوشی سے معمور ہوتا گیا اور پھر جو کچھ میں پڑھتا گیا مجھے اس کی سمجھ آتی گئی۔ یہ ایک حقیقت ہے میں نے سب کچھ تو نہ سمجھا تاہم بعض چیزیں میری سمجھ میں آنے لگیں ایک بار پھر میں نے مکاشفہ 3:1 کے لیے دُعا کی۔خداوند خدا مجھے پیشگی برکت عطا فرما میں اسے مکمل طور پر پڑھنے لگا ہوں اور اے خدا تُو تو جانتا ہے کہ میں یہ کرنے والا ہوں۔میری دُعا ہے کہ جونہی میں اسے پڑھوں تو مجھے سمجھ

کی برکت سے نواز۔

اس بار میں نے مکاشفہ کی کتاب کو سینکڑوں بار پڑھا لیکن ہر مرتبہ پڑھنے سے پہلے پھر دُعا کی اے پیارے خداوند مجھے مکاشفہ 3:1 کی برکت دے اَب کی مرتبہ مجھے اور بھی سمجھنے میں مدد کرتا کہ میں مکاشفہ کی کتاب کو ایسے سمجھوں کہ اس سے بیشتر میں نے اسے کبھی نہ سمجھا ہو۔ ہر مرتبہ خداوند اپنے وعدے میں سچا اور وفادار ٹھہرا۔ مکاشفہ کی کتاب میں تا حال بھی کچھ ایسی باتیں ہیں جن کو میں نہیں سمجھتا اور غالباً کچھ ایسی چیزیں اور باتیں بھی اس کتاب میں ہیں جنہیں کوئی نہیں سمجھتا۔

1 کرنتھیوں 12:13 میں لکھا ہے کہ خدا کے کلام میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے۔ کیونکہ ہم انسان کی طرح دیکھتے ہیں اور ہمیں آئینہ میں دھندلا سا نظر آتا ہے لیکن آیت مقدسہ یوں فرماتی ہے کہ جب ہم یسوع مسیح کو روبرو دیکھیں گے تو اس وقت پورے طور پر سمجھیں گے۔ اس بات سے حوصلہ نہ ہاریں بلکہ اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ مکاشفہ کی کتاب میں ایسی باتیں ہیں جو کبھی آپ کے لیے چھپے ہوئے بھید تھے تاہم اب آپ بہتر طور پر سمجھ رہے ہیں۔ اور جب آپ ایک دفعہ بنیادی طور پر نفسیاتی اُلجھن پر قابو پالیں گے تو پھر آپ کے ذہن کا راستہ صاف ہو جائے گا اور آپ اس کتاب کی باتوں کو سمجھتے چلے جائیں گے زندہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اس کے بھیدوں کو جانیں۔

سمجھنے کے لیے چابیاں

مکاشفہ کو سمجھنے کی غرض سے کئی ایک چابیوں میں نفسیاتی اُلجھن پر قابو پانے کی لیے مجھے پہلی چابی حاصل ہوئی علاوہ ازیں آپ کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے کہ اور بھی کچھ چابیاں ہیں میں آپکو آٹھ چابیاں دینے چلا ہوں حالانکہ میں آپ کو ان سے بھی زیادہ چابیاں دے سکتا ہوں لیکن مکاشفہ کی اس حیران کن کتاب کی سمجھ کی خاطر یہ آٹھ مگر اہم چابیاں دینے

پر اکتفا کرتا ہوں۔

پہلی چابی جس کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے تاہم اس کا مزید اور مفصل بیان کرونگا پہلی چابی یہ ہے کہ آپ اپنے دل سے ایمان لائیں کہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اس نصیحت خیز کتاب کی باتوں کو سمجھیں اگر آپ اس کتاب سے کچھ حاصل کرنے کے اُمیدوار ہیں تو پھر یہ چابی آپ کے لیے نہایت اہم ہے۔

یہ نفسیاتی الجھن کا دور ہونا ہے۔ اس پر اَب زیادہ زور دینا پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہے آپ کے لیے یہ اَمر ضروری ہے کہ اس بات پر ایمان رکھیں کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ اس کتاب کو سمجھیں۔ کیونکہ یہ کتاب کچھ مسیحیوں کے لیے نہیں بلکہ سب مسیحیوں کے لیے ہے۔ اس کا مطلب ہے اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو پھر یہ کتاب آپ کے لیے بھی ہے۔ اور پھر اس کو سمجھنا بھی آپ کے لیے ضروری ہے۔ خدا کی یہی مرضی آپ کے لیے ہے۔ اس پر آپکا پختہ ایمان ہونا ضروری ہے۔

یسوع المسیح کا مکاشفہ

کیا آپ نے کبھی اس بات پر توجہ دی کہ کتاب مکاشفہ سمجھنے کے لیے ایک حوصلہ افزا لفظ سے شروع ہوتی ہے؟ اور یسوع مسیح کا مکاشفہ جو اسے خدا کی طرف سے اس لیے ہوا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جنکا جلد ہونا ضروری ہے۔'' اور اس نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اُسکی معرفت انہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا'' (مکاشفہ 1:1)۔

یہ آیت حوصلہ افزاء ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ جو کچھ اس کتاب میں پایا جاتا ہے خدا چاہتا ہے کہ آپ اُسے سمجھیں۔ پہلے الفاظ پر پھر دھیان کریں۔ ''یسوع مسیح کا مکاشفہ لفظ ''مُکاشفہ'' یونانی لفظ Apocalypse اپوکلپس سے ترجمہ کیا ہے اس کا مطلب ہے ''پردہ اُٹھانا''، چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا۔ کیا یہ بات دلچسپی کا باعث نہیں ہے؟ کتاب اس بات کا

اعلان کرتی ہے کہ یہ یسوع المسیح کا کھلا ہوا۔ظاہر کیا ہوا بھید ہے یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے۔کہ شیطان کیوں لوگوں کو اس کتاب کے پڑھنے سے روکتا ہے۔کیونکہ اس کتاب کا مرکزی نقطہ ''یسوع المسیح'' ہے۔

آئیں ہم مُکاشفہ کے 19 باب میں جائیں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میرا اس سے کیا مطلب ہے (مکاشفہ 10:19) جو میری پسندیدہ آیت ہے۔ہمیں بتایا گیا ہے۔

''یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے''۔''چشم نبوت یسوع پر مرکوز ہے''۔کتاب مکاشفہ نبوتی ادب ہے۔شروع سے آخر تک اسکا مرکزی نقطہ یسوع ہے۔اور یہ یسوع کا کھُلا ہوا بھید ہے۔یہ اس کے موجودہ جلال کو پیش کرتا ہے۔اور مستقبل کے جلال پر سے پردہ کشائی اور اس پیغام کو بیان کر رہا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا چاہتا ہے کہ تم اس کتاب کو سمجھو؟۔

خدا رابطہ رکھنا چاہتا ہے

تو پہلا قدم نفسیاتی، کتاب کو سمجھنے کے بارے آپکا پختہ ایمان کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ سمجھیں یہاں کچھ استدلال کی ضرورت پڑ گئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں خدا نے ایسی کتاب لکھ کر یہ چاہا کہ آپ اسے نہ سمجھیں؟۔ بائبل مقدس کی ہر ایک کتاب خدا کی طرف سے میرے اور آپ کے لیے تحریر کردہ شخصی خط ہے جسے خدا چاہتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ رابطہ رکھے۔وہ رفاقت رکھنا چاہتا ہے اور وہ رفاقت کا خواہشمند ہے۔تو آپ کس کے ساتھ کس طرح کی رفاقت رکھتے ہیں؟ سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔

خدا ہمارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہے۔وہ چاہتا ہے کہ ہم دُعا کرنے اور اس کا کلام پڑھنے کے وسیلہ سے اس کے ساتھ رفاقت رکھیں۔خدا ہمارے ساتھ کھیل نہیں کھیلتا۔اس

نے سیمنریوں اور کالجوں کے طلباء اور علماء کے لیے ہی بائبل مقدس کو تحریر نہیں کرایا اسے سمجھنے کی غرض سے آپ کو کسی قسم کی ڈگریوں کی ضرورت نہیں۔ضرورت اس اَمر کی ہے کہ رُوح القدس کی قوت آپ کے اندر موجود ہو یہی ایک ناگزیر حقیقت ہے جو اس کے ساتھ رفاقت کے لیے ضروری ہے۔

رُوح القدس کی ضرورت

اس لحاظ سے مکاشفہ کی کتاب تو بے ایمانوں کے لیے بالکل نہیں۔کیا آپ جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ یہ کتاب اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ پڑھنے والا جب تک رُوح القدس کی نعمت کا حامل نہیں اسے بالکل سمجھ نہیں سکتا اسے سمجھنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ پڑھنے والا رُوح القدس کی قوت پر بھروسہ اور تکیہ کرے۔تو پھر روح القدس کو اپنا استاد بنالیں تو وہ آپکو اسے سمجھا دیگا۔اس کے علاوہ دیگر افراد اس کتاب کو محض اسے اُلٹ پلٹ اور معمہ ہی سمجھیں گے۔

بدقسمتی سے یہ بات تو بہت سے نام نہاد مسیحیوں پر پورا ہوتی ہے۔میرے ذہن میں ایسے بہت سے افراد ہیں۔جو مسیحی ہونے کے دعویدار تو ہیں تاہم وہ نئی پیدائش کے تجربہ سے خالی ہیں۔اس وجہ سے روح القدس اُن کے دلوں میں سکونت نہیں کرتا۔اُن کے نام کلیسیائی رجسٹر تک ہی محدود ہیں۔ممکن ہے کہ انہوں نے کسی کلیسیائی ضابطہ کو پورا کیا ہو جیسے بپتسمہ وغیرہ ممکن ہے انہوں نے کسی سیمنری سے تعلیم بھی حاصل کر رکھی ہو تاہم انہوں نے کبھی یسوع مسیح کے ساتھ شخصی رابطہ قائم نہیں کیا لہٰذا وہ نئی پیدائش کے تجربے سے محروم ہیں۔ایسے افراد مکاشفہ کو سمجھ نہیں سکتے۔

لیکن میں اس سب سے جو روئے زمین پر کسی بھی جگہ ہیں جو حقیقت میں نئے سرے سے پیدا ہو چکے ہیں۔اور اس طرح رُوح القدس کی قوت وقدرت کے حامل ہوئے

ہیں۔اس کتاب مکاشفہ کو سمجھنے کے اہل ہیں۔

رُوح القدس پر بھروسہ

خدا کے کلام کو سمجھنے کی غرض سے رُوح القدس پر بھروسہ رکھنا بائبل کی بنیادی سچائی ہے۔اپنی عقل کی نسبت خدا کے رُوح پاک پر بھروسہ کرنا اشد ضروری ہے۔

اپنے بیان سے ایک مثال دینا چاہتا ہوں، 1 کرنتھیوں دوسرے باب میں اس بات کو بار بار دہرایا گیا ہے۔کرنتھیوں کو کہا گیا ہے کہ اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرو۔خدا کی حکمت کے موافق کلام کرو اور پھر یہ کہا گیا کہ خدا کی حکمت بھید ہے اور یہ بھید ''پوشیدہ حکمت'' ہے۔جو خدا نے بنائے عالم کے وقت مقرر کی ہے اور حکمت اُن کو ملتی ہے جو خدا کے رُوح پاک سے معمور ہیں۔ملاحظہ ہو۔''لیکن ہم پر خدا نے اُن کو رُوح کے وسیلے سے ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے''(1 کرنتھیوں 10:2)۔

اگلی آیت میں دیکھیں، ''کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی رُوح کے جو اس میں ہے؟ اس طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کے روح کی باتیں نہیں جانتا ہے''(1۔کرنتھیوں 11:2)۔

بارہویں آیت رسول کی معرفت اس بات پر زور دیا گیا ہے۔

''مگر ہم نے نہ دُنیا کی رُوح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تا کہ اُن باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں''(1۔کرنتھیوں 12:2)۔اور 16 آیت میں ان سب باتوں کا نتیجہ پایا جاتا ہے جب یہ کہا گیا کہ ''خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے''(1۔کرنتھیوں 16:2)۔

پولوس رسول کی معرفت کو کیا کہا گیا ہے؟ ۔ یہ سکھایا جا رہا ہے کہ صرف خدا کے روح پاک کے وسیلہ ہی سے ہم خدا کے بھیدوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

خدا ایک عظیم اُستاد

یوحنا رسول کے پہلے خط کے دوسرے باب کی بیسوں آیت میں اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''تم کو تو اس قدوس کی طرف سے مسح کیا گیا ہے''۔اور ستائیسویں آیت میں ''اور تمہارا وہ مسح جو اس کی طرف سے کیا گیا تم میں قائم رہتا ہے تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچا ہے۔ اور جھوٹا نہیں اور جس طرح اس نے تمہیں سکھایا اسی طرح تم اس میں قائم رہتے ہو''(1 یوحنا2:27)۔اس آیت سے ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ مسح ہی کلام مقدس کو سمجھنے کے لیے کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ یوحنا رسول کی معرفت ہمیں یہ بات سکھائی جا رہی ہے کہ رُوح القدس ہی کلامِ پاک کے لیے ہمارا اُستاد ہے۔ جو بہت سے مختلف طریقوں کے ذریعے کام کر سکتا ہے وہ ایمانداروں کے اندر گواہی دیتے ہوئے براہِ راست کام کر سکتا ہے (رومیوں 8 :16)۔ یا پھر رُوح پاک کلامِ الٰہی کے ذریعے بھی کام کر سکتا ہے۔

روح القدس انجیلی گائیک، مناد، مشیر اور تعلیمی کیسٹ کے ذریعے سے بھی کام کرنے پر قادر ہے۔ روح القدس خدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آپ کو اس کتاب کے وسیلے سے بھی سکھا سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے بھی سب کچھ الگ کر کے اپنا آپ اس کے حوالے کر کے اس کتاب کو اسی سے فہم حاصل کر کے تحریر کیا ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ خدا میرے وسیلہ سے بھی آپ کے ساتھ اور آپ کی روح کے ساتھ بات کر کے آپ کو لائق بنا سکتا ہے کہ آپ کی آنکھیں خدا کے بھیدوں کے لیے کھل جائیں۔ اور اس طرح آپ بھی دوسروں کے لیے برکت کا باعث بن جائیں۔

ذرا اس طریقہ پر غور کریں کہ رُوح القدس ہی ایک ایسا شخص ہے جس نے بائبل مقدس تحریر کی بائبل مقدس کی ہر ایک کتاب پیدائش سے لیکر مکاشفہ تک اسی ایک (روح القدس) نے تحریر کی پھر خود ہی سوچیں جس شخص نے ایسے کیا اس سے بہتر طور پر اور کون ہے

جواسے سکھا سکے۔سوروح القدس جوتم میں رہتا ہے۔اُسی پر بھروسہ کروتا کہ وہ آپ کوخدا کے کلام کے جومعنی ہیں وہ ہی سمجھا سکے۔

رموزی علامتیں

براہِ کرم اِن لوگوں سے فریب نہ کھائیں جوآ کر یہ کہیں

''لیکن مکاشفہ کی کتاب توکشفی اور الہامی ہے اس لیے آپ اسے نہیں سمجھ سکتے''۔

یہ بے معنی باتیں اورمحض لغویات ہیں۔ میں ایسے الفاظ سالہا سال تک سنتا رہا اورسُن سُن کر میرے تو کان پک گئے۔الہامی، کشفی، الہامی اور کشفی ان الفاظ کے معنی تو صرف یہ ہیں کہ مکاشفہ کی کتاب تو نبوتی ادب ہے جس میں بہت سی علامات کا استعمال ہوا ہے اس میں اتنے استعارے اور علامتیں استعمال کی گئی ہیں۔کہ یوں لگتا ہے جیسے اس کتاب میں کسی انوکھی سرزمین کی داستان کا ذکر کیا گیا ہو۔اس طرح کے خیال کے باعث اساتذہ کرام اس کی علامتوں کو روحانی انداز میں جس طرح بھی انکا دل چاہے اُن کی تفسیر کرتے ہیں اور اپنی مرضی کے موافق اس کی تصویر کشی بھی کرتے ہیں اور اپنے تصورات کی دُنیا کو اس کتاب کے باعث تخلیق کر لیتے ہیں۔تاہم اس طرح کی رسائی اور تفسیر نہ ہی درست ہے اور نہ قابلِ قبول ہے۔

اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ علامتوں کو کسی خاص مقصد کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ نشان اور علامتیں کسی خاص اشیاء کے لیے متعین ہیں اور ان کے پس منظر میں ان کے لغوی معنی ہیں۔اور رُوح القدس نے ایسی علامتوں کا بے فائدہ انتخاب نہیں کیا۔اور نہ ہی انہیں اس لیے منتخب کیا کہ کوئی اپنی مرضی سے انہیں استعمال کر لے۔نمونہ کے طور پر یسوع مسیح کو لیں کہ اسے پاک صحائف میں ''شارون کا نرگس'' کہا گیا ہے(غزل الغزلات 1:2)۔ اَب دیکھیں، یسوع تو نرگس نہیں تاہم ''شارون کا نرگس'' یہ بیان اس کے متعلق ایک

حقیقت کو واضح کرتا ہے۔اس سے ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ ''خوبصورت'' ہے۔اور کہ وہ جلالی ہے کہ وہ عجیب ہے اور کہ وہ روحانی خوشبو ہے۔اور وہ ''زندگی کی روٹی'' بھی کہلاتا ہے۔''زندگی کا مبدا'' یہ تمام علامتیں اس کی کوئی خوبی وکردار کو بیان کرنے کی غرض سے بیان کی گئیں ہیں ذرا سوچیں کہ اس کوتا کستان کی خاردار جھاڑی سے تشبیہہ دینا کس قدر غلط ہوگا۔ ایسی تشبیہہ تو ہوا کی زد میں رہنے کی چیز اور بدصورت اور خراب جھاڑی ہوتی ہے جس کو کوئی دیکھنا پسند نہ کرے۔

بائبل کی تمام تشبیہات اور علامتوں کے لیے یہی ایک حقیقت ہے۔ان کے پیچھے اُن کے معنی ہیں، یعنی خدا کسی تشبیہہ کو بے معنی استعمال نہیں کرتا۔

آمداول میں مستعمل نبوتیں بطور گائیڈ

اگر آپ پرانے عہد نامہ کی الہامی کتابوں کو دیکھیں مثلاً ''زکریاہ'' تو آپ دیکھیں گے کہ مسیح کی پہلی آمد سے متعلق اس ادب کے اندر پائی جانے والی پیشنگوئیاں اپنے اندر وسیع معنی لیے ہوئے ہیں۔ جو کچھ ان پیشنگوئیوں میں درج ہے یہ تو ایک حتمی ثبوت ہے کہ جس طرح پرانے عہد نامہ میں درج پیشنگوئیوں کا معاملہ تھا۔اُسی طرح نئے عہد نامہ کے اندر مسیح کی دوسری آمد کے متعلق پیشنگوئیاں پوری ہونگی۔

آیئے ہم زکریاہ کی کتاب میں پائے جانے والے چند ایک نمونوں پر غور کریں۔ نبی نے فرمایا کہ مسیح گدھے پر سوار ہوکر یروشلیم میں داخل ہوگا (زکریاہ9:9)۔ مجھے یقین ہے کہ آج کے آزاد خیال مسیحی علماء اگر مسیح کی آمد سے قبل ہوتے تو ضرور یہ کہتے کہ یقیناً اس آیت کا یہ مطلب تو نہیں جو کچھ اس میں کہا گیا ہے یہ تو الہامی اَدب ہے۔اس قسم کے تمام الہامی ادب کو روحانی معنی پہنانا ہونگے مسیح یقیناً گدھے پر سوار ہوکر نہ آئے گا۔ یہ بات اس کے لیے قطعاً درست نہیں آزاد خیال علماء تو کہیں گے اس آیت کا مطلب ضرور اُس کی حلیمی

سے متعلق ہے۔ کہ مسیحا ایک حلیم شخص ہوگا۔ مگر دیکھا مسیح گدھے پر سوار ہوکر یروشلیم میں داخل ہوا۔ بالکل الہامی اَدب میں پائے جانے کی طرح (متی 6:13)۔

زکریاہ نبی نے یوں بھی کہا کہ مسیح کو اسکا دوست (زکریاہ 13:11) تیس روپے کے عوض پکڑوا دیگا۔ اور پھر یہ بھی کہا گیا کہ مسیحا چھیدا جائے گا (زکریاہ 10:12) اور کہ مسیحا کے ہاتھوں اور پاؤں میں (کیل ٹھونکے جائیں گے) سوراخ ہونگے (زکریاہ 6:13)۔ اور یہ سب کی سب پیشنگوئیاں حقیقی معنوں میں لغویٰ طور پر یعنی لفظی معنوں پر پوری ہوئیں نہ تشبیہی طور پر۔

مسیحا کی دوسری آمد کے متعلق زکریاہ نبی نے فرمایا کہ مسیحا کوہِ زیتون پر آئیگا اور جب اس کے قدم پہاڑ پر ٹکیں گے تو وہ پھٹ کر دوٹکڑے ہو جائے گا (زکریاہ 4:14)۔ مسیحا فوق الفطرت کلام کریگا اور یروشلیم کا محاصرہ کرنے والی فوجیں اور مخالفِ مسیح فنا ہو جائیں گے (زکریاہ 12:4) اور پھر یوں فرمایا کہ ''خدا ساری دُنیا کا بادشاہ ہوگا'' (زکریاہ 9:14)۔

میں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ جس طرح ان الفاظ کا بیان ہے ویسے ہی وقوع میں آئیگا اور آکر ہی رہے گا ان کو روحانی معنی پہنانا بالکل غلط ہے۔

سادہ اُصول کی قبولیت

مکاشفہ کو سمجھنے کی غرض سے ایک اور کلیدی بات سادہ اصولِ تفسیر کو قبول کرنا ہے۔ بائبل کی تفسیر کرنے کے لیے میرا اصول تو کلامِ مقدس کو جس طرح ہے اسے ویسے ہی قبول کرنا ہے۔ تفسیر کرنے کے لیے خدا کے کلام کو خود اس کی تفسیر کرنے دینا۔ تمام بائبل کی تفسیر کرتے ہوئے میں یہ دیکھتا ہوں کہ اگر خدا کا کلام صاف صاف اپنا مقصد اور مطلب عیاں کرتا ہے یعنی سادہ احساس کے معنی اخذ ہوتے ہیں تو پھر کسی دوسری سمت نظر دوڑانے کی کوئی

ضرورت نہیں۔ میں اس سنہری اصول تفسیر Golden Ruled Inter Petation بائبل کے ہر ایک حصہ کو چاہے وہ نبوتی ہو یا کوئی دیگر حصہ ہو اسی اصول سے اس کی تفسیر کرتا ہوں۔

چونکہ میں چاہتا ہوں کہ نبوتی اَدب کے اندر تشبیہات اور علامتیں پائی جاتی ہیں اس وجہ سے میں ۔''سادہ اصول تفسیر'' اصطلاح استعمال کرتا ہوں میں ''لغوی اور حقیقی تفسیر'' کی اور اصطلاح استعمال کرنا پسند نہیں کرتا۔ جی ہاں کلامِ پاک میں علامتیں تو ہیں۔ تاہم علامتوں کی معنی بھی ہوتے ہیں اور جب علامتوں کا استعمال ہے تو میں اُن کے معنی کو ضرور لیتا ہوں پھر بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر سادہ اصول تفسیر سیاق وسباق کے تحت ہی کام آتا ہے اور اس سے صاف صاف سمجھ آجاتی ہے تو علامتوں کے معنی کو لے کر بھی اور طرح کی تفسیر کی چنداں ضرورت پیش نہیں آتی۔ کسی بھی پیشنگوئی کو روحانی معنی پہنا کر اس کی حقیقی معنوں کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ پاک صحائف کو رُوحانی معنی پہنانا ایک حرکت کفرانہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی خدا کے کلام کو رُوحانی معنی پہناتا ہے تو وہ خدا کے کلام کے ساتھ کھیلنا شروع کرتا ہے تو مفسر خدا کے کلام کی تفسیر خدا کی مرضی کی بجائے اپنی مرضی سے کرتا ہے۔

مشکل کے وقت ایمان لانا

مکاشفہ کی کتاب کی تفسیروں میں بہترین تفسیر جو میں نے پڑھی ہے وہ۔''ڈاکٹر ہنڈ عامورس'' کی تفسیر ہے۔ اپنی اس کتاب کے شروع ہی میں وہ ایک بیان جاری کرتے ہیں جس کی وجہ سے میں نے ''ہیلیلو یاہ'' کا نعرہ لگانا چاہا۔ اسکا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

''مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنا مشکل نہیں بلکہ اس پر ایمان لانا مشکل ہے''۔ اگر آپ اس پر ایمان لائیں تو اس کو سمجھ بھی لیں گے۔

یہ فہم وادراک کس قدر گہرا اور عمیق ہے اور بالکل سچ اور اگر آپ اس حقیقت کو اپنا

لیں گے تو پھر آپ اگر کسی حصہ کو نہ بھی سمجھتے ہوں تو اسے قبول کر لیں گے۔ آیئے میں آپ کو مکاشفہ باب نمبر 9 کی مثال دوں لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں 20 کروڑ افواج مشرق کی طرف سے اسرائیل کی طرف کوچ کریں گی تاہم جب یہ کلام تحریر ہوا اُس وقت ساری دُنیا کی آبادی بھی بیس کروڑ نہ تھی کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پہلے زمانوں کے لوگ اس عدد کے متعلق کیا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہونگے آج دُنیا کا ایک ملک جو اسرائیل کی کل آبادی کے برابر اپنی فوج بھیج سکتا ہے۔ میرا خیال ہے آپ تو سمجھ گئے ہونگے کہ اگر ہم نہ بھی سمجھتے ہوں تو قبول کر لینے سے میرا کیا مطلب ہے؟۔

یہی ایک خاص وجہ ہے کہ میں سی۔ آئی سیکوفیلڈ کی تحریروں کو اعلیٰ مقام دیتا ہوں۔ سیکوفیلڈ ایک ایسا انسان ہو گزرا ہے جس نے سب سے پہلے سٹڈی بائبل Study Bible کو پیش کیا۔ ایک ایسی بائبل Explanatory Note تشریحی نوٹس کی حامل ہے۔ اس نے حزقی ایل 38 اور 39 باب کی لغوی تفسیر بیان کی ہے۔ اس نے یہ بتایا ہے کہ ان ابواب میں نبوت اور پیشنگوئی میں روس اور اس کے اتحادیوں کا ذکر ملتا ہے۔ یہ روسی اور اتحادی فوجیں آخری زمانہ میں اسرائیل پر حملہ آور ہونگی اور ان کی تفسیر کرتے ہوئے اس نے یوں کہا میں اسے بالکل نہیں سمجھتا اور میں اس کی تشریح بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم جو کچھ ان دو ابواب کا بیان ہے۔ جو کچھ اُن میں درج ہے۔ وہ تو یہی ہے اور میں یہ مانتا ہوں۔ یعنی میں اس پر ایمان لاتا ہوں کہ یہ ہو کر رہے گا۔

یہ بیان خدا کے کلام کے لغوی اور حقیقی معنوں کو قبول کرنے کے لیے بہت سا ایمان درکار ہے۔ ذرا سوچیں کہ 1909ء میں تو روس ایک آرتھوڈکس مسیحی قوم تھی۔ اور اسرائیل اس وقت دُنیا کے نقشہ پر ابھی موجود بھی نہ تھا اور نہ ہی اسرائیل کے وجود میں آنے کے کوئی آثار ہی تھے۔

ٹیکنالوجی کازورواثر

جدیدٹیکنالوجی نے بہت سی پیشنگوئیوں اورنبوتوں کوسمجھنے میں ہماری مدد کی ہے جو اس سے پہلے انسان کے لیے بھید ہی تھے مثال کے طور پر مکاشفہ تیرھواں باب اس میں یوں کہا گیاہے۔کہ جب مخالفِ مسیح ظاہر ہوگا تو جھوٹا نبی بھی اس کے ساتھ ہوگا۔اور یہ جھوٹا نبی مخالفِ مسیح کا ایک بت بنائے گا اور وہ بت زندہ معلوم ہوگا۔اورلوگ اس بت کی پرستش کریں گے۔ہزاروں سالوں سے لوگ حیران وششدر تھے کہ اس حوالے کے کیا معنی ہیں کہ ایک بت زندہ ہوکرظہور میں آئے گا۔اور وہ بت باتیں بھی کریگا عالم وفاضل لوگوں نے اس کی تفسیروں میں اس بات کورُوحانی طور پر بتانے میں ہزاروں صفحات لکھ ڈالے لیکن کسی کو کچھ سمجھ نہ آئی تاہم آج کے دور کی جدیدٹیکنالوجی جو ہمارے پاس ہے اس کے لیے اس طرح روبوٹ اورڈیجیٹل Robotic & Digital صورت اور بت بنانا کچھ مشکل نہیں ہے۔

چالیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں ڈزنی لینڈ کے ایک تھیٹر میں چلا گیا جب پردہ کھینچا گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص جوسٹیج پر بیٹھا ہوا تھا وہ ابراہام لنکن سے مشابہ تھا وہ اُٹھا اورسٹیج کے کنارے تک چلا گیا اس نے اپنے کوٹ کے کناروں کوتھاما اورگیٹ برگ کا خطاب شروع کردیا۔وہ شخص ایک حقیقی اداکار لگا جوکہ تھا نہیں وہ توایک روبوٹ Robot تھا۔

بائبل کا فرمان ہے کہ جھوٹا نبی مخالفِ مسیح کا بُت بنائے گا اور وہ بت زندہ ہوجائے گا۔میں کہتا ہوں جو کچھ بائبل کا فرمان ہے ہمیں اس پر یقین کرنا چاہیے۔بائبل کے بیانات پرایمان لانا چاہیے۔

بائبل کے اسی باب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ روئے زمین پردوران بڑی مصیبت ہر ایک شخص کوکہا جائے گا کہ وہ اس حیوان کا نشان اپنے داہنے ہاتھوں یاماتھوں پرلیں۔چاہے وہ نشان عدد یانام ہوکہ وہ خریدوفروخت کرسکھیں۔صدیوں سے اس پیشنگوئی کوسادہ اصول تفسیر

کے ذریعہ پورا ہوتا ہوا دیکھنا مشکل نظر آ رہا تھا۔ جدید ٹیکنالوجی کے باعث ان باتوں کا ہونا چنداں نظر نہیں آتا۔ کیونکہ کمپیوٹر اور لیزر کے باعث یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے تو اس کا مطلب ہے اب تو لوگوں کے لیے ایمان لانا چنداں مشکل نہیں ہے یہ سب کچھ ایمان سے قبول کرنا ہوگا۔

ایک دوسری مثال ونمونہ مکاشفہ گیارہ باب میں پایا جاتا ہے جہاں یہ لکھا ہے کہ مصیبت کے دوران خدا کے دو بڑے گواہ ساڑھے تین سال تک گواہی دیں گے کہ وہ بڑے بڑے معجزے ظہور میں لائیں گے ان کی لاشیں تین دن تک یروشلم کی گلیوں میں پڑی رہینگی کہ تمام دُنیا کے لوگ اُن کو دیکھیں گے پھر ایک وہ زندہ ہو کر آسمان پر اُٹھائے جائینگے۔ اس بات کے کہنے کی تو کوئی ضرورت نہیں کہ 1957ء میں سوویت یونین کے سیارہ چھوڑنے سے پیشتر اس بات کو سمجھنا بہت مشکل تھا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ یروشلیم کی گلیوں میں پڑی ہوئی لاشوں کو ساری دُنیا دیکھ سکے؟ آج ایسے سوال کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔ آج آپ کو کیا کرنا ہے صرف ایک ٹی وی کیمرہ لیں اُن لاشوں کی طرف کر کے ایک سٹیلائیٹ کے ساتھ جوڑ دیں تو فوراً ساری دُنیا ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔ کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔

خلاصہ

لوگ صدیوں تک خدا کے کلام کی غلط انداز میں تشریح کرتے رہے اس کی ایک سادہ وجہ یہ تھی کہ وہ اسے سمجھتے نہ تھے میں پھر کہتا ہوں کہ تفسیر کے لیے سادہ اصول احساس اور سادہ ترین سمجھ کر استعمال کریں۔ اور اس بات کو جانیں کہ خدا رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے اور یہ کہ پھر وہ جانتا ہے کہ کس طرح رابطہ قائم کیا جائے اور جو کچھ خدا فرماتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور جو کچھ وہ جانتا ہو وہی کچھ بیان کرتا ہے اس بات پر یقین کریں کہ تمثیلات اور علامات کسی ایسی چیز کا بیان کرتی ہے۔ جو موجود ہیں۔ یعنی علامات کسی چیز کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور

ان کو ان کے سادہ معنوں کے ساتھ قبول کریں تو پھر آپ مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنا شروع کریں گے۔

''مکاشفہ کی نبوتوں اور پیشنگوئیوں کو سمجھنے کی خاطر چار کلیدی چیزوں کو سیکھنا ہے۔

خدا چاہتا ہو کہ آپ سمجھیں

رُوح القدس کو اپنا اُستاد ہونے کے لیے اس پر بھروسہ کریں۔

علامتیں کسی حقیقی چیز کے لیے موجود ہیں۔

سادہ اصول احساس کو قبول کرتے ہوئے سادہ معنوں کو قبول کرنا چاہے آپ اسے پورے طور پر نہ بھی سمجھتے ہوں''۔

فہرست مضامین پر دھیان

مکاشفہ کی کتاب سمجھنے کے لیے مضامین کی فہرست پر دھیان دینا پانچویں کلید ہے۔ جی ہاں مکاشفہ کی کتاب میں مضامین کی ایک فہرست ہے یہ ایک اہم اور فیصلہ کن نقطہ ہے جسے اکثر لوگوں نے نظر انداز کیا ہوا ہے۔ کتاب کو با معنی بنانے اور اسے سمجھنے کی غرض سے اس کی مضامین کی فہرست کی طرف رجوع کرنا بہت ضروری ہے۔

آیئے مضامین کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں یہ مکاشفہ 19:1 آیت میں ہے۔ خداوند یسوع مسیح یوحنا رسول کو کچھ کرنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

''پس جو باتیں تو نے دیکھیں اور جو ہیں اور جو انکے بعد ہونے والی ہیں اُن سب کو لکھ لے'' دیکھیں یوحنا رسول کو تین باتیں لکھنے کے لیے کہا گیا ہے۔ پہلے وہ چیزیں اس نے دیکھیں دوسرے وہ چیزیں اس وقت موجود تھیں تیسرے جو چیزیں مستقبل میں ظاہر ہونگی کتاب مکاشفہ کی مضامین کی یہ فہرست ہے تو آئیں اس تین حصوں کا کتاب کے ساتھ تعلق دیکھیں کہ یہ کس طرح اس کے ساتھ ملتے ہیں۔

سبق نمبر 2

Interpreting Revelation

مکاشفہ کی تفسیر

خدا کے اُن دو گواہوں کی جو مخالفِ مسیح کے ہاتھوں قتل ہو جائینگے کیا شناخت ہے؟ مخالفِ مسیح کی کیا شہریت ہوگی؟ کیا مخالفِ مسیح کا صدر مقام شہر روم یا بابل ہوگا؟ پُر اسرار عدد 666 کے کیا معنی ہیں؟۔

مکاشفہ کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اکثر لوگ تفصیلات میں دھنس کر رہ جاتے ہیں المیہ یہ ہے کہ وہ یسوع المسیح کی بجائے مخالفِ مسیح کو مرکز بنا لیتے ہیں نتیجۃً وہ بنیادی پیغام کی عظیم تصویر کو دیکھنے سے محروم رہتے ہیں۔

اُوپر بیان کئے گئے سوالات غیر ضروری نہیں ہیں اور ان سوالات میں اکثر کا جواب کتاب کے اگلے سبق میں دیا جائیگا۔ تاہم یہ سوالات مکاشفہ کی کتاب کے پیغام کے مقابلہ میں مدھم ہی رہتے ہیں۔

اس لیے آئیں ہم اپنا رُخ بڑی تصویر کیطرف موڑیں اور بائبل کے مرکزی پیغام کی تلاش کریں ایسا کرنے کے لیے ہم کتاب کے ہر باب کے نظریہ کا بغور جائزہ لیں گے۔ جونہی ہم اپنے مطالعہ کو شروع کرتے ہیں تو آپ کو چاہیے۔ حوالہ جات کی سہولت کے لیے آپ کتاب مکاشفہ کو کھلی رکھیں۔

مکاشفہ پہلا باب

لکھنے والا: یوحنا رسول

اب یہ یوحنا رسول کون تھا؟ یہ بذاتِ خود تو اپنے آپ کو آسانی اور صفائی سے

متعارف نہیں کر پاتا۔ لیکن آبائے کلیسیاء یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ ''یوحنا رسول'' ہے۔ وہ اپنے متعلق صرف یہ بتاتے ہیں۔ ''میں یوحنا اور تمہارا بھائی اور یسوع کی مصیبت اور بادشاہی اور صبر میں تمہارا شریک ہوں'' (مکاشفہ 9:1)۔

میں اس بیان کی انکساری کو پیار کرتا ہوں۔ اگر یہ آدمی حقیقتاً یوحنا رسول ہی تھا جیسا میرا ایمان ہے کہ وہ سچ مچ یوحنا رسول ہی تھا۔ تاہم جو کچھ وہ اپنے متعلق بیان کر سکتا تھا۔ اس پر دھیان دیں۔ وہ یہ کہہ سکتا تھا۔ ''میں یوحنا آپ سے مخاطب ہوں: جی کیا۔ یوحنا رسول۔ ہاں ہاں وہ ہی یوحنا رسول جو خداوند یسوع المسیح کے اندرونی دائرہ کا رکن تھا''۔ میں وہی یوحنا ہوں جس کو خداوند نے اپنے آخری کھانے پر اپنے پاس جگہ دے کر خصوصی عزت سے نوازا۔

یوحنا جسے خداوند یسوع نے اپنی ماں کی نگہداشت کے لیے مقرر کیا۔ صلیب پر لٹکے ہوئے یسوع نے مجھ یوحنا پر اس کام کے لیے بھروسہ کیا۔ یہ سب باتیں یوحنا اپنے متعلق کہہ سکتا تھا تاہم یوحنا نے اپنے استحقاقات اور صداقت ناموں کو استعمال نہیں کیا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ ہماری نگاہیں اس جلالی خداوند پر لگی رہیں۔

وقتِ تحریر

یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ یوحنا رسول پتمس کے جزیرہ میں (مکاشفہ 9:1) اور اس کی قید کتاب کی سنِ تصنیف 95ء کے لیے ثبوت میں سے ایک ہے۔ کیونکہ 95ء ہی وہ وقت تھا جب رومی سلطنت کلیسیا کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ سلطنت نے قیصر کے دیوتا ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور سلطنت کے ہر فرد کے لیے یہ بات لازم قرار دے دی گئی کہ وہ سال میں ایک مرتبہ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہو کر قیصر کے خداوند ہونے کا اقرار کر کے اعلان کرے۔ تاہم کوئی بھی مسیحی یہ کام نہ کر سکا لہٰذا مسیحیوں کو سلطنت کے دُشمن قرار دیا گیا۔ نتیجۃً مسیحی ایک وحشتناک اور خوفناک ایذا رسانی کا ہدف بن کر

رہ گئے۔

اب سن تحریر کے لحاظ سے یوحنا رسول دسویں آیت میں ایک اہم بات بتاتے ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ خداوند کے دن میں رُوح میں آ گیا۔''روح میں آنا'' اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔''اسے روح کے مکمل طور پر قبضہ میں ہونے'' کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (متی 43:22) یا پھر ایسے تجربہ کو حاصل کرنا بھی کہ کسی شخص کی رُوح کا بدن سے الگ ہو جانا (2۔کرنتھیوں 12:1-4)۔یوحنا رسول''روح میں آنے'' کے متعلق تین اور جگہوں میں بھی اِسی طرح بیان کرتے ہیں (مکاشفہ 2:4, 3:17, 10:21)۔تاہم اس کے بیان میں اہم بات "خداوند کا دِن" ہے۔مفسرین اِس سے یہ بات اخذ کرتے ہیں کہ اس کا تجربہ ''اتوار'' کے دِن وقوع میں آیا تاہم میں شخصی طور پر اِس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ہم آبائے کلیسیاء کی تحریروں سے جانتے ہیں کہ''خداوند کے دن'' کی اصلاح اِس واقعہ کے قریباً تین صدیاں بعد میں رواج پائی۔

میرا خیال ہے کہ اس نے وہ اصطلاح استعمال کی جو عبرانی نبیوں نے استعمال کی تھی۔(یوئیل 1:2) جو کہ''آخری زمانہ'' کی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔عبرانی زبان میں خداوند''Lord'' کے لیے کوئی بھی ضمنی یا زائد صورت نہیں ہے عبرانی زبان میں ''خداوند کا دن'' ہی کہنا پڑے گا۔انگریزی میں ملاحظہ فرمائیں۔اسی یونانی زبان جس میں مکاشفہ کی کتاب لکھی گئی ہے اس کی عبارت درست ہے۔

لہٰذا میں ایمان رکھتا ہوں کہ یوحنا رسول ہمیں بتاتے ہیں''روح میں'' آ گیا یعنی وہ ''خداوند کے دن''(آخری زمانہ) کی طرف آ گیا۔جس طرح کسی چیز کو منجنیق میں رکھ کر دور پھینک دیا جاتا ہے۔ویسے ہی یوحنا رسول کو''روح میں'' آخری زمانہ کیطرف پھینک دیا گیا۔ اور اسے یہ دکھایا گیا کہ جب کلیسیاء کا زمانہ کا خاتمہ کے قریب ہو یا تو کیا واقعہ ہوگا۔

ضرورت

جب یہ (مکاشفہ) کی کتاب لکھی گئی یوحنا رسول اس وقت 95 سال کا تھا۔ وہ اکیلا رسول تھا جو زندہ تھا اور وہ یسوع مسیح کی گواہی دینے کے باعث پتمس کے جزیرہ میں قید تھا۔ رومی سلطنت کے لیے اِس پچانوے سالہ شخص کی گواہی کسقدر زورآور تھی کہ اس سے انہوں نے خوفزدہ ہوکر اس بوڑھے رسول کو دور دراز اور بنجر جزیرے میں قید کر رکھا تھا۔

وہ بات جو آپ کو ذہن میں رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ اِس کتاب کے تحریر کئے جانے کے وقت ایذا رسانی اِسقدر شدید اور ہولناک تھی کہ اس بات کا یقین کرنا بھی کچھ مشکل لگ رہا تھا کہ آیا کلیسیاء کا وجود قائم بھی رہے گا؟ اور اس بات کا ثبوت بھی اس کتاب (مکاشفہ) سے حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت کے شرکاء کلیسیاء اس بات کے لیے حیران ہوکر دیگر قسم کے خیالات میں گم تھے کہ آیا یسوع سچ مُچ وہی تھا جو کچھ اُس نے اپنے لیے کہا تھا کہ میں ہوں اور وہ اس بات کے لیے حیران تھے کہ آیا حقیقت میں یسوع اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ حیرت زدہ تھے جب اس نے یہ کہا۔ ''میں اس پتھر پر اپنی کلیسیاء بناؤں گا اور عالمِ ارواح کے دروازے اِس پر غالب نہ آئیں گے'' (متی 18:16)۔ تو کیا اِس کے یہی معنی تھے اور ہیں؟۔

کلیسیاء کی حوصلہ افزائی کی ضرورت تھی اور درحقیقت اس کتاب کے مقاصد میں سے ایک یہی مقصد تھا۔ یہ ان کے لیے جو ہولناک طرح سے ستائے جاتے ہیں جن کو خوفناک طریقوں سے دُکھ دیا جاتا ہے یہ کتاب (مکاشفہ) ان کی حوصلہ افزائی، تسلی اور آرام پہنچانے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔ اس وجہ سے یہ کتاب اُن سب کے لیے جو ایذا رسانی یا پھر خوفناک مصیبتوں میں سے گزرتے ہیں بڑی تسلی اور بہت آرام مہیا کرتی ہے۔ چاہے دُکھوں میں گزرنے والا ستایا جانے والا کوئی فرد، خاندان یا قومی سطح پر کوئی

کلیسیاءہی کیوں نہ ہو۔

ظہور

کتاب یسوع المسیح جوجلالی ہےاس کی شاندار رویا کے ساتھ شروع ہوتی ہے وہ موت پرفاتح ہوا اور جب وہ زمین پر آیا تو وہ آسمانی جلال جسے اس نے خیر باد کہا (فلپیوں5:2-8)۔اب بحال ہو چکا تھا اِس بات کو بھی ذہن میں رکھیں یہ واقعہ مسیح کی موت، دفن ہونے اور جی اُٹھنے کے 65 سال بعد وقوع میں آیا اب خداوند یسوع اپنی کلیسیاءکودوسری مرتبہ چھونے کے لیے، حوصلہ اور ہمت دینے کے لیے واپس آیا۔ہاں میں تمہاری حفاظت اورفکر کرتا ہوں جو کچھ ہورہا ہے میں اسے جانتا ہوں اور میں تمہارے بیچ میں چلتا پھرتا ہوں یسوع نے فرمایا۔

پہلے باب کی بارہ 12 تا سترہ17 آیات میں یوحنا رسول یسوع مسیح کی جلالی صورت بیان کرتا ہے۔رسول نے یسوع کو دیکھا کہ وہ کاہن کا لباس پہنے ہوئے ہے کیونکہ اب وہ سردار کاہن ہی تو ہے۔ وہ اس وقت خدا کے تخت کے آگے ہمارا سردار کاہن ہے(عبرانی1:8-2)۔یوحنا نے یسوع کوسفید بالوں کے ساتھ دیکھا جواس کی پاکیزگی اور حکمت ودانش کو بیان کرتے ہیں۔اس کی آنکھیں، پاؤں اورآواز سب عدالت کی رمزاور نشان ہیں کیونکہ باپ کیطرف سے ساری عدالت کااختیاراسے دیا گیا ہے(یوحنا22:5)۔ اس کے دہنے ہاتھ میں ستارے ہیں جو کہ فرشتے جوکلیسیاؤں کے پیغامبر ہیں (مکاشفہ 20:1)جواس بات کا اظہار ہے کہ وہ ان کلیسیاؤں اوراُن کے پاسبانوں(Pastors) کی فکراور پرواہ کرتا ہے۔اس کوسونے کے سات چراغدانوں کے بیچ میں چلتے پھرتے دیکھا جس کو بیسویں آیت میں بتایا گیا ہے کہ وہ کلیسیائیں ہیں۔اور وہ تمام کلیسیاؤں کی نمائندگی کرتی ہے۔اس صورت اورشبیہ کے وسیلے سے خداوند یوحنا کے ذریعہ کلیسیاءکو پیغام

دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ خداوند اُن کے بیچ میں چل پھر رہا ہے کہ وہ اُن کی فکر کرتا ہے۔اور کہ خداوند اُن کو پیار کرتا ہے وہ دور کا غیر شخصی خدا نہیں جو کہ لاپرواہ ہو۔ خداوند نے یہ پیغام دیا کہ میں نزدیک کا خداوند ہوں۔تمہارے بیچ میں چلتا پھرتا اور تمہاری پرواہ کرنے والا خُدا ہوں۔

یقین

یوحنا جی اُٹھنے والے اور جلالی خُداوند کی اِس رویا کے باعث اس قدر متاثر ہوا کہ وہ اس کے قدموں میں مردہ سا گر پڑا(مکاشفہ 17:1) یسوع نے سارے خُدا کے کلام میں اپنے تسلی آمیز بیانات میں سے افضل بیان کے باعث جواب دیا'' خوف نہ کر میں اول و آخر''، اور زندہ ہوں۔میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہونگا اور موت اور عالمِ ارواح کی کُنجیاں میرے پاس ہیں۔یسوع کہہ رہا ہے'' میں تاریخ کی ابتداء اور اس کی انتہا اور اس کے معنی میں ہوں۔اور میں ہی تاریخ کنٹرول کرتا ہوں۔میرا اس پر قبضہ ہے۔اور زندگی اور موت پر مجھے قدرت حاصل ہے''۔

یسوع کا ظہور اور یسوع کے کلمات کلیسیاء کے لیے یقین دہانی ہیں حتےٰ کہ کلیسیاء کی شدید، خوفناک اور ہولناک ایذ ارسانی کے اندر بھی یقین دہانی ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔یوحنا رسول سمیت پہلی صدی کے مسیحیوں کے دِلوں کو بہت حوصلہ ملا اور انہیں بڑی ہمت ملی۔حتیٰ کہ آج کے دور کے مسیحی بھی اِن الفاظ سے بڑا حوصلہ پاتے ہیں۔

مکاشفہ دوسرا اور تیسرا باب

جونہی ہم دوسرے اور تیسرے باب میں داخل ہوتے ہیں تو ہماری نگاہ جلالی، فتحمند اور غالب آنے والے یسوع سے جو اپنی کلیسیاء کو غالب آنے کی تلقین کرتا ہے اُس کا حوصلہ بڑھاتے تو وہ تبدیل ہو جاتی ہے۔

خطوط

دوسرے اور تیسرے ابواب میں ہم یسوع مسیح کے اُن سات خطوط کو دیکھتے ہیں جو اُس نے سات کلیسیاؤں کو لکھے۔ یہ خطوط بڑے دلچسپ خطوط ہیں کیونکہ اول تو یہ خطوط سات حقیقی کلیسیاؤں کو لکھے گئے تاہم یہ کلیسیائیں ایک خاص سبب کے تحت ہی منتخب کی گئیں تھیں اور اسلئے کہ وہ منتخب کلیسیائیں اس وقت کی موجود اور موجودہ دور کی موجود کلیسیاؤں کی نمائندہ کلیسیائیں ہیں۔ آیئے ہم ان کلیسیاؤں کی طرز اور ساخت پر غور کریں جن کو اِن سات خطوط میں پیش کیا گیا ہے۔ جس پہلی کلیسیاء کو مخاطب کیا گیا ہے وہ افسیوں کی کلیسیا ہے (مکاشفہ 1:2) جو ایک شریعت اور ضابطہ پرست کلیسیاء تھی۔ یہ کلیسیاء معمولی معمولی قوانین پر چلنے کے لیے اصرار کرتی تھی۔ تاہم اب وہ محبت سے خالی تھی۔ آٹھویں آیت میں سمرنہ کی کلیسیا کے ساتھ ہمارا تعارف کرایا گیا ہے جو کہ ایذا رسیدہ کلیسیاؤں کی نمائندہ ہے۔ بارھویں آیت میں پرگمن کی کلیسیا ہے جو ایک آزاد خیال کلیسیاء ہے یہ وہ کلیسیا ہے جو کسی بھی تعلیم کی پرواہ نہیں کرتی یہ افسیوں کی کلیسیاء سے متضاد کلیسیاء ہے۔ اس کے لیے ہر کوئی قابلِ قبول ہے۔ یہ ہر کسی کو گلے لگا لیتی ہے پھر اٹھارھویں آیت ہم تھواتیرہ کی کلیسیاء کو دیکھتے ہیں جو ایک بُت پرست کلیسیاء ہے ایسی کلیسیاء جو فرقہ وارانہ رسومات سے بھری پڑی تھی۔

تیسرا باب سردیس کی کلیسیاء سے شروع ہوتا ہے۔ جو مردہ کلیسیاؤں کی نمائندہ ہے۔ اور یہ تو اپنے آپ کو زندہ ظاہر کرتی ہے تاہم حقیقت میں یہ مردہ ہے۔ اس سے اگلی کلیسیاء فلاڈیلفیہ کی کلیسیاء ہے (مکاشفہ 7:3) یہ ایک ایسی کلیسیاء ہے جس کی رُکنیت ہم سب حاصل کرنا پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ زندہ کلیسیاء ہے جس پر یسوع مسیح نے کسی قسم کی تنقید نہیں کی۔ اور پھر ہم آخر کار چودھویں آیت میں لودیکیہ کی کلیسیاء کیطرف نظر کرتے ہیں یہ کلیسیاء بہت سے معاملات اور باتوں میں افسوسناک دیگر کلیسیاؤں کی طرح بے حس کیونکہ یہ دُنیوی

کلیسیاء ہے۔ ایسی کلیسیاء جو نہ تو گرم ہے اور نہ ہی سرد کیونکہ یہ کلیسیاء محض سادگی سے۔ لاپرواہ نہیں ہے۔

علامتی ثبوت

اب جیسا کہ میں نے کہا نا کہ یہ سات کلیسیائیں آج کی ہر قسم کی کلیسیاؤں کی نمائندہ ہیں۔آپ کی کلیسیاء بھی اُن میں سے ایک یا پھر ان کی طرح کی ہوگی۔ میرے خیال میں پھر یہ سات کلیسیائیں مختلف مسیحیوں کی بھی نمائندہ ہیں۔ لہٰذا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ شریعت اور رسم پرست مسیحی نہیں؟ ستم زدہ؟ آزاد خیال؟ یا پھر دنیوی مسیحی ہیں؟ آپ مردہ یا زندہ ہیں؟ یا آپ رسم پرست ہیں؟ سوچ بچار کرنے پر آپ اِن میں سے کسی ایک کی طرح ہونگے۔

میں یہ بھی مانتا ہوں کہ یہ سات کلیسیائیں تواریخ کلیسیا کے سات زمانوں کی بھی نمائندہ ہیں اس طرح کی سات کلیسیائیں ہمیشہ موجود ہوا کرتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ آج بھی موجود ہیں تاہم ایک مثال یا ٹائپ تواریخ کلیسیاء پر غالب رہی ہے بلکہ اس نے چرچ ہسٹری پر حکومت کی ہے۔

نبوتی ثبوت

افسیوں کی کلیسیاء اپوسٹالک یعنی رسولی کلیسیاء کے عہد 30ء تا 95ء کی نمائندہ ہے جس وقت کلیسیاء تنظیم و تعلیم کی فکر کرتی ہوئی شریعت پرست بن گئی سمرنہ کی کلیسیاء ستم زدہ کلیسیاء کی نمائندہ ہے یا شہید کلیسیاء جو 95ء تا قریباً 312ء تک موجود رہی یہی وہ کلیسیاء ہے جو مکاشفہ کی کتاب کے لکھے جانے کی وقت میں موجود تھی۔ پھر ہم پرگمن کلیسیاء کو دیکھتے جو کہ بدعتی کلیسیاء کی نمائندہ ہے اور یہ 312ء تا 590ء تک موجود رہی یہ عرصہ وہ ہے جب شہنشاہ کانسٹنٹین تبدیل ہوا اور کلیسیاء اور ریاست دونوں آپس میں متحد ہوگئیں۔ جس طرح کہ اِس

طرح کے معاملات میں ہمیشہ ہوتا ہے ریاست نے کلیسیاء کو خراب، بدچلن، اور بد اطوار بنانا شروع کر دیا۔

تھوا تیرہ کی کلیسیاء زمانہ تاریک اور زمانہ بت پرستی 590ء تا 1517ء تک کے دور کی نمائندہ ہے۔اسی دور میں پاپائیت نے ترقی کی اور کلیسیاء بابل کی تمام بت پرست رسومات سے بھر گئی بلکہ اُن کی ادائیگی میں اُلجھ کر رہ گئی۔اور پھر ہم تحریکِ اصلاح مذہب 1517ء پر پہنچ جاتے ہیں اور اس اصلاحِ مذہب کے دور کو زندگی کا دور سمجھتے ہیں تاہم یہ اس شاندار دور کی ابتداء ہی تھی (یہ اس کا حصہ تھا)۔اصلاح مذہب نے یورپ کے اندر پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کو جنم دیا۔ایسی کلیسیائیں جو اپنے رویئے میں تو زندہ مگر حقیقت میں مردہ تھیں۔اس کا سبب ریاست کے ساتھ کلیسیاء کا اتحاد تھا پس سردیس کی کلیسیاء تھی تو مردہ مگر ایسے رویہ کی حامل جو اپنے آپ کو زندہ سمجھتی تھی جو اصلاح کے بعد 1517ء سے 1750ء تک کے زمانہ کی نمائندہ ہے۔

سردیس کے برعکس فلڈلفیہ کی کلیسیاء زندہ کلیسیاء ہے اس کے بعد سے یعنی 1750ء سے لے کر 1925ء تک کی نمائندہ کلیسیاء ہے جس نے تمام دُنیا میں مشنریوں کو بھیجنا شروع کیا۔یہ وہی زمانہ ہے جب جرمن نظریہ تنقید نے جنم لیا اور بہت سیمنریوں کو تباہ و برباد کر دیا اور بہت سے لوگوں کے ایمان کو جو خدا کے کلام پر تھا کمزور کر کے رکھ دیا۔نتیجہ یہ نکلا کہ بائبل کو خدا کے کلام کو ظاہر شدہ یعنی اسے خدا کا مکاشفہ برائے انسان کی بجائے اسے خدا کے لیے انسانی تلاش کے طور پر دیکھا جانے لگا۔اِس وجہ سے انسانوں نے فیصلہ کیا کہ یہ تو الف لیلوی قصے کہانیوں اور توہمات سے بھری پڑی ہے۔

ہم عصر کلیسیاء

لودیکیہ کی کلیسیاء اس دور کی نمائندہ کلیسیاء ہے یہ ایک ایسی کلیسیاء ہے جو دُنیا کو یہ

بتاتی ہے کہ ''میں دولتمند ہوں۔ اور مالدار بن گئی ہوں۔ اور کسی چیز کی محتاج نہیں''۔ لیکن یسوع اُس کلیسیاء سے یوں مخاطب ہے۔''تو کمبخت اور خوار اور غریب اور اندھی اور ننگی ہے''(مکاشفہ 17:3)۔ یہ کلیسیاء دُنیوی، بے حس، منحرف اور مُرتد ہے یہ تو یسوع کو دروازے کے سامنے بھی کھڑا ہونے کی اجازت نہ دینے والی کلیسیاء ہے(مکاشفہ 20:3)۔ میں اِن خطوط کا بہترین خلاصہ جان سٹاٹ John Stott کی کتاب ''بنیادی میسیحیت Basic Christianity''میں دیکھتا ہوں وہ یسوع کے پیغام کو اپنی ذات میں موجود دیکھتا ہے۔

گناہ آلودہ کلیسیاء کو مخاطب کر کے یوں کہتا ہے۔''میں تیرے گناہ کو جانتا ہوں''۔''توبہ کر''اور مشکوک کلیسیاء سے یوں مخاطب ہے۔

''میں تیرے شک کو جانتا ہوں''۔ ایمان رکھ خوفزدہ کلیسیاء سے یوں ہمکلام ہے۔ ''میں تیرے خوف کو جانتا ہوں''۔ قائم رہ توبہ کر، ایمان رکھ اور قائم رہ۔ یہ پیغام دورِ جدید یعنی آج کی کلیسیاء کے لیے مناسب اور باموقع پیغام ہے۔

وعدے

اِن خطوط کی متعلق ایک آخری بات ازراہِ کرم اِس بات کو یاد رکھیں کہ ساتوں خطوط میں سے ہر ایک خط غالب آنے والوں کے لیے ایک وعدہ کے ساتھ انجام کو پہنچتا ہے میں آپ کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ ان سب کو پڑھیں اور اِن وعدوں کی ایک فہرست تیار کر لیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ وعدے تعداد میں تیرہ ہیں مثال کے طور پر مکاشفہ 26:2 کو دیکھیں''جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اُسے قوموں پر اختیار دونگا اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا''۔ یہ وعدہ اُن تیرہ وعدوں میں سے صرف ایک وعدہ ہے۔ یہ وعدہ ہے کہ خلاصی پائے ہوئے زمین کی قوموں پر

حکومت کریں گے۔ یہ بات یقیناً یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق ہے۔

علاوہ ازیں بارہ دیگر حیرت انگیز وعدے ہیں اُن میں سے ایک خصوصی حیثیت کا حامل وعدہ مکاشفہ 2:17 میں موجود ہے اس میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ایک غالب آنیوالا ایک سفید پتھر حاصل کرے گا جس پر ایک نیا نام لکھا ہوا ہوگا خدا انسانوں کی زندگیوں کو اور نقطء اعتراض کو تبدیل کر دیتا ہے کیونکہ وہ ان سے پیار کرتا ہے۔ جب اس نے ابرام سے عہد باندھا تو اس نے اس کا نام تبدیل کر کے ابراہام کر دیا (قوموں کا باپ) ابراہام کی بیوی کا نام بھی ''ساری'' سے ''سارہ'' (شہزادی) بنا دیا گیا یعقوب (کسی کی جگہ لینے والا) کی جگہ اسرائیل (خدا کے ساتھ زور آزمائی کرنے والا) تبدیل کر دیا گیا۔ شمعون اور ساؤل جب ان کو خداوند کی خدمت کے لیے اختیار دیا گیا تو ان کو بھی (پطرس اور پولوس) نئے نام دیئے گئے (متی 16:18 اور اعمال 9:13)۔

ایمان داروں کو اُن کی قیامت کے بعد نئے نام دیئے جائیں گے۔ سفید پتھر خدا کے حضور اُن کے یسوع پر ایمان لانے کی بنا پر اُن کی معصومیت کو ظاہر کرتے ہیں میری یہ سوچ ہے کہ ہمارے نئے نام ہماری اس زندگی میں روحانی دوڑ اور مسافرت کے موافق اور مطابق ہوں گے کیا ایسے نام یعنی ایمان، قناعت، صبر، اور محبت جیسے ناموں سے نوازا جانا عظیم نہ ہوگا۔ کیا پھر ایرے غیرے ناموں کو حاصل کرنا باعثِ شرم و حیرت نہ ہوگا۔؟ یہ تمام وعدے غالب آنے والوں کے ساتھ ہی کئے گئے ہیں۔ کیا آپ بھی غالب آنے والے ہیں؟ کیا آپ اِن تیرہ عجیب وعدوں کے وارث ہیں؟ غالب آنے والے کی تعریف 1۔ یوحنا 5:5 میں کر دی گئی ہے۔ ''جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے''۔ یوحنا رسول کے مطابق ''دُنیا پر غالب آؤ''۔

مکاشفہ چوتھا باب

چوتھے باب سے مرکز نگاہ کلیسیاء سے ہٹ کراب خدا باپ کیطرف چلا جاتا ہے جونہی کہ یوحنا فوراً ''روح میں'' آجاتا ہے (مکاشفہ 1:4)۔اوراسے کہا جاتا ہے کہ یہاں اوپر (زمین سے آسمان) آجااوراُسے خدا کے تخت کے سامنے پہنچایا گیا۔

آسمان پر اُٹھایا جانا

میں یہ مانتا ہوں کہ یوحنا رسول کا آسمان پر اُٹھایا جانا کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا نشان ہے پہلی آیت پر دھیان دیں۔

یُوحنا رسول فرماتے ہیں۔''ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ااسمان میں ایک دروازہ کھُلا ہوا ہے اور جس کو میں نے پیشتر نرسنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سُنا تھا وہی فرماتا ہے کہ یہاں اُوپر آجا۔ میں تجھے وہ باتیں دکھاؤنگا جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے''۔

آسمان میں ایک دروازہ کھلتا ہے اور یوحنا رسول کو زمین سے آسمان پر اُٹھا لیا جاتا ہے۔مکاشفہ 11:19 میں آسمان ایک بار کھُلتا ہے اور اس دروازہ سے یسوع سفید گھوڑے پر سوار ہو کر آسمان سے زمین پر آتا ہے۔اور اس کے پیچھے پیچھے اس کی دُلہن (کلیسیاء) آتی ہے (مکاشفہ 14:19)۔یہ ایک صاف صاف اور حتمی ثبوت ہے کہ بڑی مصیبت کے دوران کلیسیاء آسمان میں ہوگی۔

اس لحاظ سے میں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ دوسرے اور تیسرے باب کے بعد اس کتاب میں مکاشفہ 16:22 آیت کے علاوہ پھر نام لے کر نہیں بلایا گیا تاہم مقدسین کا ذکر تو (مکاشفہ 7:13) میں ضرور آیا ہے۔لیکن میرا ایمان ہے یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی مصیبت کے درمیان یسوع کو اپنا خداوند اور مُنجی قبول کریں گے۔

تخت گاہ

خُدا کے تخت کو دیکھنے سے یُوحنا رسول کو جو برکت ملی وہ ایک نہایت ہی بلکہ خاص الخاص برکت تھی۔ جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی۔ جن چند خدا کے انبیاء کو اس کی تخت گاہ کو دیکھنے کی برکت ملی اُن کا ذکر کرتا چلوں۔ میکایا نبی جو شاہِ یہوسفط کے دورِ سلطنت میں زندہ تھا اِس نے کہا۔''۔۔۔۔۔۔ میں نے دیکھا کہ خداوند اپنے تخت پر بیٹھا ہے اور سارا آسمانی لشکر اُس کے دہنے اور بائیں کھڑا ہے'' (اسلاطین 19:22)۔ جب یسعیاہ نے اپنے نبی ہونے کی بلاہٹ کو پایا تو اس نے۔ خداوند کو ایک بڑی بلندی پر اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ ''اور اس کے لباس کے دامن سے ہیکل مغمور ہوگئی'' (یسع 1:6)۔ حزقی ایل کو بھی جب وہ نبی ہونے کے لیے بلایا گیا تو ایسا ہی تجربہ حاصل ہوا۔ اور اس فضا سے اُوپر ۔۔۔۔۔۔ تخت کی صورت تھی اور اس کی صورت نیلم کے پتھر کی سی تھی اور اس کی ایسی جگمگاہٹ تھی جیسی کہ کمان کی تھی جس نے اسے چاروں طرف گھیرا ہوا تھا'' (حزقی ایل 28-26:1)۔ دانی ایل نبی نے خدا کے تخت کو رات کے وقت رویا میں دیکھا (دانی ایل 14-13:7)۔ اور پولوس رسول بیان کرتے ہیں کہ ''وہ بھی یکایک تیسرے آسمان پر اُٹھالیا گیا جہاں پہنچ کر ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں (2 کرنتھیوں 4-1:12)۔

جو کچھ بھی یوحنا رسول نے دیکھا وہ ان سابقہ اطلاعات کے عین مطابق تھا وہ دیکھتا ہے کہ تخت میں سے ایک (مکاشفہ 5:4) تیز روشنی جلوہ افروز ہو رہی ہے اور تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے (مکاشفہ 3:4)۔ جو سے خدا کی اپنے وعدوں پر پورا اُترنے کی صداقت ظاہر ہوتی ہے وہ تخت کے سامنے آگ کے سات جلتے ہوئے چراغ بھی دیکھتا ہے (مکاشفہ 5:4) جسے وہ روح القدس کی سات شاخہ ذات کی نمائندگی بیان کرتا

ہے(مکاشفہ 11:1-2)۔

وہ چوبیس پُراسرار ''بزرگوں'' کو بھی دیکھتا ہے جو کہ سفید پوشاک پہنے ہوئے تخت کے چاروں طرف براجہان ہیں۔''جن کے سروں پر سونے کے تاج ہیں(مکاشفہ 4:4) یہ خلاصی پائے آسمان میں جاگزینوں کی مانند مُلبس ہیں جن کا ذکر مکاشفہ 8:19 آیت میں پایا جاتا ہے جیسے برہ کی ضیافت میں شریک ہیں وہ کچھ پرانے اور کچھ نئے عہدنامہ کے نمائندہ معلوم ہوتے ہیں۔ بارہ:۔ پرانے عہدنامہ میں شاید اسرائیل کے بارہ قبائل کے سربراہان اور بارہ نئے عہدنامہ کے شاید بارہ رسول۔

وہ دیکھتا ہے کہ تخت کے بیچ میں اور تخت کے اردگرد چار جاندار ہیں جن کے آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں ہر ایک جاندار کا مختلف چہرہ ہے۔ پہلا جاندار شیر ببر کی مانند ہے اور دوسرا باندار بچھڑے کی مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا ہے اور چوتھے جاندار کا اُڑتے ہوئے عقاب کی مانند ہے۔اور وہاں غالباً وہ سرافیم بھی ہیں جن کو یسعیاہ نبی نے اپنی رویا میں دیکھا تھا۔(یسعیاہ 2:6) یہ خدا کی مخلوقات کے نمائندوں کی طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور وہاں اُن کی موجودگی اور ظہور کا مقصد یہ ہے کہ خُدا کا تخت محفوظ ہے اور یہ اس کی حفاظت و پرستش کے لیے موجود ہیں۔

آسمانی پرستش

یوُحنا رسول دیکھتا ہے کہ ہر ایک مخلوق خدا کے تختِ جلالی کے چوگرد خدا باپ کی پرستش میں مصروف و مگن ہے وہ سب خدا کی حمد و ستائش گا رہے ہیں جو گیت آٹھویں آیت میں مرقوم ہے اس پر غور کریں۔''قدوس، قدوس، قدوس، خداوند خدا، قادرِ مطلق، جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے''۔خدا کی اُن تینوں خوبیوں اور صفات پر دھیان دیں جن پر مذکورہ گیت میں زور دیا گیا ہے۔''اس کی قدوسیت اس کی قدرت اور اس کی ابدی ذات''۔

وہ دوسرا گیت جسے یوحنا رسول سُنتے ہیں اس میں خدا کی قدرت وجاہ وجلال پر زور دیا گیا ہے۔ اسے سب چیزوں پر سب مخلوقات کے طور پر محمود کہہ کر اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ''اے ہمارے خداوند تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے۔ کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں'' (مکاشفہ 4:11)۔ خدا کی قدرت پر یہ زور اس لیے دیا گیا ہے کہ کلیسیاء جب بھی کسی دُکھ یا ایذا رسانی میں گرفتار ہو تو اس کو حوصلہ رکھنا چاہیے اس کا خداوند خُدا سب چیزوں پر قادر ہے اور یہ سب چیزیں اس نے پیدا کی ہیں اور اس کی مرضی ہی سے ہیں اور یہ سب اس لیے کہ کلیسیاء کو یاد دلایا جائے۔ کہ خدا اپنے تخت پر براجمان ہے کہ وہ اب بھی دُعاؤں کو سُنتا ہے آج بھی دُعاؤں کو جواب دیتا ہے اور کہ وہ آج بھی اور اِسی وقت معجزے کرتا ہے مختصر یہ کہ وہ خدا تا حال، ہمہ وقت زور آور اور سب کچھ کو قابو میں رکھتا ہے۔ خدا ہر طرح کی حکمت اور قدرت رکھتا ہے کہ وہ انسان و شیطان کی ہر طرح کی بدی کو یسوع کی فتح سے مغلوب کر کے فتح کے شادیانوں کی ترتیب دیتا ہے ایسا خیال کس قدر تسلی آمیز ہے۔

مُکاشفہ پانچواں باب

جونہی ہم پانچواں باب کھولتے ہیں تو ہماری توجہ پھر سے تبدیل ہو کر یسوع پر مرکوز ہو جاتی ہے وہ بیش قیمت برہ کی طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

اس جلالی پرستش کے منظر کے دوران جس کا ذکر یوحنا رسول نے چوتھے باب میں کیا ہے اس کی نظر اچانک ایک چھوٹے طومار یعنی کتاب پر پڑتی ہے جو خدا کے دہنے ہاتھ میں تھی جسے اندر باہر سے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔ یوحنا رسول اس کتاب کے لیے بہت فکر مند ہے کیونکہ وہ اسے جانتا ہے کہ یہ کیا کچھ ہے۔ ''یہ زمین کی حقِ ملکت کی دستاویز ہے'' (جب ہم دسویں باب میں جائیں گے تو بات صاف ہو جائے گی) یہ حقِ ملکیت کی

دستاویز ضروری تھی اسلیے کہ یہ زمین تو صرف انسان کے لیے ہی خلق کی گئی تھی۔ خدا نے انسان کو اس پر حکومت کا اختیار بخشا تھا تاہم آدم اور حوا نے خدا کے خلاف گناہ کیا تو اس وقت انسانیت سے حکومت کرنے کا یہ حق جاتا رہا۔ یسوع کی صلیبی موت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ خدا کے فرزندوں کے لیے زمین کو اس سرِ نو بحال کیا جائے جب اس نے پہاڑی وعظ میں یہ کہا۔ ''حلیم زمین کے وارث ہونگے'' (متی 5:5)۔

تو اس کا یہی مطلب تھا۔ پرانے عہد نامہ میں زبور 37 میں ایک وعدہ کیا گیا تھا یسوع اس کا حوالہ دے رہا تھا۔ یسوع نے اس وعدہ کو پورا کرنے کی خاطر قیمت ادا کردی۔ اور جب وہ اس زمین پر واپس آئے گا تو یہ وعدہ اس وقت پورا ہو جائے گا۔

ایک ہی جو لائق نِکلا

کتاب اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق واحد وہی نکلا۔ لہٰذا یوحنا رسول زمین کے حقِ ملکیت کی اس دستاویز کے لیے فکرمند تھا خاص طور پر اس لیے کہ کوئی اسے کھولنے کے لائق نہ نکلا تاہم اسے جلد ہی بتایا گیا کہ اس کے فکر کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ۔ ''ایک ہے جو اس لائق ہے''۔ ''اور وہ یہوداہ کے قبیلہ کا ببر'' یوحنا رسول شیر ببر کو دیکھنے کی غرض سے مُڑا تو اس نے کیا دیکھا؟ ایک چھوٹا سا ''ذبح کیا ہوا برہ'' (مکاشفہ 6:5)۔ یقیناً جو کچھ اس نے دیکھا وہ یسوع مسیح جو ''برہ اور ببر'' دونوں ہی ہے جو پہلی مرتبہ جہان کے گناہوں کے لیے صلیب پر قربان ہونے کے لیے آیا (یسعیاہ 7:53)۔ اب وہ یہوداہ کے ببر کی طرح ان پر جنہوں نے خدا کے فضل، رحم اور محبت کو رد کیا ہے خدا کا غضب اُنڈیلنے کے لیے واپس آ رہا ہے (یرمیاہ 25:30-31)۔

جب یسوع نے کتاب لینے کے لیے تخت کیطرف قدم بڑھایا اس وقت تمام آسمان میں ایک زوردار نغمہ وسنگیت پھوٹ پڑا۔

''اور وہ یہ نیاء گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہوکر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہلِ زبان اور اُمت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ اور اُن کو ہمارے خدا کے لیے ایک بادشاہی اور کاہن بنادیا۔ اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں'' (مکاشفہ 9:5)۔

مستقبل کی بادشاہی

اس وعدہ پر توجہ دیں کہ مخلصی شدہ ''زمین پر بادشاہی کریں گے'' وہ جو یسوع کی آنے والی بادشاہی کا انکار کرتے ہیں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یسوع تو اب اپنے مقدسوں کے ذریعے حکومت کررہا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر یسوع بہت کم مایہ کام کررہا اس لیے کہ دُنیا کی تمام قومیں اس کے خلاف بغاوت میں مصروفِ عمل ہیں اور کلیسیاء بھی اِلحاد وارتداد میں گرفتار ہوچکی ہے۔

علاوہ ازیں خدا کا کلام یوں فرماتا ہے کہ جب یسوع بادشاہی کریگا تو۔ ''جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی'' (یسعیاہ 9:11)۔ اِس طرح کی کوئی بھی بات سردست تو دُنیا میں نظر نہیں آتی۔ تاہم آسمانی لشکر تو اس مستقبل کے زمانہ کے متعلق ہی گا رہا ہے جس میں مخلصی شدہ یسوع کے ساتھ زمین پر بادشاہی کریں گے۔

ایک دفعہ پھر یہ پرانے عہد نامہ میں کیئے گئے ایک وعدہ کی دُہرائی ہے جسے دانی ایل کے ساتویں باب میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اُس باب میں دانی ایل نبی یہ بیان کرتا ہے کہ ''میں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وہ اُسے اُس کے حضور لائے۔ اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور اُمتیں اور اہلِ لغت اس کی خدمتگواری کریں۔ اس کی

سلطنت ابدی سلطنت ہے۔ جو جاتی نہ رہیگی اور اُسکی مملکت لازوال ہوگی'' (دانی ایل 14-13:7)۔پھر نبی اس میں یہ بات بھی بیان کرتا ہے۔''حق تعالیٰ کے مُقدس لوگ سلطنت لے لینگے اور ابد تک ہاں ابدالآباد تک اس سلطنت کے مالک رہیں گے'' (دانی ایل 18:7)۔ پھر نبی اِس باب کو ایک عظیم تفصیل کے ساتھ مکمل کرتا ہے۔''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گزار اور فرمانبردار ہونگی'' (دانی ایل 27:7)۔

مکاشفہ چھٹا باب

چھٹا باب اس سے شروع ہوتا ہے کہ برہ دستاویزی کتاب کی پہلی مُہر کھولتا ہے۔ اس عمل سے خدا کے تخت سے عدالت کے سلسلہ کی پہلی کڑی کا آغاز ہوتا ہے۔عدالتوں کی مُہر۔اس نکتہ سے انیسویں باب تک کتاب سات سالوں کے عرصہ کے لیے مخصوص ہو جاتی ہے اور یہ سات سال کا عرصہ مصیبت کا دور کہلاتا ہے۔اِن تیرہ ابواب میں یسوع غضبناک ہوکر غضب سے معمور ہے۔اور وہ اُن پر جنہوں نے خدا کے رحم، فضل اور محبت کو رد کیا ہے خدا کا غضب نازل کرتا نظر آتا ہے۔

مصیبت

پُرانے عہد نامہ کی نبوت میں عالمگیر مصیبت کے دور کو اچھے طریقہ سے قائم کیا گیا ہے۔اس وقت کی بابت پہلی دفعہ موسیٰ نبی کی معرفت استثنا 30:4 میں آیا ہے جب اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ایک وقت آئیگا۔''جب تُو مصیبت میں پڑیگا اور یہ سب باتیں تجھ پر گزریں گی تو آخری دنوں میں تُو خداوند اپنے خدا کیطرف پھریگا اور اُسکی مانیگا'' (استثنا 30:4)۔ بعدازاں یرمیاہ نبی بھی اِس بات کو یوں بیان کرتا ہے کہ ''افسوس وہ دِن بڑا

ہے اُس کی مثال نہیں۔ وہ یعقوب کی مصیبت کا وقت ہے پر وہ اُس سے رہائی پائیگا‘‘ (یرمیاہ 7:30)۔

یسعیاہ نبی اور صفنیاہ نبی بھی مکاشفہ کی کتاب میں یوحنا رسول کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ ’’مصیبت‘‘ ساری دُنیا کو متاثر کریگی (یسعیاہ 24، صفنیاہ، اور مکاشفہ 6 تا 18 باب)۔ تاہم جیسے کہ ہم دیکھیں گے کہ آخری نصف حصہ (آخری ساڑھے تین سال) میں قوم اسرائیل ہی اس کا ہدف ہوگا۔ اس سبب سے یسوع نے یہودیوں سے گفتگو کرتے ہوئے آخری حصہ کا حوالہ دیتے ہوئے اس مصیبت کو ’’بڑی مصیبت‘‘ کا لقب دیا نہ صرف اس لیے کہ یہ وقت بڑا سخت اور شدید ہوگا بلکہ اس لیے کہ یہی وہ وقت ہے جب یہودی کثرت سے دُکھ و مصائب اُٹھائیں گے۔

یہ عظیم غیر متوازی خوف و دہشت کو عموماً دانی ایل کے ستر ہفتوں کا نام دیا گیا ہے۔ اس لقب کو پھر پیچھے کی طرف دانی ایل 24:9 میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاں نبی اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ خدا یہودی قوم میں ستر ہفتوں کی مدت میں (490 سال) چھ مقاصد کو قائم اور پورا کرنا چاہتا ہے۔

دانی ایل نبی کا کہنا ہے کہ ستر 70 ہفتوں میں سے پہلے انہتر 69 ہفتوں کے سال (بائبل مقدس کے مطابق ایک دِن برابر ایک سال) (اس طرح انہتر 69 ہفتوں کے دِن 483 لہٰذا 483 دن) اور یہ 69 ہفتوں کے (483 دن = 483 سال) مقدس شہر کے ازسرِ نو تعمیر سے شروع (جو بابل کی اسیری کے خاتمہ کے بعد ہوگی) ہو کر ’’مسیح‘‘ کی آمدِ ثانی تک اس کا یوں بیان کیا گیا ہے کہ یہ واقعہ ایک دفعہ پھر مقدس کی بربادی کے بعد وقوع میں آئے گا (دانی ایل 26:9)۔ دانی ایل نبی اس کو آگے بڑھاتے ہوئے یوں بیان کرتے ہیں کہ (ایک ہفتہ سات 7 دن = 7 سات سال) سالوں کا آخری ہفتہ اس وقت شروع ہوگا جب۔ ’’بادشاہ‘‘ جو آنیوالا ہے آئیگا۔ (ایک حوالہ جو مخالفِ مسیح کے لیے ہے) ’’اور وہ

بادشاہ اسرائیل کے ساتھ عہد باندھے گا جس کے تحت وہ انہیں مقدس کو پھر سے تعمیر کرنے کی اجازت دیگا‘‘ (دانی ایل9:27)۔

سرِ بمہر عدالتیں

مصیبت کا دور چھ باب کے کھلنے کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔اور جو کچھ وقوع میں آنیوالا ہے اس کا قبل از وقت کچھ اندازہ لگاتے ہیں۔ایک خطرناک ، خوفناک اور دہشتناک دور دوسری آیت میں سفید گھوڑے پر ایک سوار فتح کرتا ہوا نکلا کہ اور بھی فتح کرے۔ یہ مخالف مسیح ہے جو سفید گھوڑے پر سوار ہے جو یسوع مسیح کی جو مصیبت کے دور کے اختتام پر سفید گھوڑے پر آئے گا ہو بہو نقل کر رہا ہے (مکاشفہ 11:19)۔وہ دُنیا کو فتح کرنے کے لیے نکلے گا تاہم یسوع مسیح دُنیا کو جنگ سے نہیں بلکہ ’’کلامِ خُدا‘‘ سے فتح کریگا لہٰذا یہ سفید گھوڑے کا سوار یقیناً مخالفِ مسیح ہے۔اس کا نتیجہ جنگ، قحط اور موت ہی ہوگا۔ان سر بمہر عدالتوں کے ابتدائی نزول کے نتیجہ میں زمین کا چوتھائی حصہ موت کے مُنہ میں چلا جائیگا (مکاشفہ 6:3-8)۔آج کے دور کے اعداد وشمار کے مطابق ڈیڑھ ارب افراد کے برابر ہوگا۔ مرنے والوں کا بیشتر حصہ وہ لوگ ہوں گے جو اس وقت (مصیبت کے دور میں) یسوع پر ایمان لائیں گے۔وہ یسوع مسیح کے لیے شہید ہوں گے۔اور اسی طرح آیت 9 میں اور اس کے بعد ہم شہیدوں کی رُوحوں کو آسمان میں دیکھتے ہیں جو خدا کو انتقام کے لیے پکارتے ہیں۔’’اے مالک اے قدوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیگا؟‘‘۔

خاتمہ کا قبل از منظر نامہ

چھٹی مہر کے کُھلنے کے ساتھ ہی ہم مصیبت کے خاتمہ کی پہلی تصویر کو حاصل کرتے ہیں یہ کچھ اس طرح لگتا ہے کہ خدا اِن شہیدوں کو یقین دہانی کراتے ہوئے جواب دیتا ہے

کہ ''میں اپنا غضب نازل کرنے والا ہوں'' اور زمین کے بدکار لوگ فنا کردیئے جائیں گے اس طرح ہم مصیبت کی اختتام کی ایک جھلک پا لیتے ہیں اور اس بات کو جانتے ہیں کہ یسوع کی زمین پر واپسی کا دن کس قدر ہولناک ہوگا۔ آسمان سے ستارے گرینگے اور آسمان شور وغل سے یوں برباد ہو جائیگا گویا کہ وہ کاغذ کا پلندہ ہے اور تاریخِ انسانی کا سب سے بڑا بھونچال آئیگا۔ دُنیا کے سیاسی لیڈر غاروں میں چھپنے کے لیے رینگتے پھریں گے۔ اور پہاڑوں اور چٹانوں کو کہیں گے کہ ہم پر گر پڑو کیونکہ خدا کے برہ کا غضب بہت عظیم اور ہولناک ہوگا (مکاشفہ 6:13-17)۔

مکاشفہ ساتواں باب

چھٹا باب ایک سوال کے ساتھ اختتام کو پہنچتا ہے۔ ''برہ کے غضب کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟'' (مکاشفہ 6:17)۔ ساتواں باب اس سوال کے جواب کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم اس کا جواب حاصل کریں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ساتواں باب اُن کئی ایک معترضہ حصوں میں سے پہلا حصہ جو اس کتاب میں پائے جاتے ہیں یہ ایسے حصہ جات ہیں جو کہ قاری کی حوصلہ افزائی کے لیے الفاظ کو شامل کر کے مداخلت کرتے ہیں۔

ساتواں باب قاری کو دو گروہوں کے ہونے کا یقین دلاتا ہے۔ اور یہودیوں کا گروپ اور غیر اقوام کا گروپ برہ کے غضب کا کون سامنا کریگا۔ پہلا گروپ ایک لاکھ چوالیس ہزار نئے سرے سے پیدا ہونے والے یہودی خادم یہ غالباً وہ ہیں جو مصیبت کے دور کے آغاز ہی میں تبدیل شدہ ہونگے جب خداوند فوق الفطرت انداز میں روسی فوجوں کو اسرائیل کی پہاڑیوں پر تباہ کردیگا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا ذکر حزقی ایل اڑتیس 38 اور انتالیس 39 باب میں کیا گیا ہے۔ یہاں تیسری آیت میں کہا گیا ہے۔ وہ'' خدا کے

بندے" ہیں (جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کرلیں (مکاشفہ 3:7)۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ خدا کے پیامبروں کے طور پر مصیبت کے دور کے کل وقت میں خدا کے مشنریوں کے طور پر منادی کریں گے۔

نجات مصیبت کے زمانہ میں

آپ نے دیکھا کہ "مصیبت" کا بنیادی مقصد سزا دینے کا نہیں۔اس کا مقصد تو لوگوں کو توبہ تک لانا ہے۔خدا کی یہ مرضی نہیں کہ کوئی شخص بھی ہلاک ہو بلکہ یہ کہ ہر ایک کی توبہ تک نوبت پہنچے (2۔پطرس 9:3)۔

بڑی مصیبت کے دوران روحوں کی عظیم فصل کٹائی ہوگی۔ بلاشبہ بعض لوگ کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے نتیجہ میں خداوند کی طرف رجوع ہوں گے۔ دیگر لوگ عدالت کی ہولناکی کی وجہ سے توبہ کریں گے اور خداوند کی طرف پھریں گے ان کے علاوہ اور لوگ ایک لاکھ چوالیس ہزار 144000 کی منادی کے نتیجہ میں خداوند کے پاس لائے جائیں گے پھر دو گواہوں کے پیغام کی بنا پر بھی بہت لوگ خداوند کی طرف پھریں گے اس کے متعلق گیارہویں باب میں ہم پڑھیں گے۔آخرکار چودھویں باب میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک فرشتہ کو مصیبت کے آخر میں ابدی خوش خبری کی منادی کرنے کے لیے بھیجا جائیگا جو روئے زمین پر کی خلق کے سامنے کرے گا۔

دورانِ مصیبت شہادت

بہت سے لوگ خوشخبری کو رد کر دینگے تاہم بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو نجات پائیں گے اور اُن میں اکثر جامِ شہادت بھی نوش کریں گے جو ساتویں باب کی نویں آیت میں جس گروپ کا آغاز ہوتا ہے کہ "۔۔۔۔ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کرسکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں

میں لیے ہوئے تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہے''۔ یوحنا رسول سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہیں؟ پھر اُسے بتایا گیا کہ'' یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں اور انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں''(مکاشفہ 14:7)۔ میرا یہ ایمان ہے کہ یہ وہی ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار 144000 کی منادی سے تبدیل ہوئے ہیں اور یہ مخالفِ مسیح اور اُس کے ایجنٹوں کے ذریعہ شہید کئے گئے۔

ساتویں باب کے اندر غیر اقوام کے شہیدوں کی بڑی بھیڑ واقعتاً اور اِتفاقاً اس بات کا جواب دیتی ہے جو اکثر اوقات پوچھا جاتا ہے کہ موت کے بعد کیا لوگ ہوش وحواس میں ہوتے ہیں یا نہیں؟ یہ حصہ کلام صفائی سے بیان کرتا ہے کہ موت کے بعد یعنی اس جہان سے رحلت کر جانے والے اپنی پوری ہوش میں ہوتے ہیں۔ شہادت پانے والے آسمان میں خداوند کی حمد وتعریف میں مصروف ہیں (مکاشفہ 7:11-12) اور اس کی عبادت کرتے ہیں (مکاشفہ 7:15) شہیدوں کی ارواح اس کی تصویر کشی کرتی ہیں کہ وہ کسی درمیانہ قسم کے بدنوں کے حامل ہیں *Having some sort of intermediate body* (مکاشفہ 7:13)۔

یہ درمیانی حیثیت کے حامل بدن زمینی جسم اور جلالی جسم کے درمیان یعنی نہ تو زمینی جسم کی مانند اور نہ ہی جلالی جسم کی طرح کے جسم تاہم اُن کے جسم قیامت کے وقت تو جلالی بدن حاصل کریں گے (جب یسوع مصیبت کے زمانہ کے اختتام پر زمین پر واپس آئے گا)

مکاشفہ آٹھواں اور نواں باب

اب ہم آٹھویں باب میں داخل ہوتے ہیں لیکن ابھی بھی ہم مصیبت کے دور کے پہلے آدھے حصہ میں ہوتے ہوئے خدا کی عدالت کے کام کو پھر سے دیکھنا شروع کرتے ہیں جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ آسمان میں آدھ گھنٹے کے لیے خاموشی چھا جاتی ہے ایسا لگتا ہے

جیسے آسمان نے ایک اور دہشتناک سلسلہ عدالت کے نزول سے پیشتر اپنا سانس روک لیا ہے کسی ظریف نے کہا ہے کہ آسمان میں اس خاموش پریڈ کا مطلب ہے۔اس وقت آسمان میں کوئی منادنہیں ہوگا۔

نرسنگا عدالتیں

آٹھویں باب کی ساتویں آیت عدالتوں کا ایک نیا سلسلہ نرسنگا عدالتیں بہت جلد نازل ہونے کے لیے شروع ہوجاتی ہیں۔انکا آغاز زمین پر خون ملے اولے اور آگ برسنے سے ہوتا ہے (مکاشفہ 7:8) ناقابل یقین حد تک تہائی زمین جل گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی اور زمین پر کا تہائی سمندر خون ہو گیا (مکاشفہ 8:7-8)۔

اب تک قریباً تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ نرسنگا عدالتیں خدا کے فوق الفطرت کام ہوں گے۔تاہم یہ اسی وقت وقوع میں آئیں گے جب خدا زمین پر اپنا غضب نازل کریگا۔ایسا وہ اکثر اسی وقت کرتا ہے جب وہ انسانی رویہ کی بنا پر انہیں تباہ و برباد کرنے کی غرض سے اپنے روکے ہوئے غضب کو کام کرنے دیتا ہے۔

اس تسلسل کی آؤٹ لائن کا صاف صاف بیان رومیوں 1:18-32 میں پایا جاتا ہے۔اس حصہ کلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی سوسائٹی خدا کے خلاف بغاوت کرتی ہے اور توبہ کرنے سے بھی انکار کرتی ہے پھر خدا پیچھے ہٹتا ہے اور حفاظتی دیوار اور باڑ کو نیچی کر دیتا ہے بلکہ ہٹا دیتا ہے۔اور بُرے (شیطان) کو اپنا کام کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔

میں ایمان رکھتا ہوں کے دوسری جنگِ عظیم کے بعد اب تک نیوکلئیر ہتھیاروں کے استعمال کو صرف اور صرف خدا کے ہاتھ نے روکا ہوا ہے۔اور نیوکلئیر ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم ہی ایک ایسی پشت ہیں جو ان تباہ کاریوں کو جن کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں مندرج ہے اپنے اُوپر لانے کی گنجائش بنائے ہوئے ہیں۔اس کی وجہ

نیوکلئیر ہتھیاروں اور بین البراعظمی بلاسٹک، میزائلز کی ساخت میں ترقی ہے۔

ان ہتھیاروں میں انسان وحیوان کا دم روکنے کی قوت موجود ہے۔ مثال کے طور پر ایک نیوکلیر سب میرین دوسری جنگِ عظیم میں تمام گرائے گئے ایٹم اور دیگر بموں سے زیادہ آگ برسانے کی قوت رکھتی ہے۔

نیوکلئیر تباہی

میں یقین کرتا ہوں کہ آٹھواں باب پہلی صدی کے انسان یوحنا رسول نے نیوکلیر عالمگیر تباہی کے واقعہ کی روداد پیش کی ہے۔ بارہویں 12 آیت بیان کرتی ہے کہ'' تہائی سورج، تہائی چاند، اور تہائی ستاروں پر صدمہ پہنچا یہاں تک کہ اُن کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی دن میں روشنی نہ رہی اور اس طرح تہائی رات میں بھی۔ یہ امر یقینی ہے کہ یہ سب کچھ نیوکلئیر کی عالمگیر تباہی کے دوران ہی ہوگا کیونکہ بہت سا ملبہ فضا ہی میں دھماکوں کی بنا پر چوس لیا جائیگا۔ منجمند بادل تمام دُنیا میں نقطہ انجماد سے نیچے کا درجہ حرارت پیدا کریں گے جس کی بناء پر بہت سے لوگ ٹھٹھر کر موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور کہ وہی منجمند بادل نیوکلئیر کی تابانی وبجلی کی ترسیل کا باعث بنیں گے جس کا غالبًا سبب ہمیں مکاشفہ 2:16 میں بتایا گیا ہے کہ مصیبت کے اختتام پر لوگوں کے جسموں میں ایک بُرا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا ہوگا جو اچھا نہ ہوگا۔ اور عالمگیر تباہی کی بابت آٹھویں باب میں جو بیان آیا ہے اس کے جلد ہی بعد زندہ لوگوں کو مُردوں پر رشک آئے گا۔ مطلب یہ کہ لوگ زندگی پر موت کو ترجیح دیں گے۔

خداوند یسوع المسیح نے بھی غالبًا انہی دنوں کی بابت یہ کہا تھا جب اس نے کہا کہ آخری ایام کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہوگی کہ لوگ خوف وہراس کی بنا پر بے دِل اور بے جان ہوجائیں گے جو اُن دنوں دُنیا پر نازل ہوگا۔'' کیونکہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی''؟

(لوقا26:21)۔

شیطانی حملہ

نرسنگوں کی عدالتیں نویں باب تک جاری رہتی ہیں جہاں شیطانی اور بدارواح ٹڈیوں کی وبا بھی نظر آتی ہے ان کے ڈنگ میں بچھو کے ڈنگ کی سی اذیت ہو گی اور اتنی اذیت ناک ہوں گی لوگ موت مانگیں گے لیکن اُن کو موت نہیں آئے گی (مکاشفہ 5:9)۔ اُن کی اذیت متواتر پانچ مہینوں تک رہے گی (مکاشفہ 10:9)۔ اِن ٹڈیوں کو سوائے 144000 کے جن کے ماتھوں پر مہر کی گئی ہوگی تمام لوگوں کو ڈنگ مار کر اذیت دینے کا اختیار دیا گیا (مکاشفہ 4:9)۔

ہال لنڈ سے Hal Lindsey ایمان رکھتا ہے کہ یہ پھر پہلی صدی کے انسان نے دورِ جدید کے ہیلی کوپڑوں کے حملے کی روداد ہی بیان کی ہے۔ یہ یقیناً درست ہوسکتا ہے کیونکہ ''متن'' کا بیان یہ ہے کہ ٹڈیوں کے چہرے آدمیوں کے سے تھے (مکاشفہ 7:9)۔ اُن کے پاس لوہے کا بکتر تھا (مکاشفہ 9:9) اور اُن کے پروں کی آواز ایسی تھی جیسے رتھوں اور اور بہت سے گھوڑوں کی جو لڑائی میں دوڑتے ہوں (مکاشفہ 9:9) تاہم یوحنا رسول کا کہنا ہے اُن کو اتھاہ گڑھے کے فرشتہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا جس کا نام یونانی میں اپلیسون (تباہ کرنے والا) ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ یہ ایک آفاقی شیطانی وبا ہوگی جس کا یہ اشارہ دیا گیا ہے (مکاشفہ 11:9)۔

بدرُوحوں کا ایک اور حملہ

جب چھٹا نرسنگا پھونکا گیا (مکاشفہ 13:9) تو بیس کروڑ فوجیوں کو آزاد کیا گیا تا کہ وہ تہائی آدمیوں کو مار ڈالیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مصیبت کے پہلے نصف حصہ میں آبادی کا نصف حصہ تلف ہو جائیگا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آج کی آبادی کا نصف یعنی تین

ارب انسانوں کا جمِ غفیر ہلاک کر دیا جائے گا۔

کیا یہ فوج بھی فطرتاً بدا رواحی ہے؟ کیا یہ بھی ابلیسی کارستانی ہے؟ کتابِ مقدس کے متن سے تو یہ بات ثابت کرنا مشکل ہے لیکن جب یہ کہا ہے کہ اُن کے گھوڑوں کے سر ببر کے سے تھے اور اُن کے منہ سے آگ دھواں اور گندھک نکلتی ہے تو یہ فوق الفطرتی لگتے ہیں (مکاشفہ 17:9) لیکن یہ کہنا بعید از قیاس نہ ہوگا یہ بھی پہلی صدی کے (یوحنا) انسان نے پیشگی بیان کیا ہے کہ آج کے دور کے ''ٹینک'' ہی ہیں۔اور یہ بیس 20 کروڑ کی فوج بھی وہی ہوسکتی ہے جس کا ذکر مکاشفہ 12:16 میں کیا گیا ہے۔ جو مشرق کے بادشاہوں کے تابع ہے۔

ایک مشرقی بغاوت

دانیل نبی کی کتاب کا بیان ہے کہ مشرق سے ایک فوج مخالفِ مسیح کے خلاف اُٹھیگی (دانی ایل 44:11) دانی ایل نبی یوں فرماتے ہیں کہ مشرق اور شمالی اطراف سے افواہیں اسے پریشان کریں گی اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کرے اور شاندار پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمے لگائیگا تا کہ وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھے لیکن اس کا خاتمہ ہو جائیگا۔ یہ پہاڑ اور سمندر کے درمیان وادی۔''یزرعیل کی وادی'' ہوگی جو گلیل کی جھیل اور بحرِ اوقیانوس کے درمیان ہے وہاں وہ خیمے نصب کریگا لیکن بیان کے مطابق وہ برباد ہو جائے گا۔اس وادی کو "ہرمجدون کی وادی بھی کہا گیا ہے (مکاشفہ 16:16)۔

میں ایمان رکھتا ہوں کے دانی ایل کے صحیفہ میں یہ پیرا گراف اس بات کا بیان کرتا ہے کہ ایشیائی اقوام مخالفِ مسیح کے خلاف بغاوت کریں گی اور وہ ایشیاء بھر سے مارچ کریں گے اس طرح وہ ایک تہائی انسانیت کو تہ تیغ کریں گی جب وہ دریائے فرات پر پہنچیں گی تو وہ خشک ہو جائے گا تا کہ وہ اس کے پار اُتر کر وادی ہرمجدون میں داخل ہو جائیں۔ وہاں وہ

مخالفِ مسیح کی فوجوں پر حملہ آور ہوں گی۔ (دانی ایل 11:40-45 اور مکاشفہ 12:16 اور 16)۔ ایشیائی فوجوں کی تعداد بیس کروڑ ہوگی جب کہ اُن کے خلاف مخالفِ مسیح کی فوجیں یہ سب کی سب ہر مجدون کی وادی میں لڑائی کے لیے تیار ہوگی اور اُسی وقت یسوع مسیح بھی آسمان سے واپس آئے گا۔ اور حیرانگی کی کوئی وجہ نہیں کہ ذکریاہ نبی نے اپنی کتاب 12:14 میں جنگ کا بیان کیا ہے اور اس قدر خون نکلا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا اور یہ خون دو سو 200 میل تک بہ نکلا (مکاشفہ 20:14)''۔

انسانیت کی بغاوت

نواں باب ایک افسوسناک بیان کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ باوجود اس بڑی ہولناک اور غیر متوازی مصیبت و ایذا رسانی کے بھی لوگوں نے جو اُن بڑی بڑی وباؤں سے نہ مرے بلکہ زندہ رہے اپنے بُرے اور ہولناک اور مکروہ کاموں سے توبہ نہ کی اُنہیں بتایا گیا کہ وہ بتوں کی پوجا نہ کریں اور بدروحوں اور اپنے ہاتھوں کی کاریگری کی پرستش نہ کریں تاہم اُنہوں نے نہ تو اِن مکروہات سے خون کرنے، جادوگری اور اپنی بد اخلاقی و بدکرداری بلکہ چوریوں سے بھی توبہ نہ کی (مکاشفہ 20:9-21)۔

اس نقطہ پر یہ معلوم ہوا کہ انسان نے اس بڑی مصیبت میں خدا کو اپنا مُکا دکھایا جس طرح کہ ''بلی گراہم *Billy Graham*'' کا اکثر یہ کہنا تھا۔ کہ جو دھوپ مکھن کو پگھلا ڈالتی ہے وہی دھوپ گیلی مٹی کو سخت کر کے اینٹ بنا دیتی ہے۔ انجیل مقدس بعض اوقات دِلوں کو پگھلا ڈالتی ہے تاہم وہی انجیل بعض اوقات دِلوں کو سخت کر دیتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کی اپنی رضا جوئی ہے کہ وہ پیغام کو قبول کرے یا پھر رد کر دے یہی بات خدا کی عدالت کے لیے صادق ٹھہرتی ہے''۔

مُکاشفہ دَسواں باب

جونہی ہم دسویں باب میں داخل ہوتے ہیں تو "تواریخی جنگ" کو ایک دفعہ معطل دیکھتے ہیں۔ میں اسے مکاشفہ کی کتاب کے ''تال Rhytham'' کا نام دیتا ہوں یہ عمل دہشت کے پہاڑوں کو تعمیر کرتا ہے۔ یہ بدسے بدترین ہوجاتے ہیں۔ پھراچانک یہ عمل اس قدر تیز ہوجاتا ہے کہ ایک زوردار چیخ کے ساتھ تھم جاتا ہے اور ایک معترضہ حصہ مداخلت کر کے یقین دلاتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہونے کے لیے کام ہورہا ہے۔ مطلب یہ کہ سب باتیں خدا کے ساتھ محبت رکھنے والوں کے لیے مل کر بھلائی پیدا کرتی ہیں۔ القصہ نویں باب کے اختتام پر دُنیا کی حالت بہت حد تک ہیبتناک نظر آتی ہے لہٰذا دسواں باب معترضہ ہے اور آئندہ کی تصویر پیش کرتے ہوئے قاری کو یہ یقین دلاتا ہے کہ آخر کار سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔

ایک غیر معمولی فرشتہ

یوحنا رسول اچانک اور یک لخت ایک غیر معمولی فرشتہ کو دیکھتا ہے ایک "زورآور فرشتہ''فرشتہ نے بادلوں کو اوڑھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر دھنک تھی اس کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے'' (مکاشفہ 1:10)۔ مجھے اس کے یسوع ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ ہم عبرانیوں پہلے باب اور باقی بائبل مقدس سے جانتے ہیں۔ وہ کوئی فرشتہ نہیں وہ ''خدا جسم میں'' ظاہر ہوا اس وجہ سے وہ سب فرشتوں سے بڑا ہے اور یہی سبب ہے کہ فرشتے اُس کی پرستش کرتے ہیں (عبرانی 6:1) وہ ابدالآباد سے موجود ہے جبکہ فرشتگان کو خلق کیا گیا ہے یہ تشبیہہ پرانے عہد نامہ کے اندر حصہ جاتِ کلام کے موافق استعمال کی گئی ہے جن میں یسوع کو اس کے تجسم سے پہلے ''خداوند کا فرشتہ'' کا لقب دیا گیا ہے۔ جو کہ محبت اور پیار کی اصطلاح ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ (مذکورہ فرشتہ) یسوع ہے کیونکہ وہ بادل کواوڑھے ہوئے ہے جو کہ خدا کے جلال کو بیان کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اُس کے سر پر دھنک ہے اور ہم نے چوتھے باب میں دیکھا یہ وفاداری کو بیان کرتی ہے۔ جو خدا کے تخت کے اُوپر ہے اس کا چہرہ سورج کی مانند ہے اسے مکاشفہ پہلے باب سے لیا گیا ہے (مکاشفہ 16:1)۔اس کے پاؤں آگ کے ستون پر بات بھی پہلے باب میں موجود ہے (مکاشفہ 15:1)۔

فرشتہ کا سب سے بڑا شناختی اعلان اور دعویٰ ہے وہ دوسری آیت میں موجود ہے جس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ میں دستاویزی کتاب ہے جو کہ زمین پر اپنا ملکیتی حق جتاتے ہوئے تھامے ہوئے ہے پانچویں باب میں ہم نے سیکھا کہ صرف یسوع ہی کُل کائنات میں اس کتاب کو خدا باپ کے ہاتھ سے لینے کے لائق ٹھہرا جہاں ہم مصیبت کے اختتام کے لیے ایک اور آئندہ کی تصویر دیکھتے ہیں اس میں ہمیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا۔ یسوع فتح کے شادیانہ کے ساتھ اس دعویٰ کے ساتھ آنیوالا ہے کہ زمین خدا کے فرزندوں کی ملکیت ہے۔

مکاشفہ گیارہواں باب

گیارہویں باب میں مصیبت کا عمل پھر شروع ہو جاتا ہے۔ یوحنا رسول کو خدا کے مقدس کو ماپنے کے لیے کیا گیا ہے یہ حوالہ مصیبت کے دوران کی ہیکل کے لیے جو کہ ناپاک کردی گئی تھی اور وہ پھر سے موسوی شریعت کی قربانیوں کے لیے بحال کردی جائے گی اسے خدا کی عدالت کے لیے ناپنے کا حکم دیا گیا۔

مصیبت کے دور کے مناد

تیسری آیت میں ہمیں خدا کے دو گواہوں سے متعارف کرایا جاتا ہے کوئی شخص بھی اُن کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ لیکن جو معجزے اُن سے سرزد ہوتے ہیں ان کی بنیاد پر یہ کہا جاتا

ہے کہ وہ موسیٰ اور ایلیاہ ہو سکتے ہیں میرے نزدیک وہ ایلیاہ اور حنوک زیادہ مناسب اشخاص نظر آتے ہیں میرا یہ قیاس اس بات پر ہے کہ یہ دونوں آسمان پر اُٹھا لیے گئے ہیں ان دونوں نے موت کا تجربہ حاصل نہیں کیا علاوہ ازیں یہ دونوں ساری انسانیت کے نمائندگان ہیں اس لیے کہ ایلیاہ نے یہودیوں میں نبوت کی جبکہ حنوک نبی غیر قوموں کا پیغمبر ٹھہرا۔

وہ چاہے کوئی بھی ہوں وہ مصیبت کے پہلے حصہ میں بڑی قدرت کے ساتھ خدا کے کلام کی منادی کریں گے۔ پھر جب مخالفِ مسیح مصیبت کے بالکل درمیان اپنے آپ کو ظاہر کریگا اس وقت وہ ان دو بڑے عظیم گواہوں کو قتل کریگا اور ان کی لاشیں یروشلم کے بازار میں ساڑھے تین دن تک پڑی رہیں گی اور تمام زمین کے رہنے والے اُن کے مرنے سے خوشی منائیں گے اور شادیانے بجائیں گے تاہم وہ اچانک زندہ ہو جائیں گے اور وہ بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور اُن کے دُشمن اُنہیں دیکھ رہے تھے۔ اور یہ سب کچھ دُنیا ٹیلیویژن پر دیکھ رہی ہوگی (مکاشفہ 9:11 اور 10:11 اور مکاشفہ 11:11-12)۔ اس نکتہ پر خدا یروشلم کو ایک بہت بڑے بھونچال سے ہلا ڈالے گا یہ اس کا انتقام ہوگا۔ اور یہ خوفناک ہوگا کہ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے دِل خداوند کی طرف پھیر دیں گے (مکاشفہ 11:13)۔

مکاشفہ بارھواں باب

اب ہم مکاشفہ کے بارھویں باب میں داخل ہوتے ہیں جو بہت ہی اہم ابواب میں سے ایک ہے کیونکہ یہی باب مکاشفہ کے متعلق اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔

باب کی پہلی چھ آیات ایک اور مداخلت کے حصہ پر مبنی ہیں لیکن اس سے بیشتر پائے جانے والے ایسے حصوں سے یہ کچھ مختلف انداز کا حامل ہے کیونکہ یہ ہماری توجہ کو پیچھے کے طرف کھینچتا ہے نہ کہ آگے کی طرف کی تصویر کشی کرتا ہے یہ اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ

ہم اس بات کو پوری طرح سمجھ جائیں کہ ''بڑی مصیبت'' کیا ہے۔

یہ اس بات کو بیان کرتی ہے کہ مصیبت دراصل خدا اور شیطان کے درمیان نیکی اور بدی کی کائناتی جنگ کا خاتمہ ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جو آفاقی دُنیا میں لڑی جا رہی ہے جو باغِ عدن میں آدم کی بغاوت سے شروع ہوئی۔ اس باب میں ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ شیطان نے مسیح کی پہلی آمد کو روکنے کی کوشش کی بالکل ویسے ہی اب بھی وہ مسیح کی دوسری آمد میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ باب پورے کا پورا تمثیلوں اور نشانات سے بھرا پڑا ہے آیئے ہم ان پر ایک نگاہ ڈالیں۔

بامعنی تمثیلیں

بارہویں باب میں پہلی تمثیل یا نشان ''عورت آفتاب کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں کے نیچے جس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج ہے'' (مکاشفہ 12:1)۔ اس تصوراتی خاتون کی بہت سی تفسیریں کی گئی ہیں۔ بعض مفسرین کا دعویٰ ہے کہ یہ عورت کلیسیاء کو پیش کرتی ہے۔ کاتھولکس کا دعویٰ ہے کہ یہ مریم یسوع کی ماں ہے۔

یہاں ایک اعلیٰ اور بہترین نمونہ اس بات کا پایا جاتا ہے کیونکہ ''بائبل ہی اپنی بہترین مفسر ہے''۔ نکتہ یہ ہے کہ یہ تصوراتی تصویر پیدائش سینتیسویں باب میں براہِ راست یوسف کی خواب میں برآمد ہوتی ہے جہاں سورج سے مراد یعقوب اور چاند سے راخل اور ستاروں سے یوسف کے بھائی مُراد ہیں (پیدائش 37:9-11) اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس عورت سے قوم اسرائیل مراد ہے جو کہ بنی یعقوب ہیں یعنی یعقوب کی اولاد ہے۔

یہ عورت حاملہ ہے جو جننے کو تیار ہے یہ اس بات کو بیان کرتی ہے کہ قوم اسرائیل دُنیا کے لیے مسیحا کو مہیا کرنے والی ہے تیسری آیت میں ''ایک بڑا لال اژدھا'' جو کہ شیطان ہے جو ایک نر بچہ کو پیدا ہوتے ہی نگل جانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کہ بالکل وہی جو یسوع کی

پیدائش کے وقت شیطان نے ہیرودیس بادشاہ کو ورغلا کر متحرک کیا اور بیت الحم کے شیر خوار بچوں کو یسوع کی پیدائش کے موت کے وقت تہ تیغ کر دیا تاہم نر بچہ یکا یک خدا اور اس کے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا ہے یسوع مسیح کا صعود ہے جہاں وہ اب لوہے کے عصا کے ساتھ سب قوموں پر سلطنت کرنے کے لیے منتظر ہے(مکاشفہ 5:12)۔

ان آیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کرہ ارض کی حکومت پر ایک عظیم اور ہولناک کائناتی جدوجہد جاری ہے۔ خدا نے بنیادی طور پر تو یہ حق حکمرانی انسان کے سپرد کی تھی (پیدائیش 28:1) لیکن شیطان نے اس پر اس وقت غاصبانہ قبضہ کیا جب آدم اور حوا نے اپنے آپ کو اس آزمائش کے حوالہ کر کے خدا کے خلاف بغاوت کی اس کے نتیجہ میں آج" شیطان اس دُنیا کا حکمران ہے۔''دُنیا کا سردار ہے''(یوحنا31:12)اور''تمام دُنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے''(1۔یوحنا19:5)۔

یسوع مسیح کے صلیب پر مرنے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس دنیا پر انسانی حکومت کو پھر سے ممکن بنائے کیونکہ وہی اس کا جائز حقدار ہے صلیب کے بہت سے پسِ پشت فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ (ہمارے جلالی بدن دوسری طرح کے بدن بن جائیں گے) جب یسوع مصیبت کے اختتام پر واپس آئیگا تو وہ زمین پر سلطنت کرنے کا (بطور انسان) دعویدار ہوگا ہم اسے مستقبل کی تصویر کسی میں اور''زور آور فرشتہ'' کی صورت میں دسویں باب میں دیکھتے ہیں پانچویں باب کی تیرھویں آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ آسمانی لشکر''جلالی دِن'' کی بابت نغمہ سرا ہے۔''جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کی اور برہ کی حمد اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے''۔

آسمانی جنگ

بارہویں باب کی ساتویں آیت میں ایک مرتبہ پھر کام کو عملاً شروع کر دیا گیا۔اب

ہم مصیبت کے وسطی منظر کا نظارہ کرتے ہیں اور شیطان خُدا کے تخت کو حاصل کرنے کی غرض سے اپنی آخری کوشش کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آسمان میں جنگ ہوتی ہے (مکاشفہ 7:12)۔ مقرب فرشتہ میکائیل اور اس کے فرشتے شیطان اور اس کے فرشتوں بدروح فرشتوں کے ساتھ لڑے۔ شیطان کو اس جنگ میں بھی شکست فاش ہوئی اور اسے زمین پر ٹپک دیا گیا (مکاشفہ 9:12)۔ اب اس کی آسمان میں پہنچ کو ختم کر دیا گیا (مکاشفہ 10:12)۔

اب بارہویں آیت کچھ نہایت ہی شاندار بات بتاتی ہے۔ اس آیت میں یوں کہا گیا ہے کہ شیطان جانتا ہے کہ اس کا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔ اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ شیطان (بائبل پروفیسی) نبوتِ بائبل کو جانتا ہے لیکن اپنے اس علم کے باوجود وہ اپنے آپ کو بے وقوف بنا کر اس زعم میں مبتلا رہتا ہے کہ میں خدا کے منصوبہ کو ناکام بنا کر فاتح بن کر اُبھرونگا لہٰذا وہ اپنی جدوجہد کو جاری رکھتا ہے۔

شیطان زمین پر

اس نکتہ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شیطان حقیقت میں ''مخالفِ مسیح'' میں سما گیا ہے۔ جس طرح کہ وہ یہودا اسکریوتی میں سما گیا تھا (لوقا 3:22)۔ مکاشفہ تیرہواں باب اور دوسری آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''شیطان نے اپنی قدرت اور اپنا تخت اور اپنا بڑا اختیار مخالفِ مسیح کو دیدیا ہے'' (مکاشفہ 2:13)۔

دانی ایل نبی کا بھی یہی بیان ہے کہ وہ مخالف مسیح کو اس نر بچہ کو جنم دینے والی عورت کے خلاف اکسائے گا وہ اس کو ستانے کی لیے اس پر ظلم وستم نازل کرنے کی غرض سے قائل کرے گا اور اسے متحرک کریگا (مکاشفہ 13:12) دوسرے لفظوں میں یوں کہ سکتے ہیں کہ جہاں ہٹلر کے ظلم کا خاتمہ ہوا وہاں سے مخالفِ مسیح یہودی قوم کو تہس نہس کرنے کے لیے ظلم و

ستم کا آغاز کرے گا۔ دانی ایل نبی کے مطابق مخالفِ مسیح اس تباہی کو ''یروشلم میں نئی تعمیر شدہ ہیکل میں داخل ہونے سے شروع کریگا اور ذبیحہ اور ہدیہ وموقوف کریگا'' (دانی ایل 27:9)۔ وہ'' اُجاڑنے والی مکروہات کو نصب کریگا''۔ غالباً وہ اپنا بت نصب کریگا (متی 15:24)'' اور وہ خدا کے خلاف کفر بکے گا'' (دانی ایل 36:11) اور اپنے آپ کو اعلانیہ خدا کہے گا'' (2 تھسل 4:2)۔

یہودی یقیناً ان باتوں سے خوفزدہ ہوکر بغاوت کریں گے اس سے مخالفِ مسیح غضبناک ہوکر تمام دنیا کے یہودیوں کے خلاف ایک عالمگیر حملہ شروع کر دیگا۔ اس کا مقصد یہ ہوگا کہ آخری یہودی تک کو موت کے حوالے کرے تا کہ خدا مصیبت کے آخر میں یہودیوں کے ایک بقیہ کو بچانے کے وعدہ کو پورا نہ کر سکے (زکریا 10:12 اور 1:13 اور رومیوں 27:9، 25:11-26)۔

شیطان سامی نسل کا مخالف

اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ شیطان یہودیوں سے شدید نفرت رکھتا ہے اور اُن سے اس لیے نفرت کرتا ہے کیونکہ اُنہوں نے دُنیا کو بائبل مقدس عطا کی اور مسیحا بھی دیا ہے۔ وہ ان سے اس لیے بھی نفرت کرتا ہے کہ وہ خدا کی چُنی ہوئی اُمت ہے۔ چُنے ہوئے لوگ ہیں خدا کے ساتھ تعلقداری کی وضاحت کی گواہی دینے کے لیے چُنے ہوئے لوگ۔ اُس کی نفرت کا ایک اور سبب یہ ہے کہ خدا نے اُن کے ایک بقیہ کے بچانے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جو کہ مصیبت کے اختتام پر پورا ہوگا اور شیطان اس وعدہ خدا کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا۔

مصیبت کے درمیان مخالفِ مسیح کی یہ مہم جو یہودیوں کے خلاف اُنکو ختم کرنے کے لیے ہوگی بہت سے یہودیوں کے "بیابان میں بھاگ جانے" کا باعث ہوگی یہ اُن کے لیے

ایک خصوصی پناہ گاہ ہوگی جہاں وہ ''ساڑھے تین برس تک خدا کی حفاظت میں رہ کر پرورش پائیں گے'' (مکاشفہ 14:12)۔دانی ایل نبی یہودیوں کی اس محفوظ پناہ گاہ کیطرف اشارہ کرتا ہے جہاں وہ بھاگ کر محفوظ رہیں گے اس کا بیان ہے کہ مخالف مسیح ادوم موآب اور عمون کے علاوہ باقی تمام مشرق وسطی کو فتح کرلے گا (دانی ایل 41:11) یہ تمام علاقہ جات جدید اُردن میں شامل ہیں۔

یہ پناہ گاہ ملک اُردن کے اندر عظیم الشان چاروں طرف سے محفوظ وادی کا شہر ''پیترہ'' یہ شہر چوتھی تا دوسری صدی قبل از مسیح اپنی اس نوکیلی غار میں ہزاروں ہزار لوگوں کو رہائش پذیر ہونے کی گنجائش رکھتا تھا۔

بارھواں باب اس بیان پر ختم ہوتا ہے کہ اس بات سے کہ یہودی کسی پناہ گاہ میں چلے گئے وہ اسرائیل کی باقی ماندہ نسل کو بڑے غصہ سے مٹانے پر تُل جاتا ہے۔انکو جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے اور یسوع کی گواہی دینے پر قائم ہیں یہ اُن کی لیے حوالہ جو یہودی النسل اور غیر اقوام میں سے تبدیل ہو کر آنے والوں کی لیے ہے (مکاشفہ 17:12)۔

مکاشفہ باب تیرہ

تیرھواں باب ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح شیطان ایمانداروں پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے گا اس میں اس کا ایجنٹ مخالفِ مسیح جس کا ہمارے ساتھ ''حیوان'' کے طور پر تعارف کرایا گیا ہے۔ جو سمندر میں سے نکلتا ہے (مکاشفہ 1:13)۔اس جملہ سے مراد غیر قومیں ہیں (مکاشفہ 3:17) جس سے ہم اشارہ پاتے ہیں کہ مخالفِ مسیح ایک غیر قوم شخص ہوگا۔ دانی ایل نبی بھی یہ کہتے ہوئے کہ وہ ایسے لوگوں میں ہوگا جو ہیکل کو برباد کریں گے۔اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ وہ غیر قوم میں سے ہوگا (دانی ایل 26:9)۔ہیکل رومیوں نے برباد کی تھی اور ممکن ہے کہ مخالفِ مسیح ایسا شخص ہوگا جو کسی رومی کی اولاد ہو۔

دوحیوان

حیوان کو شیطان کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے (مکاشفہ 2:13) اور وہ فوراً ہی دانی ایل کی پیشنگوئی کہ موافق خدا کی نسبت کفر بننے لگتا ہے (مکاشفہ 6:13 اور دانی ایل 36:11)۔شیطان اسے اپنا اختیار بھی اپنی قدرت کے ساتھ دیدیتا ہے۔"کہ وہ مقدسوں کے ساتھ جنگ کرے"۔اور پھر اسی تسلسل کے ساتھ اسے ہر قبیلہ اور اُمت اور اہلِ زبان اور قوم پر سلطنت کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے (مکاشفہ 7:13)۔دوسرے لفظوں میں وہ تاریخِ انسانی میں پہلا عالمگیر"آمر *Dictator*"بن جاتا ہے۔جلد ہی وہ جو کچھ قائم کرے گا وہ سکندرِ اعظم، نپولین، اور ہٹلر جیسے آمروں نے قائم کرنے کا خواب تو دیکھا تاہم اسے شرمندہ تعبیر نہ کر سکے۔شیطان کے نقطہءنظر کے موافق یہ خاص بات ذہن نشین رہے کہ مخالفِ مسیح عالمگیر پرستش کا حقیقی مظہر بن جائیگا (مکاشفہ 8:13)۔

اس معاملہ میں (مکاشفہ 11:13) ہمیں ایک اور "حیوان" سے بھی متعارف کرایا گیا ہے۔"جو کہ زمین میں سے نکلتا ہے"۔جس طرح کہ سمندر سے مراد غیر قوموں میں ویسے ہی زمین سے مُراد اسرائیل ہے۔اس طرح یہ تمثیل یا نشان ظاہر کرتا ہے کہ دوسرا حیوان یہودی النسل ہوگا۔اُسے بعد میں "جھوٹا نبی" کہا گیا ہے (مکاشفہ 20:19)۔

جھوٹا نبی

یہ بے ایمان، بدکردار شخص مخالفِ مسیح کے دائیں ہاتھ کے طور پر اس کی خدمت کرتا نظر آتا ہے۔مذہبی اور سیاسی فرائض کی انجام دہی کے لیے مخالفِ مسیح کے اختیار کو استعمال کرتا ہے (مکاشفہ 12:13)۔روحانی انداز میں جھوٹا نبی ایک عالمگیر مذہب کے سردار کے طور پر خدمت کرتا ہے اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ہر کوئی مخالفِ مسیح کی پوجا کرے (مکاشفہ 12:13)۔اور زمین کے رہنے والوں کو ان نشانوں کے سبب سے جن

کے اس حیوان کے سامنے دکھانے کا اس کو اختیار دیا گیا تھا۔اس طرح گمراہ کر دیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے تلوار لگی تھی اور وہ زندہ ہو گیا اس کا بت بناؤ۔ اور اسے اس حیوان کے بت میں روح پھونکنے کا اختیار دیا گیا تا کہ وہ حیوان کا بت بولے بھی اور جتنے لوگ اس حیوان کے بُت کی پرستش نہ کریں اُن کو قتل بھی کرائے (مکاشفہ 15:14)۔

اس شیطانی مذہبی نظام میں وہ دُنیا کے سب مذاہب میں سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ جھوٹا نبی برداشت کے نام سے لوگوں کے ساتھ بحث وتمحیص سے کام لے گا کہ خدا تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں کہ خدا نے اپنے آپ کو مذاہب کے وسیلہ سے ظاہر کیا اسلام، یہودیت، مسیحت، بدھمت، ہندوازم، ارواح پرستی اور پھر نیو ایج موومنٹ۔ یہ تو صرف چند نام ہی میں نے گنے ہیں۔ وہ لوگوں کو کہے گا وہ جس بھی دیوتا سے دُعا کرنا چاہیں دُعا کر سکتے ہیں اور مخالفِ مسیح کو اپنا دیوتا اور مسیح ماننے اور ایسا کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

سیاسی طور پر جھوٹا نبی مخالفِ مسیح کے جبری نظام کو جاری کرنے کا ذمہ دار ہوگا (مکاشفہ 16:13) انسانیت سے اس کا بنیادی مطالبہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے ہاتھوں یا ماتھوں پر مخالفِ مسیح کی مہر لگوائیں اس کے بغیر کوئی خرید و فروخت نہیں کر سکے گا (مکاشفہ 13:16-17)۔ اور چونکہ کوئی بھی وفادار مسیحی یا پابند شریعت یہ نشان حاصل نہیں کرے گا اس نکتہ پر تمام مسیحی و یہودی مجرم گردانے جائیں گے اور انہیں قانوناً مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ انہیں دیہاتوں یا خفیہ جگہوں میں چھپنا پڑے گا یعنی زیرِ زمین جانا ہوگا۔ انہیں جانوروں کیطرح ڈھونڈا جائیگا اور اُن کی اکثریت کو تہہ تیغ کر دیا جائیگا۔ سب کے سب نہیں تاہم اکثر یہ خدا کے لوگوں یعنی وفادار ایمانداروں کے لیے ایک غیر متواذی ظلم وستم کا خوفناک وقت ہوگا۔

جھوٹی تثلیث

جونہی ہم مصیبت کے دوسرے نصف حصہ پر نگاہ ڈالتے ہیں زمین ایک شیطانی تثلیث کی لعنت سے لعنتی ہو جاتی ہے جھوٹا خُدا شیطان جسے زمین پر پھینک دیا گیا اور اب وہ آسمانی مقاموں میں نہیں جا سکتا۔ مخالفِ مسیح جھوٹا مسیحا جو دُنیا سے پوجا کا مطالبہ کرتا ہے اور جھوٹا نبی جھوٹا رُوح القدس ہونے کا دعویدار بن جاتا ہے جس کی یہ زمہ داری ہے کہ لوگوں کو قائل کرے کہ وہ مخالفِ مسیح کے وفادار بن جائیں۔

ان تمام باتوں کے باعث کوئی حیرانگی کی بات نہیں کہ زمین ایک شرابی اور نشئی کے طرح آگے پیچھے ڈولتی نہ پھرے اور ''وہ متوالے کی طرح ڈگمگائے گی اور جھونپڑی کی طرح آگے پیچھے سرکائی جائیگی'' (یسعیاہ 20:24)۔ یہ شیطانی تثلیث شدید دہشت گردی کا سبب بنے گی کہ ''زمین بالکل خالی کی جائے گی اور بہ شدت غارت ہوگی'' (یسع 3:24)۔ یسوع نے اس خوفناک و دہشتناک گھڑی کی یوں پیشنگوئی کی ہے: ''اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا'' (متی 22:24)۔

مکاشفہ چودھواں باب

چونکہ تیرہ باب کے اختتام پر حالت اس قدر خوفناک ہے لہٰذا چودھواں باب پھر ایک مداخلت کار حصہ کو پیش کرتا ہے یہ خاموش حصہ کلام اس لیے پیش کیا جاتا ہے تا کہ قاری کو حوصلہ دیا جائے۔ اس کی ہمت افزائی کی جائے کہ جو کچھ تیرھویں میں ہوا اس بناء پر ہمیں آخری زمانہ کی تصویر دکھائی گئی ہے کہ بالآخر ہم ہی فتح مند ہونگے پہلے تو ہمیں یسوع کو جو کوہِ صیہون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اُس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جنکے ماتھے پر اس کا اور اُس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے (مکاشفہ 1:14)۔ اس منظر سے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ مصیبت کے اختتام پر یسوع مسیح فتح مندی سے زمین پر لوٹ آئے گا اور ایک لاکھ

چوالیس ہزار یہودی آخر تک محفوظ رکھے جائیں گے۔

فرشتوں کا جلوس

چودھویں باب کا باقی حصہ ہمارے سامنے مصیبت کے دور کے تمام معلومات و مناظر کو سیر بین کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں سے اُڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہلِ زبان کو سنانے کے لیے ابدی خوشخبری تھی'' (مکاشفہ 6:14)۔ کیا یہ ایک حیران کن بات نہیں۔ خُدا کس قدر بھلا ہے حتٰی کہ جب انسان اُس پر ناشکرے پن کا اظہار کرنے اور اس کو کوسنے دے رہے ہوں تو وہ پھر بھی اپنے صبر و تحمل اور مہربانی اور رحم کے باعث اپنے فرشتے کو خوشخبری کی منادی کرنے کے لیے بھیجتا ہے کہ اپنے غضب کو ان پر نازل کرنے سے پیشتر زمین پر رہنے والی ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کر دے۔ آخری غضب کے نزول سے پہلے وہ روئے زمین کی ہر ایک مخلوق کے سامنے اپنے فرشتہ کی معرفت نجات کی خوشخبری کی منادی کروا دیتا ہے کیا آپ کو یاد ہے کہ یسوع نے متی چوبیسویں باب میں کیا فرمایا تھا۔ ''اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لیے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا'' (متی 14:24)۔

جی ہاں یہ اس پیشنگوئی کی تکمیل ہی تو ہے جو اُس بڑی مصیبت کے اختتام پر پوری ہوگی۔ پھر اس کے بعد ایک اور دوسرا فرشتہ یہ کہتا ہوا آیا کہ گر پڑا وہ بڑا شہر بابل (مخالفِ مسیح کی آخری زمانہ کی سلطنت) گر پڑا جس نے اپنی حرام کاری کی غضبناک مے تمام قوموں کو پلائی ہے۔ بابل میں سے نکل جانے کے لیے اس آگاہی کا اطلاق ہر ایک مخلوق پر ہوتا ہے اس پیغام کو اٹھارویں باب کی چوتھی آیت میں صاف طور پر عیاں کر دیا گیا ہے جہاں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ''پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو کہتے ہوئے سنا کہ اے میری اُمت کے

لوگو! اُس میں سے نکل آؤ تا کہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اُس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آئے'' (4:18)۔ پھر تیسرے فرشتہ کو بھی لوگوں کو آگاہ کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ ملاحظہ ہو۔

''پھر ان کے بعد ایک اور تیسرے فرشتہ نے آکر بڑی آواز سے کہا کہ جو کوئی اُس حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اس کی چھاپ لے لے۔ وہ خدا کے قہر کی اُس خالص مے کو پئے گا جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہوگا (مکاشفہ 14:9-10)۔

یہ باب یسوع مسیح کی آمدِ ثانی سے پیشتر ہی ایک اور منظر کو پیش کرتے ہوئے اختتام کو پہنچ جاتا ہے (مکاشفہ 14:14-20)۔ جونہی وہ بادلوں پر سوار ہوکر آتا ہے تو وہ اپنی تیز درانتی زمین پر ڈال دیتا ہے۔ اور زمین کی فصل کٹ جاتی ہے اور اُس کے دانوں کو بھوسے الگ کر دیتا۔ اور گنہگاروں کو حوض میں ڈال دیتا ہے (مکاشفہ 14:19)۔ خدا کے قہر کے بڑے حوض میں ڈالدیا (مکاشفہ 14:19)۔

مکاشفہ پندرہ اور سولہ باب

اس بات کا یقین دلاتے ہوئے کہ یسوع اور اس کے مقدسین فتح مند ہوں گے اب خدا کے غضب کے آخری نزول کی طرف بڑھیں اور دیکھیں گے غضبِ الٰہی کیونکر اُن پر نازل ہوگا جو اُس کی بخشش کو جو مسیح یسوع میں ہے۔ اُس کو رد کرتے ہیں پندرھویں باب میں مصیبت کے آخری اور حتمی مرحلہ کو یہ بیان کرتے ہوئے وقف کر دیا جاتا ہے کہ عدالتوں کے سلسلہ کے ساتھ۔ ''خدا کے غضب کو ختم کر دیا جاتا ہے'' (مکاشفہ 15:1)۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ مصیبت کا کل دورانیہ خدا کے غضب کا انڈیلا جانا ہے۔

اور جو کچھ ہمیں (رومیوں 9:5) میں بتایا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے مخلصی پائے ہوئے لوگ غضبِ الٰہی سے ضرور بچیں گے۔ بالکل اسی طرح (1 تھسل 10:1) میں یوں ہی بتایا گیا ہے۔ یسوع ہمیں خُدا کے غضب سے بچانے کے لیے واپس آ رہا ہے۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ''کلیسیاء'' مصیبت کے شروع ہونے سے پیشتر ہی دُنیا میں سے اُٹھالی جائیگی۔

آخری نغمہ / گیت

جس طرح کے عدالت کے سلسلہ میں خدا کا غضب اُنڈیلا جائیگا۔ تو پندرہ باب میں ایک ایسی تصویر دکھائی گئی کہ خدا کے تخت کے سامنے ایک بہت بڑی بھیڑ کھڑی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ بائبل کا آخری گیت ہے۔ ''اور جو اس حیوان اور اس کے بُت اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے۔۔۔۔ خدا کی بربطیں لیے کھڑے ہوئے۔ اے خداوند خدا قادرِ مطلق تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں۔ اے ازلی بادشاہ! تیری راہیں راست اور درست ہیں اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈریگا اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا۔ کیونکہ صرف تو ہی قدوس ہے اور سب قومیں آ کر تیرے سامنے سجدہ کرینگی کیونکہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہو گئے ہیں''۔

کیا ہی گیت ہے جو خدا کی قدرت، پاکیزگی، قدوسیت اور انصاف و راستبازی کا اعلان کرتا ہے۔ یہ ہماری یقین دہانی کے لیے ہے کہ زمین پر خداوند کی بادشاہی قائم کی جائے گی اور تمام قومیں اس کی مطیع ہوں گی یہ گیت خدا کے آخری غضب کے لیے عظیم اور شاہانہ نغمہء موسیقی ہوگا۔

عدالت کے پیالے

سولہویں باب کی اندر غضب کا آخری بار یعنی غضب انڈیلنے کا آخری مرحلہ نظر آتا

ہے۔ جسے بڑی تیزی کے ساتھ انڈیل دیا جاتا ہے۔ اِن غضب کی عدالتوں کے وقوع میں آنے کا دورانیہ غالباً ایک ماہ سے زیادہ نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو پہلا مرحلہ بُرا اور تکلیف دینے والا، ناسور پیدا ہوا ان آدمیوں کو یہ دُکھ لگا جنہوں نے مخالفِ مسیح کی پوجا کی تھی (مکاشفہ 2:16)۔ یہ اس سے پیشتر جو نیوکلئیر جنگ ہوئی اس کے نتیجہ میں ناسوروں کی وبا پھیلے گی۔ دوسری اور تیسری عدالت یعنی دوسرے اور تیسرے پیالوں کا انڈیلا جانا اس سے پانی خون ہو گئے اور پانی آلودگی سے بھر گئے (مکاشفہ 3:16-4) اس کا مطلب یہ ہوا خشکی اور تری میں سب پانی آلودہ ہو گئے اور پینے کے لیے کہیں بھی صاف پانی میسر نہ آئے گا۔

اور چوتھے پیالے کے اُنڈیلنے سے سورج نے آدمیوں کو جھُلسا دیا تو آدمیوں نے خدا کے نام کی بابت کفر بکا (مکاشفہ 8:16-9)۔ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر جانکنی کی حالت میں سے وہ لوگ گزریں گے۔

پانچویں پیالے کے انڈیلنے سے مخالفِ مسیح کے علاقہ کے اندر بھیانک تاریکی چھا جائے گی۔ اور یہ ایریا غالباً یوروپ کا ایریا ہی ہوگا (مکاشفہ 10:16) چھٹا پیالہ انڈیلا جائے گا کہ دریائے فرات کا پانی سوکھ جائے گا جس سے مشرق کی فوجیں آسانی سے اسے عبور کر کے ہرمجدون کی وادی میں پہنچیں گی (مکاشفہ 12:16)۔

بغاوت کا تسلسل

باب کا باقی حصہ مخالفِ مسیح کی بادشاہی کی بربادی کو بیان کرتا ہے (مکاشفہ 17:16-21) یہ مصیبت کے اختتام کی تصویرکشی ہے جب کہ بہت بڑا بھونچال آئیگا۔ جس کا ذکر پہلے ہی (مکاشفہ 12:6-17) ہو چکا ہے۔ مخالفِ مسیح کا دارالسلطنت تباہ و برباد کر دیا جائیگا (مکاشفہ 19:16)۔ لوگ اولوں کے طوفان سے مریں گے کیونکہ آسمان سے مَن مَن بھر کر بڑے بڑے اَولے گریں گے اور اس آفت کے باعث لوگوں نے خدا کی نسبت کفر

بکا(مکاشفہ 21:16)۔

المیہ یہ ہے کہ ایک دفعہ یہ بات ہوگئی کہ لوگ توبہ کیطرف مائل ہوں یہ توتوبہ کرنا ہی نہیں چاہتے۔اُن کے دل اس قدر سخت ہو گئے ہے۔کہ وہ اپنی قوت کو کفر بکنے ہی پر سرف کرنے پر تُلے ہوئے ہیں(مکاشفہ 6:11-21)۔

مکاشفہ باب سترہ

سترھویں باب میں ایک کسبی کا مکروہ منظر دکھایا جاتا ہے یہ کسبی ایک قرمزی رنگ کے حیوان پر سوار ہے(مکاشفہ 1:17-3) پاک صحائف کے اندر عورت کو مذہبی نظام وسسٹم کی دلیل ونشان کے طور پر جانا جاتا ہے اور یہاں بھی معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔یہ کسبی ایک مرتد اور ناپاک کلیسیاء کی نمائندہ ہے۔جو کہ مصیبت کے پہلے نصف حصہ میں مذہب منظر نامہ پر چھایا رہے گا۔کلیسیاء مرتد پروٹسٹنٹ اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں سمیت مخالفِ مسیح کے ساتھ متحد ہوکر اُسکی مدد کریں گی۔اس کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ اسے مقدسوں کا خون ''اور یسوع کے شہیدوں کا خون پینے سے متوالا دیکھا'' (مکاشفہ 6:17)۔کیونکہ یہ تمام ایمانداروں کو جو اس کے ساتھ متفق ہوکر تعاون نہیں کریں گے اُن سب کو ستائے گی اور اُن پر ظلم وستم برپا کرے گی۔اس کی مرضی یہ ہوگی کہ ایماندار(حقیقی) اُس کی طرح سچائی کو ترک کرکے اس کے ساتھ مل جائیں جس طرح تواریخی انداز میں اس نے کیا تھا۔

ایک ارتداد

یہ کلیسیاء حالیہ سالوں کے اندر بھی متحرک رہی یہ اس کی اس تیاری کا حصہ تھا۔جس کا مصیبت کے پہلے نصف میں ظہور ہوگا۔پوپ جان پال دوئم نے 1986ء میں مذاہب عالم کے رہنماؤں کو اس کے ساتھ مل کر دُنیا میں امن کی خاطر دُعا کرنے کی دعوت دی ایک سو ساٹھ 160 رہنما اسیسی اٹلی میں اکٹھے ہوئے جن میں دلائی لامہ بھی شامل تھا جو اپنے آپ کو

دیوتا گردانتا ہے۔ پوپ کے کہنے پر ان سب نے اپنے اپنے عقیدہ کے موافق اپنے اپنے خدا یا دیوتا سے دُعا کی تو کیا پوپ درحقیقت اُن (نمائندوں) کے خداؤں پر ایمان رکھتا ہے؟۔ یا پوپ یقین رکھتا تھا کہ تمام نمائندگان ایک ہی خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اس ایک ہی خدا سے دُعا گو ہیں کہ وہ مختلف ناموں سے کہلانے والا خدا ایک ہی خُدا ہے؟۔

2000ء میں پوپ نے اور ہنگامہ کرتے ہوئے پانیوں کو گدلا کیا جب اس نے سینٹ پیٹر سکوائر میں تیس ہزار 30000 زائرین سے خطاب کیا۔ اس نے اپنے سامعین کو بتایا کہ ''سب راستبازی کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے افراد بھلے وہ یسوع مسیح اور رومن کاتھولک کلیسیاء پر ایمان نہ رکھتے ہوں نجات پا جائیں گے''۔

پوپ نے مزید کہا۔ انجیل ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ جو کوئی ''مبارک بادیوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے وہ خدا کی بادشاہی میں داخل ہو جائے گا''۔ آخر میں پوپ نے اس سب کچھ کے نتیجہ میں کہا نجات حاصل کرنے کے لیے صرف ایک ''سنجیدہ دِل'' کی ضرورت ہے۔

کلیسیاء کی تباہی

یاد رہے کہ کسبی کو مخالفِ مسیح کی پشت پر سوار دکھایا گیا ہے (مکاشفہ 3:17)۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ کلیسیاء ایک حماقت بن کر رہ گئی ہے مخالفِ مسیح اسے عالمگیر بادشاہی قائم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے کہ وہ اس اَمر میں اُس کی مدد معاون ہو۔

لیکن اب تو وہ کلیسیاء ایک خصوصی اور غیر معمولی قوت کی حامل ہوگئی ہے یہ جانتے ہوئے مخالفِ مسیح اس کے خلاف ہو کر اسے تباہ کر دیتا ہے (مکاشفہ 16:17)۔ اس کی جگہ وہ ایک عالمگیر مذہب کو قائم کر دیتا ہے اور جھوٹے نبی کو اس لیے ایک ہی عالمگیر مذہب کا سردار بنا دیتا ہے۔

مکاشفہ اٹھارہ باب

اٹھارویں باب میں مخالفِ مسیح کے تمام سسٹم یعنی سیاسی، اقتصادی اور سماجی نظام اور مخالفِ مسیح کی بادشاہی کی تباہی و بربادی کو دکھایا گیا ہے۔

بابل کی تباہی

بابل کی تباہی ایک دن کے ایک گھنٹے میں فوراً وقوع میں آئے گی اور مکمل طور پر وجود میں آئے گی یعنی فوری اور مکمل تباہی دفعتاً واقع ہوگی (مکاشفہ 10:18)۔لیکن پھر تباہی پھیرنے سے پیشتر خدا کی نرمی اور رحم اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے ایک اور فرشتہ کو آگاہی کی غرض سے بھیجا۔''فرشتہ نے بڑی آواز سے چلا کہا کر گر پڑا۔ بڑا شہر بابل گر پڑا اور شیطان کا مسکن اور ہرناپاک روح کا اڈا اور ہرناپاک اور مکروہ پرندہ کا اڈا ہوگیا'' (مکاشفہ 2:18)۔

پھر لوگوں کو آگاہ کرتا ہے۔''اے میری اُمت کے لوگوں! اُس میں سے نکل آوٗ'' (مکاشفہ 4:18)۔

ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مخالفِ مسیح کی بادشاہی کے گناہ انبار در انبار ہیں یہاں تک کہ'' اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اس کی بدکاریاں خدا کو یاد آ گئی ہیں'' (مکاشفہ 5:18)۔

چونکہ مخالفِ مسیح کا شہر دارالخلافہ اور اس کی سلطنت خدا کیطرف سے یک لخت برباد کر دیئے گئے ایک ہی دِن میں اس پر آفتیں آئینگی یعنی موت کا غم اور کال اور اُسے آگ میں جلا کر خاک کر دیا جائیگا (مکاشفہ 8:18)۔دُنیا کے سیاسی لیڈر، سوداگر اور باربرداری کے ماہرین مایوسی میں روئیں گے اور ماتم و گریہ زاری کریں گے اس لیے کہ اُن کی آنکھوں کے سامنے مال و دولت تباہ و برباد ہوگئی۔گھڑی ہی بھر میں اُس کی اتنی بڑی دولت برباد ہوگئی

اور سب ناخدا اور جہاز کے سب مسافر اور ملاح اور وہ سب جو سمندر کا کام کرتے ہیں سب روئیں گے چلائیں گے اور کہیں گے کونسا شہر اِس بڑے شہر کی مانند ہے اور اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اور روتے ہوئے اور ماتم کرتے ہوئے چلا چلا کر کہیں گے افسوس! افسوس! وہ بڑا شہر گھڑی ہی بھر میں اُجڑ گیا (18:9,11,17 اور 19)۔

امریکہ کہاں ہے؟

بہت سے مفسرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ امریکہ اٹھارہویں باب کا بابل ہے۔ یہ نظریہ سوویت یونین کے زوال اور خاتمہ کے بعد سے یہ ہر دلعزیز ہوا کیونکہ اس کے بعد امریکہ بھی دُنیا کی واحد سپر پاور ہے۔ میں اس تفسیر کو قابلِ قبول نہیں مانتا کیونکہ اٹھارہویں باب کا مرکزِ نگاہ صرف اور صرف مخالفِ مسیح کی سلطنت ہے اور دانی ایل نبی نے اس بات کو واضح طور پر بیان کیا ہے کہ مخالفِ مسیح کی سلطنت کا مرکز یوروپ میں ہوگا اور یہ اس طرح ہوگا کہ گویا مخالفِ مسیح کی سلطنت پرانی رومی سلطنت کی نمائندگی کرے گی یعنی وہ پھر سے زندہ ہو جائے گی۔

علاوہ ازیں اس بات کو ذہن مین رکھنا چاہیے کہ چاہے یو۔ ایس۔ اے آج واحد سُپر پاور تو ہے تاہم اس کی یہ حالت یورپی یونین کی مضبوطی کی وجہ سے مدہم پڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ صعودِ کلیسیاء *Rapture* کے بعد امریکہ تباہ و برباد ہو جائیگا امریکہ کسی بھی دیگر قوم کی نسبت اس امر کا متقاضی ہے کیونکہ امریکہ کے اندر نئی پیدائش کے حامل لوگ کلیدی عہدوں پر فائز ہیں یعنی سیاسی اور اقتصادی عہدوں کو دُنیا میں کبھی بھی دیگر قوم کی نسبت امریکہ میں نئے سرے سے پیدا شدہ لوگ حکومتی عہدوں پر فائز ہیں دوسرے لفظوں میں مصیبت کے دورانیہ کے اختتام پر امریکہ سپر پاور نہیں ہوگا۔

مکاشفہ اُنیس باب

مصیبت کے اختتام کے وقت آسمان پر کا منظر زمینی منظر سے بالکل مختلف ہوگا۔ جبکہ زمین پر جہنم اپنا منہ پسادرہا ہوگا اور لوگ روتے اور ماتم کرتے ہوں گے مگر آسمان خوشی منا رہا ہوگا۔

آسمانی ہیلیلو یاہ

آسمانی لشکر بلند آواز سے کہہ رہا ہے ''ہیلیلو یاہ'' جونہی انیسواں باب شروع ہوتا ہے۔تو اسی جگہ پرانے عہد نامہ میں درج یہ حمد وتعریف کی اصطلاح کا ذکر درج ہے۔اور اس باب کی پہلی چھ آیات میں ہیلیلو یاہ کی صدا بار بار اور مسلسل سنائی دیتی ہے۔

آسمان میں ہر شخص کیوں خوشی منا رہا ہے؟ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں پہلی وجہ دوسری آیت میں بتائی گئی ہے کہ خدا نے مخالفِ مسیح کی بادشاہی کو تباہ کر کے اپنے بندوں مسیحی شہیدوں کے خون کا بدلہ لیا۔

ہیلیلو یاہ کے نعرہ کی دوسری وجہ مقدسوں کی عدالت کی تکمیل ہے اور کہ وہ یسوع کے ساتھ اتحاد کی خوشی وضیافت میں شریک ہونے والے ہیں (مسیح کی دلہن کے طور پر)۔یہ ایک ایسی بڑی عظیم اور شاندار ضیافت ہوگی جو دُنیا میں کبھی نہیں ہو پائی۔

''دلہن کے لباس'' پر غور سے توجہ دیں۔کس طرح اسے آراستہ و پیراستہ کیا جا رہا ہے۔''آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اس کی تمجید کریں۔اس لیے کے برہ کی شادی آ پہنچی اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔اور اس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مُراد ہیں'' (مکاشفہ 19:7-8)۔اُن کی خوشی منانے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اب یسوع کے جلال اور قدرت کے ساتھ زمین پر واپس لوٹنے کا وقت آ گیا ہے۔

یسوع کی آمدِ ثانی

گیارہویں آیت میں خداوند کی زمین پر واپسی کا بیان کا آغاز ہوتا ہے۔ مسیح کی زمین پر واپسی کا بیان آسمان میں برہ کی شادی کی ضیافت کے فوراً ہی بعد شروع ہوتا ہے۔ یوحنا رسول آسمان کو کھُلا ہوا دیکھتا ہے۔ اور یوحنا رسول کا بیان ملاحظہ فرمائیں۔ ''پھر میں نے آسمان کو کھُلا ہوا دیکھا اور یہ دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے''۔ وہ دیکھتا ہے کہ سفید گھوڑے پر سوار آسمان سے اُترتا ہے وہ اکیلا ہی زمین پر نہیں آ رہا ہے چودھویں آیت کو پڑھیئے اور دیکھیئے۔ ''اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں''۔

یہ فرشتے نہیں ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اس باب کی آٹھویں آیت میں آیا ہے۔ یہ لوگ مسیح کی دُلہن ہیں۔ ''الکلیسیاء'' مصیبت سے پہلے کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھایا جانے کا یہ مضبوط اور حتمی ثبوت ہے۔ اس لیے کہ مصیبت کے اختتام پر کلیسیاء کو یسوع کے ساتھ آسمان میں صفائی کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور اب وہاں سے یسوع کے ساتھ زمین پر آ رہی ہے۔

یسوع کی واپسی کی تصویر کشی یوں کی جاتی ہے کہ وہ ''**بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا**'' ہے۔ (مکاشفہ 16:19) اب اس وقت وہ ایک بادشاہ تو نہیں ہے۔ اس وقت وہ آسمان میں ہمارا سردار کاہن ہے وہ خدا کے تخت کے سامنے ہمارا درمیانی ہے (عبرانیوں 1:8)۔ لیکن جب وہ واپس آتا ہے تو وہ **بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خدا** کی قدرت وجلال میں آ رہا ہے۔ اس کی آمد کا بنیادی مقصد تو گیارہویں آیت میں بتایا گیا ہے کہ وہ خدا کے دشمنوں کے خلاف ''جنگ اور اُن کا انصاف'' کرنے کے لیے آ رہا

ہے۔ پندرھویں آیت میں یہ کہا گیا کہ قوموں کو مارنے کے لیے اس کے منُہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا(مکاشفہ 15:19)۔

مخالفِ مسیح کی شکست

اُنیسواں باب اس جنگ کے ساتھ اختتام کو پہنچتا ہے جس کو لوگ عموماً مجدون کی جنگ کا نام دیتے ہیں۔ملاحظہ ہو آیات 17 تا 21 میں خداوند کے ہاتھوں مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کو جو دانی ایل گیارہ باب اور مکاشفہ سولہ باب کے مطابق ہر مجدون کی وادی میں جمع تھیں خداوند یسوع کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوتے ہیں لیکن اصل میں تو وہاں کوئی جنگ نہیں ہوتی یسوع لڑائی کے لیے کوئی فوج نہیں بھیجتا ذکریاہ 12:14 اس بات کو صاف کر دیتی ہے یسوع صرف ایک لفظ بولتے ہیں جس کے نتیجہ میں ایک آفاقی وبا پھیل کر مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔رُوح القدس پولوس رسول کے وسیلہ۔2۔تھسل 8:2 آیت اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ مخالفِ مسیح کو خداوند یسوع مسیح اپنے ’’منہ کی پھونک کے وسیلہ سے ہلاک کر دیگا‘‘۔

زکریاہ کے صحیفہ میں لکھا ہے کہ ’’خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قومون پر یہ عذاب نازل کریگا کہ کھڑے کھڑے اُنکا گوشت سوکھ جائیگا اور اُن کی آنکھیں چشم خانوں مین گل جائینگی اور اُن کی زبان اُن کے مُنہ میں سَڑ جائیگی‘‘(زکریاہ 12:14)۔اُن کی ہڈیاں پڑی رہ جائینگی اور اسقدر خون بہے گا کہ گھوڑوں ی لگاموں تک پہنچے گا۔جو دوسو 200 میل تک بہتا جائیگا۔اس خوفناک اور دہشتناک قتلِ عام کو ’’خدا کی بڑی ضیافت‘‘ کا نام دیا گیا ہے(مکاشتہ 17:19)۔اِن دونوں ضیافتوں میں کتنا بڑا فرق ہے آسمان میں خوبصورت برہ کی شادی ضیافت(دعوتِ ولیمہ)اور زمین پر۔خُدا کی بڑی ضیافت اس اندوھتناک قتل و غارت کو کہا گیا جو مخالفِ مسیح اور اس کی فوجوں کا خداوند کے منہ کی پھونک

کے باعث وقوع میں آئیگی یہ ضیافت گِدھوں اور پرندوں کے لیے ہوگی۔

تاہم ایک نہایت ہی اہم سوال یہ ہے کہ ان دونوں ضیافتوں میں کونسی ضیافت میں آپ شامل ہونا پسند کریں گے؟ کیا آپ کو آسمان میں ہونے والی برہ کی شادی کی ضیافت (دعوتِ ولیمہ) میں دعوت ملنے والی ہے؟ یا پھر آپ ''خدا کی بڑی ضیافت'' کا سامان بننے والے ہیں جو گِدھوں کے لیے زمین پر منعقد ہونی والی ہے۔ آسمانی یا زمینی ضیافت مقدسین کے لیے یا ضیافت گِدھوں کے لیے گِدھوں کی ضیافت کا سامان مخالفِ مسیح اور اُس کی فوجیں تو پھر کونسی ضیافت میں آپ شریک ہونگے؟۔

فیصلہ آپکا ہے۔ ایک ضیافت میں آپ معزز مہمان ہوں گے اور دوسری میں آپ ضیافت کی خوراک ہوں گے۔ فیصلہ کا دارومدار یسوع پر ایمان لانا یا نہ لانا ہے۔

مکاشفہ بیس باب

جیسے ہی بیسواں باب کھُلتا ہے نظر آتا ہے کہ یسوع زمین پر اپنی سلطنت کو شروع کرنے والا ہے تاہم اس کے کاروبار کا آخری مرحلہ ابھی باقی جسے اُسے طے کرنا ضروری ہے۔ اس نے مخالفِ مسیح اور جھوٹے نبی کا قلع قمع کر دیا ہے اُس نے انہیں اُن کی فوجوں سمیت شکست فاش دیکر اُنہیں ''آگ کی جھیل'' جو جہنم ہے اس میں پھینک دیا ہے جہاں وہ ابدالآباد عذاب میں مبتلا رہیں گے (مکاشفہ 20:19)۔ لیکن تا حال ایک آخری باغی ابھی باقی ہے اور وہ آخری باغی شیطان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ بیسویں باب میں خداوند کا پہلا کام شیطان کو باندھ کر اسے اتھاہ گڑھے میں بند کرنا ہے۔ جہاں وہ اگلے ہزار سال کے لیے بند رہے گا (مکاشفہ 20:1-3) اس ہزار سال میں شیطان اور اس کی شیطانی قومیں اور اس کے ایجنٹ قوموں کو گمراہ نہ کریں گے انہیں اِس امر کی کوئی اجازت نہ ہوگی کہ وہ زمین کے رہنے والوں کو تنگ یا گمراہ کریں۔

یسوع کے ساتھ بادشاہی کرنا

اس باب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نجات پائے مقدس لوگ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے (مکاشفہ 4:20)۔اس بادشاہی کی یہاں تفصیلات نہیں بتائی گئی لیکن آپ کو اس بادشاہی کی تفصیلات پرانے عہد نامہ خصوصاً یسعیاہ کی کتاب میں پھر ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یسوع ''لوہے کے عصا'' کے ساتھ حکومت کریگا (مکاشفہ 5:12, 15:19 اور زبور9:2)اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کچھ لوگ اس کے ساتھ حکمرانی کریں گے خاص کر وہ عدالت جن کے سپرد کی جارہی تھی (مکاشفہ 4:20)۔

مخصوص طور پر کون لوگ یسوع کے ساتھ حکومت کریں گے؟ دانی ایل ساتویں باب کے مطابق پرانے عہد نامہ کے مقدسین اس گروپ میں شامل ہوں گے۔ ''مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مُقدس لوگوں کو بخشی جائیگی''۔

لیکن حق تعالیٰ کے مُقدس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ہاں ابدالآباد تک اس سلطنت کے مالک رہیں گے۔ ''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی'' (دانی ایل 18:7-27)۔ رسول بھی اس میں شامل ہوں گے۔متی 28:19 میں یسوع نے اپنے رسولوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا ملاحظہ ہو۔ یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ''جب ابنِ آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لیے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے''۔ہم میں سے وہ جو کلیسیائی دور (زمانہ) کے اندر مقدس ہونے کے لیے بلائے گئے یقیناً اُس میں شامل ہوں گے۔ یہ وعدہ نئے عہد نامہ میں کئی ایک مقامات میں درج کیا گیا ہے (2 تیم 12:2 مکاشفہ 26:2 مکاشفہ 21:3 اور 10-9:5)۔آخر میں وہ بھی جو بڑی مصیبت میں یسوع کی گواہی کے باعث شہید ہوئے

اس بادشاہی میں یعنی سلطنت کرنے میں شامل ہوں گے(مکاشفہ 4:20)۔

ہم اس بادشاہی میں کریں گے کیا؟ تو سُنیئے ہم میں سے بعض منتظم ہوں گے جو رئیس بلدیہ کے طور پر کام کریں گے بعض گورنر اور بادشاہ ہوں گے یسوع نے ایک تمثیل میں اس بات کو صاف صاف بیان کیا ہے کہ حکومتی اختیار کی درجہ بندی اس زندگی میں ایمانداروں کی وفاداری کی بنیاد پر کی جائیگی اور اِسی لحاظ سے ایمانداروں کو اختیارات سونپے جائیں گے (لوقا 19:11-27)۔ہم میں سے دیگر مُنصِفوں کے طور پر کام کریں گے۔ہم میں سے بہت سے بطور استاد بھی خدمت سرانجام دیں گے جی ہاں ہم عالمگیر سطح پر تعلیمی نظام کو مہیا کریں گے۔

علاوہ ازیں ہم میں سے بعض ''خدا کے کاہن'' اور ''پاسبان'' ہونگے (یرمیاہ 15:3 مکاشفہ 6:20)۔ یہ پھر ہماری زمہ داری ہوگی کہ ہزار سالہ بادشاہی کے دوران پیدا ہونے والے ہر فرد کو یسوع مسیح میں نجات بخش ایمان کے وسیلہ نجات کا حصول تک لائیں۔

ہم میں سے کوئی بھی مُقنن نہیں ہوگا کیونکہ دنیوی طرز کا وہاں کوئی بھی قانون ساز ادارہ نہیں ہوگا دُنیا کا نظامِ حکومت ''الٰہی نظامِ حکومت'' ہوگا یسوع دونوں طرح سے یعنی روحانی اور حکومتی لیڈر رہوگا۔کاہن اور بادشاہ دونوں عہدے اسی میں متصل ہوں گے(زکریاہ 13-12:6)۔

ہم یسوع المسیح کے عطا کردہ قوانین سکھائیں گے اور انہیں نافذ بھی کریں گے (یسعیاہ 2:1-4)۔

ہزار سالہ(دور) کی آبادی

مخلصی پائے ہوئے مقدسین کِن لوگوں پر حکومت کریں گے؟ (بادشاہی کریں

گے) یہ ہزار سالہ دور کے اندر مخلوقات و آبادی کہاں سے آئیگی؟ جو لوگ اُس ہزار سالہ دور میں داخل ہونے کی اجازت پانے والے لوگ یہودی اور غیر اقوام میں سے ہوں گے تاہم اُن کی تعداد بہت کم ہوگی یہ ایسے لوگ ہوں گے جو مصیبت کے آخر تک زندہ رہیں گے اور کہ جنہوں نے یسوع المسیح کو اپنا خداوند اور مُنجی قبول کر لیا ہوگا ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یسوع آسمان سے واپس آکر زمین کے زندوں کی فوراً عدالت کرے گا۔ یہودیوں کی عدالت کا ذکر (حزقی 20:34-38) غیر قوموں کی عدالت کا ذکر (متی 25:31-46) میں موجود ہے جنہوں نے یسوع المسیح کو خداوند اور نجات دہندہ قبول نہ کیا ہوگا اُن کو موت کے حوالے کر دیا جائے گا (لوقا 17:37)۔

مخلصی پائے لوگ جلالی بدنوں میں خوشی منائیں گے بالکل ویسے ہی بدن میں جس طرح کا بدن یسوع کا ہے۔ جسطرح اپنے جی اُٹھنے کے بعد وہ اپنے شاگردوں میں گھل مل گیا حالانکہ وہ تو جلالی بدن میں اور اس کے شاگرد اپنے گوشت پوست کے حامل بدنوں میں تھے اس طرح ہم جلالی بدنوں کے حامل گوشت بوست کے حامل بدنوں کے انسانوں پر حکومت کریں گے۔

یسوع اپنے جلالی بدن کے ساتھ یروشلم سے دُنیا پر بطور بادشاہ سلطنت کرے گا۔ پرانے عہد نامہ میں بتایا گیا ہے کہ داوٗد اپنے جلالی بدن میں اسرائیل پر حکمران ہوگا (حزقی ایل 34:24)۔ اور جسطرح میں نے پیشتر ذکر کیا ہے کہ ہم میں سے بعض منتظم اور بعض منصف ہوں گے۔ ہم میں اکثر اُستاد ہوں گے ہم تمام دُنیا میں بکھر کر جسمانی بدنوں کے حامل افراد پر حکومت کریں گے۔

یسعیاہ کی کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عمریں پھر سے اس قدر طویل ہو جائیں گی جتنی کہ باغِ عدن میں زوال کے بعد ہوا کرتی تھیں۔ اور وہ عمریں ایک ہزار سال تک تو تھیں (یسعیاہ 65:17-20)۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہزار سالہ بادشاہی کے دورانیہ میں داخل

ہونے والے لوگ بادشاہی کے مکمل دور تک زندہ رہیں گے کیونکہ موت کو کم اور زندگی کو بڑھا دیا جائیگا زمین پھر سے معمور ہوجائے گی بادشاہی کے اختتام پر دُنیا کی آبادی اِسقدر ہوجائے گی کہ اس سے پہلے کبھی بھی نہ ہوئی تھی اور مخلصی شدہ لوگوں کی ذمہ داری ہوگی کہ ان سب کو یسوع پر ایمان لانے اور نجات پانے کی تعلیم دیں۔

انسان کی فطرت

آپکا یہ خیال ہوگا کہ وہ یسوع کو قبول کرلیں گے۔ کیونکہ بالآخر تو انہوں نے اسے اُس کے جلال میں دیکھا اور انہوں نے اسے دورِ سلطنت کی پہلی برکات کا تجربہ حاصل کیا۔ تاہم اِس دُنیا میں بھی رہ کر انہیں پیار و محبت اور شفا اور خوراک دیتا رہا۔ اس کا جواب انہوں نے اسے صلیب پر کیلوں سے جڑ کر دیا۔ انسان کا دِل اس کے ہزار سالہ بادشاہی کے زمانہ میں بھی ویسے کا ویسا رہا اس میں کچھ فرق نہ آیا گناہ کچھ کم ہوگا اس کی وجہ یہ کہ شیطان اور اس کی شیطانی فوجیں باندھ دی گئیں لیکن لوگوں کے دِلوں کے اندر گناہ اور بغاوت ابھی تک موجود ہوگی کیونکہ انسان گناہ آلودہ فطرت کو لے کر پیدا ہوتا ہے (یرمیاہ 9:17)۔ دُنیا کے اندر موجود بدی انسان کے ساتھ ہی آتی ہے (مرقس 7:20-23)۔ شیطان کا کام جو وہ کرتا ہے صرف یہ ہے کہ وہ اس پہلے سے موجود بدی کو آزمائشوں کے ساتھ بڑھاتا رہتا ہے۔

ہزار سالہ بادشاہی کے دور کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ خدا اس بات کو ثابت کرے کہ شیطان کا مذہب انسانیت غلط ہے کیونکہ یہ کہا جاتا ہے کہ دُنیا کو بدلنے کے طریقہ سے معاشرہ کو بدل دینا ہے یعنی انسانوں کو بہتر سہولیات دینے سے اُن کے معاشرہ کو بدل دیا جانا ممکن ہے۔ لیکن ہزار سالہ بادشاہی کے بعد اُن کی بغاوت سے ثابت ہوتا ہے کہ ''انسان کے خیالات سدا بُرے ہوتے ہیں''۔ مذہب انسانیت کے ماننے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ بدی کی جڑ معاشرہ کے اندر ہے۔ لیکن خدا کا کلام فرماتا ہے کہ بدی کی جڑ انسان کی

گری ہوئی فطرت کے اندر ہے۔لہٰذا دُنیا کے تبدیل ہونے کا واحد طریقہ انسان کے دل کی تبدیلی ہے گویا انسان کے دِل کا بدل جانا دُنیا کا بدل جانا ہے۔لہٰذا خدا انسانیت کو ہزار سال کے لیے ایک کامل ماحول میں رکھنے کو ہے اوراس کے اختتام پر وہ پھر شیطان کو کھول دیگا اور شیطان اور بغاوت کے بیج کو جو انسان کے دل میں پہلے ہی سے موجود ہے پھر ظاہر کرے گا وہ قوموں کو یسوع کے خلاف بغاوت کرنے کے لیے آمادہ کرنے سے ایسا کریگا (مکاشفہ 10-7:20)۔

اس موقع پر آپ غالبًا حیران ہو رہے ہونگے۔ ہزار سال تک امن و آشتی، راستبازی اور انصاف تجربہ کے بعد لوگ کیوں بغاوت کریں گے؟۔تو آپ لوہے کے عصا کے نیچے یا تابع رہنے پر ایک لمحہ کے لیے غور کریں وہ بھی جب آپ جسم میں زندگی گزار رہے ہوں کہ کوئی آپ پر لوہے کے عصا سے حکومت کرے اس پر ذرہ بھر سوچیں آپ کو کیسے لگے گا۔جسم تو دُنیا کی عیش وعشرت کو ہی چاہے گا اس کی لذتوں کے حظ اُٹھانا ہی پسند کرے گا۔ جوا، نشہ بازی، جنسی بے راہ روی اور ننگی تصاویر کو دیکھنا لیکن ان چیزوں کی یسوع کی بادشاہی میں اجازت نہیں ہوگی۔لوہے کے عصا کی حکومت میں یہ چیزیں ممنوعہ ہونگی۔اس طرح کی کوئی بھی حرکت سختی سے کچل دی جائیگی۔اس طرح کی نافرمانی کے مرتکب افراد جلالی بدنوں کے حامل منصفوں کے آگے انصاف پانے کے لیے کھڑے ہوں گے اور اُن کو سخت سے سخت سزائیں دی جائیں گے۔اور ان سزاؤں کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوگی کیونکہ منصف کا فیصلہ کامل فیصلہ ہوگا۔اس وجہ سے لوگ سطحی طور پر تو کہیں گے۔''یسوع ہم تیری تعریف کرتے ہیں'' لیکن اندر (دلوں میں) یسوع کے لیے بغاوت کی آگ سلگ رہی ہوگی۔

آخری بغاوت

شیطان اس باغی روح کو متحرک کر کے ظاہر کرے گا ہمیں مکاشفہ 7:20 میں بتایا گیا کہ انسانیت کی آزمائش کے لیے ایک بار پھر شیطان کو کھول دیا جائے گا۔ اور اقوامِ عالم کو یسوع کے خلاف متحد کریگا۔ یہ شیطان کی خدا کے خلاف آخری بغاوت ہوگی اور اس کے ذریعہ خدا اس نتیجہ کو ثابت کریگا۔ کہ محض اس کے ماحول کو تبدیل کرنے سے انسان کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو انسانوں کے دل ہیں جن کو بدلنا ہوگا اور یہ صرف رُوح القدس کی قدرت کے وسیلہ ہی سے بدلے جا سکتے ہیں۔

مصیبت کا خاتمہ خدا کے غضب کے نزول کے ساتھ ہوگا جو وہ شیطان اور اس کے پیروکاروں پر نازل کریگا (مکاشفہ 9:20)۔ شیطان کو آگ کی جھیل میں پھینک دیا جائے گا۔ جہاں وہ جھوٹا نبی اور مخالفِ مسیح بھی ہوگا تا کہ وہ اُن کے ساتھ رہے (مکاشفہ 10:2)۔ پھر خدا غضبناک ہو کر تمام ناراستوں کا انصاف کریگا جن کا تعلق چاہے پرانے عہد نامہ کے زمانہ کے ساتھ ہو یا کلیسیائی دور کے ساتھ ہو۔ یعنی تمام ناراستوں کا انصاف ہوگا چاہے اُن کا تعلق کسی بھی زمانے سے کیوں نہ ہو۔ اس عدالت کا نام ''سفید تخت کی عظیم عدالت'' (مکاشفہ 20:11-15)۔ یہ عدالت ہلاکت کی عدالت ہے۔ جو بھی خدا پر ایمان نہ لا کر اِس جہان سے گئے یعنی جو لوگ بے ایمانی کی حالت میں مُوئے اُن کا حساب اور اُن کی عدالت اُن کے کاموں کے موافق عمل مین لائی جائے گی تا کہ اُن کی ابدی منزل کا تعین کیا جائے اور جب کہ کوئی شخص بھی اپنے اعمال سے راستباز نہیں ٹھہر سکتا تو خدا اُن سب کو جو سفید تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے اُن کو مجرم ٹھہرا کر ان کو ''آگ کی جھیل'' مین ڈال دیگا۔ تا کہ وہ دوسری موت کا تجربہ حاصل کریں (مکاشفہ 14:20)۔

مکاشفہ اِکیس باب

مکاشفہ اکیسواں باب ہمیں ابدی حالت سے روشناس کراتا ہے۔تاہم اس ابدی حالت کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ نہیں بتایا گیا پھر بھی جو کچھ اس باب میں بتایا گیا ہے بہت ہی دلچسپ ہے۔

نئی زمین

یوحنا رسول کا کہنا کہ " میں نے ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کو دیکھا" (مکاشفہ 1:21)۔ہوا یہ کہ خدا نے پرانی زمین کو جلا ڈالا۔پطرس کے دوسرے خط کے تیسرے باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا ابلیس کی آخری بغاوت کی تمام گندگی کو جلا ڈالے گا۔ وہ اس زمین کو لیکر اسے موم کے گولے کی مانند پھر سے نئی شکل دیگا اور اس آتشی مادہ سے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو وجود میں لائیگا ایسی زمین کو جو تازہ اور خوبصورت ہوگی اور ایسی کامل ہوگی جو خدا کی پہلی تخلیق شدہ زمین کی مانند ہوگی جیسے لعنتی ہونے سے پہلے زمین خوبصورت تھی یہ زمین بھی بالکل ویسی ہی ہوگی (2۔پطرس 3:10-13)۔ یہ زمین غالباً موجودہ زمین سے بڑی ہوگی کیونکہ اس پر ایک بہت بڑا شہر بھی وجود میں آئے گا یہ اسکی بنیاد ہوگی۔بڑا شہر "نیا یروشلم"۔

یہ درست ہے بائبل یہ تعلیم نہیں دیتی ہم آسمان میں ابدیت بسر کریں بلکہ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہم اپنے نئے بدنوں کے ساتھ نئی زمین پر یروشلم میں ابد تک رہیں گے مزید برآں یہ بھی تعلیم دیتی ہے کہ خدا بھی ہمارے ساتھ سکونت کرنے کی غرض سے نئی زمین پر اُتر آئیگا۔"پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خدا ہوگا" (مکاشفہ 3:21)۔"وہ ہماری آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دیگا اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہیگا نہ آہ

ونالہ نہ درد'' (مکاشفہ 4:21)۔'' وہ سب چیزوں کو نیا بنا دیگا اور ہم یروشلم میں ایک کامل زندگی بسر کریں'' (مکاشفہ 5:21)۔

ایک نیا شہر

اکیسویں باب کا باقی حصہ اس نئے اور عظیم اور خوبصورت ترین شہر کے بیان میں تحریر کیا گیا ہے مذکورہ اور نیا یروشلم جواب یسوع المسیح تیار کررہا ہے (یوحنا 2:14)۔اس کو مکعب کی شکل میں تشکیل دیا جائیگا جس کی لمبائی 1500 پندرہ سو میل، چوڑائی 1500 پندرہ سو میل اور اونچائی بھی 1500 پندرہ سو میل ہوگی۔اس کی خوبصورتی نا قابلِ بیان اور نا قابلِ یقین ہوگی اس کی تعمیر بیش قیمت پتھروں اور قیمتی موتیوں اور سونے سے کی جارہی ہے۔ اس شہر میں کوئی مقدس (معبد) نہ ہوگا۔''اور میں نے اس شہر میں کوئی مقدس نہ دیکھا (یعنی عبادت خانہ) اس لیے کہ خداوند خدا قادرِ مطلق اور برہ اس کا مقدس (معبد) ہیں'' (مکاشفہ 22:21)۔ خدا باپ اپنے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع المسیح کے ساتھ مخلصی شدہ مقدسوں کے ساتھ سکونت کریگا۔اور خدا کا جلال اُس شہر کو روشن کر رکھے گا (مکاشفہ 23:21)۔

ایک بھید

نبوت بائبل کے بہت سے بڑے بھیدوں میں سے ایک بھید کو مکاشفہ 24:21 میں متعارف کرایا گیا ہے۔ جہاں کہا گیا ہے کہ'' اور قومیں اس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان وشوکت کا سامان اس میں لائیں گے'' (مکاشفہ 24:21)۔ شہر کے باہر یہ قومیں اور بادشاہ کون ہیں؟۔ یہ قومیں اور بادشاہ ضرور اپنے گوشتین بدنوں کے حامل لوگ ہوں گے۔ کیونکہ مکاشفہ بائیسویں باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ شہر کے اندر جو زندگی کا درخت ہے جو دریا کے وار پار ہوگا۔اس کے پتے'' قوموں کی شفاء'' کے لیے استعمال

ہوں گے (مکاشفہ 2:22)۔مخلصی شدہ مقدسین کو یقین دلایا گیا ہے کہ وہ یسوع کے ساتھ ابدتک حکمرانی کریں گے(مکاشفہ 6:1 ,15:11اور5:22)۔سلطنت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کوئی مملکت ہوہم ہزار سالہ بادشاہی میں جانیں گے کہ وہ سلطنت اور مملکت اور اس کے لوگ کون ہونگے۔

تاہم نئی زمین پر ابدی حالت میں یہ کون لوگ ہونگے ؟ کیا یہ لوگ ہزار سالہ بادشاہی میں یسوع المسیح کوقبول کرنے والے ہونگے ؟میں یہ اس لیے پوچھتا ہوں کہ ان کے متعلق ہمیں کبھی کچھ بتایا نہیں گیا کہ ہزار یئے میں یسوع المسیح کوقبول کرنے والے کیا بن جائیں گے؟

مکاشفہ بائیس باب

بائیسویں باب میں مقدسین نئے یروشلم میں داخل ہو جاتے ہیں ہمیں ایک دریا کے متعلق بتایا گیا ہے۔"پھر۔۔۔۔۔ مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور برہ کے تخت سے نکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا" (مکاشفہ 1:22)۔ یہ دریا زیادہ تر تو ایک تشبیہی معنوں میں روح القدس کا ظہور نظر آتا ہے۔دریا شہر کی وسطی سڑک میں بہتا ہوگا اور زندگی کا درخت جو باغِ عدن میں تھا وہ دریا کے دونوں اطراف میں ہوگا۔"اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا" (مکاشفہ 2:22)۔اور پھر لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برہ کا تخت اس شہر میں ہوگا اور اُس کے بندے اس کی عبادت کریں گے کیونکہ جب خدا زمین کو پھر سے یعنی نئے سرے سے پیدا کرے گا تو پھر وہاں لعنت ختم کردی جائیگی (مکاشفہ 3:22)۔ساری مخلوقات کامل طور پر بحال کردی جائیگی۔بالکل اس طرح جس طرح خدا نے ابتداء میں ارادہ کیا تھا۔

رفاقت اور خِدمت

یوں ہم اُس عظیم ریاست میں نئے جسموں میں خدا کے ساتھ نئی زمین پر نئے یروشلم میں ابد تک سکونت کریں گے اس نئی زمین پر سکونت کا یہ صرف دھندلا سا عکس ہی ہوگا۔ تاہم یہ تجربہ ہمیں اس جلال کے ظہور کے لیے آرزومند کرنے کے لیے کافی ہوگا خصوصاً جب آپ اس بات پر غور کریں گے جو 4:22 آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ ''اور وہ اس کا مُنہ دیکھیں گے اور اس کا نام اُن کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہوگا'' (مکاشفہ 4:22)۔ بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ کسی نے بھی کبھی خدا کا چہرہ نہیں دیکھا (خروج 20:33)۔ تاہم ایک دِن مخلصی پائے ہوئے اُس کا چہرہ دیکھیں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک دِن ہم خالق کو روبرو دیکھیں گے اور اس کے ساتھ شخصی اور ابدی رفاقت رکھیں گے اس کے ساتھ رہیں گے۔

ہم اپنے خداوند کی ہمیشہ خدمت وعبادت بھی کرتے رہیں گے بائبل مقدس اس خدمت وعبادت کی کوئی حتمی اور خصوصی ماہیت کو بیان نہیں کرتی لیکن میں جانتا ہوں کہ مذکورہ خدمت پر معنی اور تکمیل پذیر ہوگی مثال کے طور پر میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ وہ ہمارے تحائف کو کامل اور قبول کرے گا اور ان کو اعزاز بخشے گا۔ گلوکار اس طرح نغمہ سرائی کریں گے کہ اس سے پیشتر اُنہوں نے کبھی نہ کی ہوگی فنکار اُس جاہ وجلال کے ساتھ مصوری کریگا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگی۔ اور یہ سب کچھ خالقِ دو جہاں کے جلال وعظمت کی لیے کیا جائیگا۔

تیاری کیلئے دعوت / بُلاوا

مکاشفہ 6:22 آیت میں ہماری توجہ اچانک باقی باتوں سے ہٹ کر یسوع کے جلد آنے کے وعدہ پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ یسوع کا فرمان ملاحظہ ہو ''دیکھ میں جلد آنے والا ہوں مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے'' (مکاشفہ 7:22)۔ اس

بات پر دھیان دیں کہ مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے نہ کہ سُنتا ہے۔

پھر ہمیں ہماری تیاری کی غرض سے جو کچھ درکار ہے۔ بتانا شروع کرتا ہے اور جب کہ میں آپ کے لیے اُن کو ترتیب دیتا ہوں تو آپ اپنے آپ سے پوچھیں کہ آیا میں یہ کر رہا ہوں؟۔

آیت 9 میں کہا گیا ہے ''خدا ہی کو سجدہ کر'' کسی اور کو نہیں۔

پھر آیت 10 میں کہا گیا کہ ''اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ''۔اس کا یہ مطلب ہے ہمیں چاہیے جس قدر بھی زیادہ لوگوں کو یہ باتیں بتا سکیں ہمیں بتانا چاہیے۔

پھر آیت 17 میں ہمیں ہر روز اس کی آمد کے منتظر رہنے کے لیے کہا گیا ہے۔اور آیت 18 میں اس کتاب کی عظمت کو برقرار رکھنے کے لیے حکم دیا گیا ہے کہ نبوت کی باتوں میں نہ تو کچھ بڑھایا جائے نہ ہی کچھ گھٹایا جائے اور حکم عدولی کرنے والے کے لیے سزا کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

عدالت کی یاددہانی

بارہویں آیت میں خداوند یسوع المسیح تمام کتاب میں عجیب اور شاندار وعدہ کو دھراتے ہیں ملاحظہ ہو ''دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لیے اجر میرے پاس ہے''۔اس آیت میں آمدِ ثانی کا وعدہ اور پھر ایک آگاہی کہ ہر ایک کے کام کا بدلہ دونگا۔ یسوع مسیح بہت جلد واپس آنیوالا ہے اور اُس کی آمد پر ایک عدالت ہوگی۔ ایمانداروں کی عدالت اور پھر بے ایمانوں کی بھی عدالت۔ ہر شخص اپنے کاموں کا بدلہ پائیگا۔لیکن اس عدالت کا مقصد حساب دینے والوں کی ابدی منزل کا تعین نہیں۔ابدی منزل کا تعین تو اس دُنیا میں رہتے ہوئے ہم نے خود کر لیا ہے۔ وہ اس طرح کہ آیا ہم نے یسوع پر

ایمان لا کر اس کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا یا نہیں۔ ایمانداروں کی عدالت تو کلیسیاء کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد ہوگی اور وہ اپنے اپنے اجر وانعامات حاصل کریں گے اور بے ایمانوں کی عدالت ہزار سالہ حکومت فوراً بعد ہوگی جب وہ سفید تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اپنی اپنی سزا پائیں گے۔

جی ہاں ایمانداروں کے لیے اجر کے درجات ہوں گے۔ ہزار سالہ بادشاہی اور ابدیت دونوں ادوار میں اجر پائیں گے مختلف قسم کے تاج پائیں گے۔ یسوع نے فرمایا ہزار سالہ بادشاہی میں مختلف اختیارات کے حامل ایماندار بادشاہی میں شریک ہوں گے اور بائبل کا فرمان ہے کہ رُوحیں جیتنے والوں کو خصوصی اَجر مرحمت فرمائے جائیں گے (فلپی 11:4)۔ شہیدوں کو دیگر قسم کے (مکاشفہ 10:2) اور جو یسوع کی آمد کے منتظر ہو کر زندگی بسر کریں گے اُن کو دیگر قسم کے انعامات دیئے جائیں گے (2 تم 4:7-8)۔

خداوند کے آخری کلمات

یسوع کے وہ الفاظ جو اس نے زمین پر کہے وہ مکاشفہ 20:22 میں درج ہیں اس نے یوحنا رسول سے کہا ''بے شک میں جلد آنیوالا ہوں''۔ یسوع ہمیں ایک جلالی وعدہ دے کر ہم سے الگ ہوا اور یوحنا نے اس کو کیسے قبول کیا۔ اس نے چلا کر کہا ''آمین'' اے خداوند یسوع آ۔ ایسا ہی رویہ ہمیں رکھنا ہے کہ خداوند کی آمد کے منتظر ہیں۔

بعض لوگ اس وعدہ سے گھبرا جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے یسوع کا اپنے اس کہنے کا مطلب ہے؟ کہ اس نے جو کچھ کہا کہ وہ واپس آ رہا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ بہر کیف اس نے یہ الفاظ کوئی دو ہزار سال پہلے کہے ہیں جی ہاں آپ کو اس بات کو ذہن میں رکھنا پڑیگا کہ خدا تو وقت کو ذرا مختلف انداز سے دیکھتا ہے اس کا وقت کے ساتھ ہماری طرح کا تعلق نہیں ہے۔ یہ ماضی حال اور مستقبل کے زمانے ہمارے لیے ہیں خدا کی ذات اُن سے مبرا ہے۔

اس کے لیے تو سب کچھ حال ہی حال ہے۔ بائبل کا فرمان ہے۔ خدا کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہے۔ (زبور 4:90 اور 2۔ پطرس 8:3) خدا کی طرح وقت کے مطابق تو یسوع نے صرف دو دِن ہوئے وعدہ کیا ہے۔

ہوسیع نبی کی تائید

آپ اِس نظریہ کی تائید کو ہوسیع نبی کے صحیفہ کے پانچویں باب کے آخر میں دیکھ سکتے ہیں پندرھویں 15 آیت میں ملاحظہ ہو۔ ''میں روانہ ہونگا اور اپنے مسکن کو چلا جاؤنگا جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے میرے چہرہ کے طالب نہ ہوں وہ اپنی مصیبت میں بڑی سرگرمی سے میرے طالب ہوں گے'' (ہوسیع 15:5)۔ اس میں جو کچھ کہا گیا وہ یہ ہے کہ خداوند اُن سے جدا ہو کر چلا جائیگا یعنی اس زمین سے اُن کی رفاقت قطع۔ ''ایک جگہ اپنے مسکن'' یعنی آسمان میں اور پھر یہ کیا کہ جب تک ''یہودی اپنے گناہوں کا اقرار نہ کریں گے۔ "وہ آسمان میں یعنی اپنے مسکن میں رہے گا''۔ وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر کے میرے چہرہ کے طالب ہونگے ہم دیگر صحائف میں بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہودی قوم ''بڑی مصیبت'' کے اختتام پر ہی اس بات کا اقرار کرے گی (زکریاہ 10:12)۔ وہ خداوند اِس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ''وہ اپنی مصیبت میں بڑی سرگرمی سے میرے طالب ہونگے''۔ چھٹے باب میں پہلی ہی آیت میں درج ہے کہ یہودی قوم۔ اس بڑی مصیبت کے اختتام پر چلا کر کہے گی'' آؤ ہم خداوند کی طرف رجوع کریں کیونکہ اس نے پھاڑا ہے (یہ بڑی مصیبت ہے) اور وہی ہم کو شفاء بخشے گا وہ دو روز کے بعد ہم کو حیات تازہ بخشیگا اور تیسرے روز اُٹھا کھڑا کریگا اور ہم اس کے حضور زندگی بسر کریں گے''۔ (اِن باتوں پر زور دیا گیا ہے)۔

ہوسیع کی ان باتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ مسیحا اس زمین سے چلا جائیگا اور

وہ آسمان میں اس وقت لگ رہے گا جب یہودی قوم اپنی مصیبت میں پُکار کر اس کو مسیحا قبول کر لے گی تب وہ واپس آئے گا۔

ہوسیع نبی کے مطابق ''مسیحا'' زمین پر سے آسمان پر اُٹھا لیا جائیگا اور دو دن تک آسمان میں اُس وقت تک رہے گا جب یہودی اسے اپنا نجات دہندہ اور مسیحا قبول کریں گے پھر وہ زمین پر واپس آئے گا اور دو دنوں کے اختتام پر واپس زمین پر لوٹے گا اور پھر وہ ہمیں زندہ اُٹھا کھڑا کرے گا تب ہم تیسرا دِن اس کے ساتھ گزاریں۔'' تیسرا ہزار سال''۔ میرے دوستو ہم اس دو دن کے دورانیہ کے اختتام پر زندہ ہیں ہم دو ہزار سالوں کے اختتام پر ہیں۔''یسوع جلد آ رہا ہے۔ہم مانگے ہوئے اُدھار کے وقت میں زندہ ہیں''۔

دیگر آثار و نشانات

خداوند کے آنے کو موسم کے ساتھ اور بھی آثار اور نشانات ہیں جو اُس کی جلد آمد کو ظاہر کرتے ہیں۔اُن میں سے ایک انجیلِ مقدس متی چوبیسویں 24 باب میں پایا جاتا ہے جہاں یسوع نے لوگوں کو بتایا کہ انجیر کے درخت کو دیکھو جو کہ اسرائیل کی مثال ہے۔اُس نے کہا''اب انجیر کے درخت سے ایک تمثیل سیکھو جونہی اس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتے نکلتے ہیں تم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدیک ہے اس طرح جب اسرائیل پھر سے قائم ہو تو جان لو کہ مسیحا اب بالکل نزدیک بلکہ دروازہ پر ہے''۔اس لیے گزشتہ چار سو پچاس 450 برس سے نبوت کی باتوں کے علماء لوگوں کو بتاتے آ رہے ہیں کہ''اسرائیل کو تکتے رہو۔اسرائیل پر نگاہ کرو۔اسرائیل کو دیکھو''۔

لیکن لوگوں نے اُن کا جواب ہنسی مذاق اور تمسخر سے دیا۔لوگوں نے کہا اسرائیل کبھی وجود میں نہ آئیگا۔پر اَب کوئی بھی اس بات پر نہیں ہنستا اس لیے کہ اسرائیل 14 چودہ مئی 1948ء کو پھر سے قائم ہو گیا اس سے ہم جانتے ہیں کہ یسوع آسمانی پھاٹکوں پر کھڑا ہے

یعنی وہ جلد آنیوالا ہے۔ جو یسوع نے متی 24 باب میں کہا وہ نسل / پشت جو اسرائیل کے پھر قائم ہونے کو دیکھیگی وہ ان سب باتوں کو بھی مشاہدہ کرنے والی ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔ ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہرگز تمام نہ گی'' (متی 34:24)۔ ہم ہی آخری نسل ہیں۔ ایک اور نشان جو لوقا 21:24 میں پایا جاتا ہے۔ جہاں یسوع المسیح نے تین پیشنگوئیاں کی ہیں۔

پہلی یسوع نے فرمایا۔ ''یہودی تلوار کا لقمہ ہو جائیں گے''۔ یہ پیشنگوئی 40 سال بعد ہی 70ء میں پوری ہوگئی جب رومیوں نے طیطس بادشاہ کی زیرِ کمان یروشلم کو مذکورہ تاریخ پر فتح کر لیا۔ دوسری پیشنگوئی یسوع نے اسی آیت میں یوں کی کہ ''یہودی اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے''۔ یہ بھی 135ء میں پوری ہوگئی یہودیوں کی آخری بغاوت کو کچل دیا گیا۔ اب تیسری پیشنگوئی پر دھیان سے توجہ دیں جو اس آیت میں کی گئی۔ یسوع نے فرمایا۔ ''یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔ جب تک قوموں کی معیاد پوری نہ ہو''۔

اب یاد رہے کہ یروشلم غیر قوموں کے قبضہ میں 70ء کو آیا جب رومیوں نے اس پر قبضہ کیا۔ پھر رومیوں کے بعد بازنطینی، عرب اور صلیبی مجاہد، ملوک، تُرک، برطانوی اور آخر میں اُردنی یروشلم پر قابض رہے۔

لیکن سات جون 1967ء (07-06-1967) ایک ہزار آٹھ سو ستانوے سال کے بعد (1897 سال) یہودیوں نے یروشلم کو فتح کیا یہ واقعات تاریخ کا حصہ اور ریکارڈ ہیں کہ جو کچھ خداوند یسوع المسیح نے پیشنگوئیاں کیں وہ پوری ہوگئیں یہی وہ نشان ہیں جن کی بابت یسوع جو مسیحا ہے اس نے کہا اِن کو دیکھتے رہو۔

وقت کی نزاکت

میرے عزیز دوست مجھے پھر اس بات کو دہرانے کی اجازت دیں۔ ''ہم مانگے ہوئے وقت میں زندہ ہیں یسوع جلد آ رہا ہے''۔ اس نے کہا'' وہ آئے گا''۔ اس بات کے معنی ہیں یا پھر کوئی معنی نہیں محترم اس کے معنی ہیں کیونکہ یسوع نے جو کچھ فرمایا وہ پورا ہوا اور اس کے علاوہ بھی جو کچھ کہا وہ بھی ضرور پورا ہوگا۔ اگر آپ نے اسے رد کر دیا ہے تو یہ سب باتیں آپ کے لیے کچھ نہیں اگر آپ نے اسے قبول کیا ہوا ہے تو یہ سب کچھ آپ کے لیے ہے۔ جی ہاں یہی کچھ جو آپ کو جاننا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ قائل ہو گئے ہیں کہ مکاشفہ کی کتاب سمجھی جا سکتی ہے اور اس لائق ہے کہ اس کا مطالعہ بڑی احتیاط کیساتھ کیا جائے۔

حاصلِ کلام کے طور پر میں ''مارانا تھ'' کا نعرہ لگاتا ہوں۔ ''اے خداوند یسوع جلد آ''۔ ابتدائی کلیسیاء کی دُعا جو 1 کرنتھیوں 22:16 میں درج ہے۔ یہ ایک اَرامی بیان اور جملہ ہے جس کے معنی ہیں۔ ''ہمارا خداوند آنیوالا ہے''۔ جی ہاں اے خداوند یسوع جلد آ''۔

سبق نمبر 3

Systematizing Revelation

مکاشفہ کی ترتیب

چار آدمی مکاشفہ کی کتاب پر غور و خوض کرنے کے لئے جمع ہوئے۔

☆ پہلے شخص نے پُر اعتماد لہجے میں کہا میں پری ملینی ال (Pre-Millennial) ہوں۔

☆ دوسرے نے کہا کہ میں اے ملینی ال (Amillennial) ہوں۔

☆ تیسرے نے کہا کہ جی میں تو ابھی ابھی پوسٹ ملینیم (Post Millennium) تعلیم کو قبول کیا ہے۔

☆ چوتھے شخص نے کچھ بھی نہ کہا!

چند ساعتوں کے بعد دیگر تینوں نے چوتھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا کہ آپ مکاشفہ کی کتاب کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟۔اس نے جھجکتے ہوئے کہا کہ میں ''پینا ملینیم Pena Millennium'' ہوں۔تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اُس چوتھے شخص نے کہا خدا سب کچھ کا اختیار رکھتا ہے۔آخر میں وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔

نبوتی اشتراک کا نتیجہ

یہ ایک ایسی مذاقیہ کہانی ہے جو موجودہ کلیسیاء کی تصویر کو پیش کرتی ہے۔میرا ایمان ہے کہ یہ کہانی ایک سچائی کی حامل ہے۔اس لئے کہ میں نے یہ معلوم کیا ہے کہ مسیحیت میں بہت سے ایسے افراد اور اُن کے پاسبان بھی ''پینا ملینیم'' ہیں۔

یہ افسوس کی بات کیوں ہے؟ کیونکہ یہ روحانی سُستی کو جنم دیتی ہے۔وہ شخص جو یہ

کہتا ہے کہ میں پیناملنیم ہوں وہ خُدا کے کلام میں تلاش نہ کرنے کی خواہش رکھتا ہے کہ دُنیا کے آخر میں کہ آخیر زمانہ میں کیا ہونے والا ہے؟ اور اُس کی آنکھیں بند ہیں کہ آنے والے وقت سے وہ واقف نہیں!۔ ایسے لوگ اِن نبوتوں سے بالکل واقف نہیں ہیں جو خُدا نے آخیر زمانہ کی بابت کہی ہیں۔ اور پھر خُدا نے خصوصاً اپنے لوگوں کے ساتھ جلالی وعدے کئے ہیں جن کا تعلق بھی آخیر زمانہ کے ساتھ ہی ہے۔

میرے ایک ساتھی مناد جن کا نام Dennis Pullock ہے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ یہ لوگ جو پیناملنیم ہیں وہ اس پارٹی کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے جو امریکہ میں سول وار civil war سے پہلے موجود تھی۔ اُس کے ممبران اُس کے متعلق برائے نام کچھ نہیں جانتے، لیکن پھر بھی فخر کرتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹی انا میں گرفتار ہیں۔ تاہم یہ سب بھی بائبل کی نبوت پر فخر ضرور کرتے ہیں، لیکن جو کچھ پولس رسول نے لکھا ہے وہ سچ ہے۔

9) ''جو چیزیں یہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں،
نہ آدمی کے دل میں آئیں، وہ سب خدا نے اپنے
محبت کرنے والوں کے لئے تیار کر دیں''۔
10) ''لیکن ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلے سے ظاہر
کیا کیونکہ روح سب باتیں، خدا کی تہہ کی باتیں بھی
دریافت کر لیتا ہے''۔
11) ''کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں
جانتا ہے، سوا انسان کی اپنی روح جو اس میں ہے۔
اسی طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں
جانتا''۔ (2 کرنتھیوں 2:9-11)

خدا نے اپنے نبوتی وعدے ہمیں اس لئے دئے ہیں کہ ہم پر امید رہیں اور یقیناً ہمیں امید کی ضرورت ہے تا کہ ہم اس لادین دنیا میں مسیح کے ساتھ زندہ ہیں۔اور ہمیں ان وعدوں کو جاننا اور ایک دوسرے کے ساتھ ان لازوال وعدوں کو شریک کرنا چاہیے۔اور ان وعدوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کو جوڑنا خاصہ مشکل کام ہے۔لیکن کسی کان (کسی دھات کی جگہ) کی قیمت چکا دینا اور پھر ہیروں کی تلاش میں جھوٹے سونے کی جگہ یعنی سونے اور ہیروں کی جگہ تک پہنچنا۔

مطالعہ کرنے کی ضرورت

اکثر اوقات لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیوں خدا نے صاف صاف نہیں بتایا کہ آنے والے زمانوں میں کیا کچھ وقوع میں آئے گا؟۔کیوں اس بات سے ہم بہت مہم جوئی اور مطالعہ اور جستجو سے بچ جاتے ہیں؟۔

جی ہاں یہ بات تو اچھی لگتی ہے۔تاہم ہمیں زوال شدہ فطرت جسے گناہ آلودہ فطرت بھی کہا گیا ہے۔تا کہ اپنی اس فطرت پر غور کریں جس میں زندگی نہیں بلکہ ہم تا حال بھی اسی طرح سوچ رہے ہیں جس طرح کوئی شخص سردی سے اکڑ گیا ہو اور اس میں سوچنے کی صلاحیت یا حس موجود نہ ہو۔

اس بات سے میں بہت خوش ہوں کہ خدا نے بنیادی سچائیوں کو ہم سے اوجھل رکھا ہوا ہے اور پھر جس طرح ان سچائیوں کو بائبل مقدس میں بیان کیا گیا ہے اسی طرح ان کا کھوج بھی لگائیں اور ان پر دھیان دیں اور ان کے لئے دعا بھی کریں کہ خداوند ان سچائیوں کو ہم پر ظاہر کرے تا کہ ہم ان کو جانیں اور اس کے بعد ہم اور جانیں تا کہ خدا کے کلام میں گہری جڑ پکڑ لیں اور روحانی زندگی میں بڑھتے جائیں۔یہ ایک ایسا طریقہ ہے جو ہماری زندگی کے لئے بڑا مفید ہے۔

نبوتوں کے حصہ کو جوڑنا

اس لئے کہ نبوتی سچائیاں تمام بائبل مقدس میں بکھری پڑی ہیں اور نبیوں میں کوئی نبی ان تمام سچائیوں کو نہیں جانتا۔ لہٰذا تمام سچائیاں ایک معمہ شکل میں ٹکڑوں میں بکھری پڑی ہیں۔ اس طرح نبوت کے مطالعہ کرنے والے طالب علموں کو اس بات کو سیکھنے پر زور دینا ہے کہ کس طرح مختلف کتابوں میں پائی جانے والی نبوتوں کو کس طرح سے اکٹھا کریں اور لوگوں کو تعلیم دے سکیں۔ ہر ایک نبوت کس طرح دوسری کے ساتھ منسلک ہے۔

تاہم یہ طریقہ تا حال بڑی مشکل پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر 2 پطرس 10:3 میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ

''جب خداوند یسوع مسیح واپس آئے گا
تو آسمان بڑے شور و غُل کے ساتھ برباد
ہو جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام
جل جائیں گے''۔

تو اس بیان کو مکاشفہ 20 باب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے کس طرح آپس میں ملا سکتے ہیں، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خداوند کے آنے پر ہزار سالہ بادشاہی شروع ہو جائے گی۔ تو خداوند کس طرح اس تباہ شدہ زمین میں بادشاہی کرے گا؟ کیونکہ زمین اور اس پر کے کام تو آگ سے جل جائیں گے تو خداوند کس طرح جلی ہوئی زمین پر اپنی بادشاہی قائم کرے گا؟ (2 پطرس 10:3)۔

اس طرح مکاشفہ 21 باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا نئی زمین اور نئے آسمان مہیا کرے گا۔ اور یہ خداوند یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد ہوگا۔ لیکن یسعیاہ نبی نے نبوت کی ہے کہ

"نئی زمین اور نیا آسمان خداوند یسوع مسیح کی
ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے مہیا کر دئے جائیں
گے" (یسعیاہ 65:17-25)۔

ان سب بائبل مقدس کے حصوں کو کس طرح آپس میں ملا سکتے ہیں؟

متضاد بیانات کی ہم آہنگی

اس سوال کا جواب ہمیشہ ہاں دیا جاتا ہے کیونکہ خدا کے کلام کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی نفی نہیں کرتا بلکہ تائید کرتا ہے۔ ہم آہنگی پیدا کرنے والے بائبل کے حصہ جات اور متضاد حصہ جات کا بڑی احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہیے۔

جب خداوند یسوع مسیح کی واپسی ہوگی تو اس وقت نئی زمین کے متعلق جو حوالہ دیا گیا ہے میں اس حوالہِ کلام پاک کے متعلق کئی سالوں تک جدو جہد کرتا رہا اور میرے نزدیک ان آیات میں جو تضاد ہے وہ کسی نہ کسی طرح حل ہوا۔ جب میری نظر 2 پطرس 3:6 پر پڑی تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت نوح کے زمانہ میں زمین پانی کے ذریعہ سے تباہ و برباد کر دی گئی۔ تاہم اس سے زمین کا خاتمہ تو نہیں ہوا، لیکن اس زمین کی بنیادی فطرت تبدیل ہو گئی۔

پھر میں نے اس کے بعد کلامِ پاک میں اپنی جستجو کو اور وصعت دی کہ پاک صحائف زمین کی بابت اور کیا فرماتے ہیں۔ میری دریافتوں میں سے ایک دریافت یہ ہوئی کہ زمین ہمیشہ تک قائم رہے گی (زبور 78:69، زبور 148:6، واعظ 1:4)۔ میری اس تحقیق نے ثابت کیا کہ زمین کی تباہی سے یہ مراد ہے کہ زمین کی فطرت میں بنیادی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ اور یہ حوالجات یہ بیان نہیں کرتے کہ اس کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔

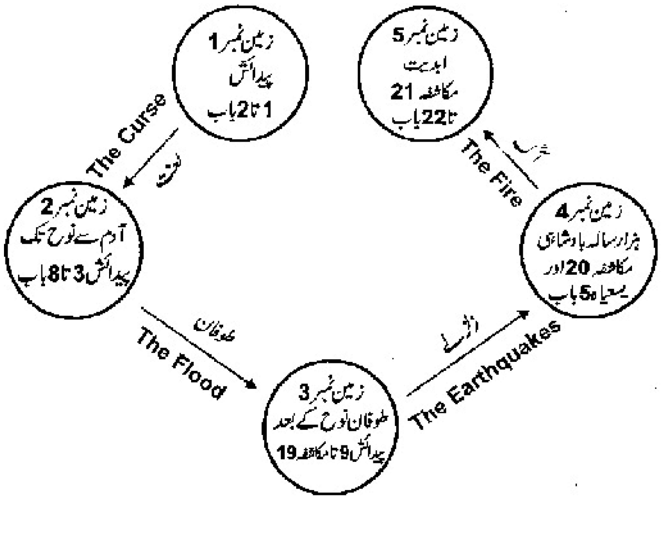

خاکہ نمبر1: زمین کی حالت

ماضی ۔ حال ۔ مستقبل

آخر کار میں نے اس میں سے یہ نتیجہ نکالا کہ ماضی میں تین زمینوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔اور مستقبل میں دو اور بھی ظہور میں آئیں گی۔ پہلی زمین جو خدا نے ابتدا میں پیدا کی وہ کامل اور پھر زمین کی فطرت اس وقت تبدیل ہوئی جب آدم اور حوا نے گناہ کیا۔اس وقت خدا نے کہا کہ ''زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور زمین کی فطرت ایک بار پھر حضرت نوح کے وقت طوفانِ بادوباراں کی وجہ سے تبدیل ہوگئی۔

مستقبل کی طرف نگاہ کرتے ہوئے جب خداوند یسوع مسیح زمین پر واپس آئے گا، تو اس وقت زمین تبدیل ہوجائے گی۔جیسے کہ مکاشفہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ایک بہت بڑا زلزلہ آئے گے، ہر ایک وادی اونچی ہوجائے گی اور ہر ایک پہاڑ پست کیا جائے گا اور ہر ایک جزیرہ سرک جائے گا (مکاشفہ 6:12-17 ، 16:18-20)۔زمین کی کل جغرافیائی خاصیات تبدیل ہوجائے گی۔نئی زمین خداوند یسوع کی بادشاہی کے لئے ظہور میں

آئے گی (یسعیاہ65:17-25)۔

نبوتی متناظر

ایک اور خصوصی مشکل جو نبوتِ بائبل میں حامل ہے اسے ''نبوتی تناظر'' کہا جاتا ہے۔ جب کوئی نبی مستقبل آنے والی باتوں کو دیکھتا ہے تو وہ اس آدمی کی طرح جو کھڑا ہوا پہاڑوں کے سلسلہ کو دیکھتا ہے۔ تو دیکھنے والا ایک پہاڑ کی چوٹی کو دیکھ کر حالت کو بیان کرتا ہے۔ لیکن وہ ان وادیوں کو نہیں دیکھتا جو پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان واقع ہیں۔ وادیاں ان واقعات کو بیان کرتی ہیں جو ان میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

اس خصوصی تناظر کا جو نتیجہ ہے وہ یوں ہے کہ عموماً نبی ان واقعات وحالات کا ذکر و بیان کچھ یوں کرتا ہے کہ گویا وہ جلد از جلد رونما ہونے والے ہیں۔ جب کہ حقیقتاً ان کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا ہے۔ تو اس طرح 2 پطرس 3 باب میں رسول خداوند یسوع کی آمد اور پھر آگ کے ذریعہ زمین کی تباہی و بربادی کا ذکر کرتا ہے۔

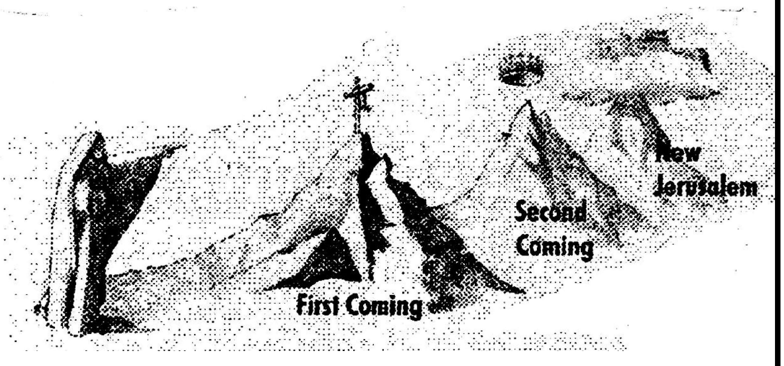

خاکہ نمبر2

رسول کوئی ایسی رویا کا ذکر نہیں کرتا جو خداوند یسوع مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے ساتھ تضاد کرتی ہو۔ دراصل نکتہ یہ ہے کہ جیسے زمین کی فطرت سیلاب کے ذریعہ سے تبدیل

ہوئی، پھر آگ کے ذریعہ سے اس کی فطرت تبدیل ہو جائے گی۔یعنی ماضی میں زمین کی فطرت پانی کے ذریعہ سے تبدیل ہوئی، تو مستقبل میں آگ کے ذریعہ تبدیل ہو جائے گی۔

نبوتی خلایا وقفہ

جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس خصوصی تناظر میں نبوتی خلا پیدا ہوتے ہیں۔زکریاہ کی کتاب میں خاص نمونہ پایا جاتا ہے۔زکریاہ9:9-10

9) ''اے بنتِ صیون تو نہایت شادمان ہو
اے دخترِ یروشلم خوب للکار۔کیونکہ دیکھ تیرا بادشاہ
تیرے پاس آتا ہے۔وہ صادق ہے۔اور نجات اس
کے ہاتھ میں ہے۔وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار بلکہ
جوان گدھے پر سوار ہے''۔
10) ''اور میں افرائیم سے رتھ اور یروشلم سے
گھوڑے کاٹ ڈالوں گا اور جنگی کمان توڑ ڈالی
جائے گی اور وہ قوموں کی صلح کا مژدہ دے گا اور
اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے
فرات سے انتہائے زمین تک ہوگی''۔

اس بات پر توجہ دیں کہ مسیحا جوان گدھے پر سوار ہر کر فتح کے شادیانہ بجاتے ہوئے یروشلم میں داخل ہوتا ہے۔پھر ایک ایسے واقع کا ذکر کرتا ہے جو اس کے 40 سال بعد 70ء میں وقوع میں آتا ہے اور اس واقع میں یہودیوں کو وقتی طور پر چھوڑ کر اور یروشلم کو تباہ و برباد کر

دیا گیا۔ اور یہودیوں کو ساری دنیا میں تتر بتر کر دیا گیا۔ 10 آیت کا اگلہ حصہ قطعی طور پر مستقبل (یعنی یہ قریباً 2000 سال کے عرصہ پر محیط ہے) جب خداوند یسوع مسیح ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔ اس حصہ کلام میں یوں لگتا ہے کہ واقعات فوری طور پر واقع ہو رہے ہیں، لیکن حقیقت میں ان واقعات کے وقوع میں آنے کا بڑا خلا یا وقفہ موجود ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے بذاتِ خود بھی وقت کے خلا کی بابت جب اس نے اپنی خدمت کو ناصرت کے عبادت خانہ میں یسعیاہ 61:1-2 پھر اس نے دلیری سے یہ کہا کہ آج یہ نوشتہ تمہاری سامنے پورا ہوا (لوقا 4:61-21)۔ اگر آپ اس پیراگراف کو دھیان سے پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اگلا حصہِ پاک کلام خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد سے متعلق ہے۔ اور پیراگراف اس بات پر اختتام کو پہنچتا ہے کہ "مسیح خدا کے سالِ مقبول کی منادی کرے گا"۔ یسوع مسیح نے یہ حصہِ کلام اس لئے پڑھا کہ وہ بنی نوع انسان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے موت کا مزہ چکھے۔ اگلی بات میں یوں فرمایا گیا ہے کہ مسیح خدا کے انتقام کا اعلان کرنے کے لئے آئے گا۔ یہ اس کی آمدِ ثانی کے متعلق ہے۔

حضرت دانی ایل کا نبوتی وقفہ

کلامِ مقدس میں سب سے بڑا نبوتی وقفہ حضرت دانی ایل کی کتابِ مقدس میں پایا جاتا ہے اور دانی ایل کے ستر ہفتوں سے موسوم ہے (دانی ایل 9:24-27)۔

ہم کیسے جانتے ہیں کہ یہ ایک نبوتی وقفہ ہے؟ پہلی آیت میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا 6 چیزوں کو یہودیوں کے درمیان ستر ہفتوں میں قائم کرنے والا ہے (دانی ایل 9:24)۔ پہلے 69 ہفتے 483 سال مسیحا کی آمد اور اس کے قتل ہونے کی بابت ہے، یعنی اس کی موت کی بابت۔ آخری ہفتہ اس وقت شروع ہوگا جب ایک بادشاہ آئے گا (یہ مخالفِ مسیح ہوگا) جو اسرائیل کے ساتھ ایک صلح کا عہد باندھے گا جس کے باعث وہ پھر ہیکل

مقدس کو تعمیر کر سکیں گے۔

تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لئے 70 ہفتے مقرر کئے گئے (490 سال)۔ پہلے 483 سالوں میں خطا کاری اور گناہ کا خاتمہ ہو جائے۔ بدکاری کا کفارہ دیا جائے۔ ابدی راستبازی قائم ہو جائے۔ دیگر پانچ ہدف ابھی پورے ہونے ہیں اور یہودیوں کا مسیح کو رڈ کرنے کا گناہ کا خاتمہ اور ابدی راستبازی قائم اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی باتیں اکثر اوقات مثال اور اشارہ میں پوری ہو جاتی ہیں۔ تاہم تواریخی طور پر ابھی ان کی تکمیل ہونا پسِ پردہ ہے۔

اس کی صحیح تفسیر اور مثال یسعیاہ 14:7 میں پائی جاتی ہے۔ متذکرہ بالا آیت میں ''مسیحا'' کی پہلی آمد کی بابت نبوت کی گئی ہے:

''دیکھو ایک وعرت حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا

اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی'' (یسعیاہ 14:7)

لیکن جب 1952 میں *Revised Standard Version* شائع ہوا تو لفظ ''کنواری'' کا ترجمہ ''جوان عورت'' کر دیا گیا۔ لیکن عوام نے اسے متضاد کہہ کر رد کر دیا اور کہا کہ یہ ترجمہ آزاد خیالی اور جدید ہنگامہ اور کفر ہے۔ لیکن ترجمہ درست تھا۔ کیونکہ ترجمہ میں تو ایک ہی بات پائی جاتی ہے اور اس کے متن کے حصہ میں اسے صاف کر دیا گیا ہے کہ جب یسعیاہ زندہ تھا تو اشارتاً یہ پیشنگوئی پوری ہوگئی تھی۔ یسعیاہ کی کتاب میں ہم دیکھتے ہیں کہ شہرِ یروشلم محاصرہ میں تھا اور دشمنوں کے نرغہ میں تھا۔ یہودیوں کا بادشاہ آخز بے حد پریشان تھا کہ شہر دشمنوں کے قبضے میں چلا جائے گا۔ خدائے قادرِ مطلق نے فیصلہ کیا کہ بادشاہ کو ایک نشان دے کہ یہودیہ کا دارالخلافہ دشمن کے قبضہ میں نہیں جائے۔

وہ نشان جو یسعیاہ نبی نے بادشاہ آخز کو دیا وہ یہ تھا کہ ایک جوان عورت ایک بیٹا جنے گی اور اس کا نام ''عمانوایل'' یعنی خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس پیشنگوئی کے نتیجہ میں ایک

بیٹا پیدا ہوا۔خدا نے یسعیاہ کی بیوی کو یہ بیٹا دیا اور اس بیٹے کی پیدائش سے آخز بادشاہ کا یقیناً ایمان بڑھا کہ شہر دشمن کے قبضہ میں نہیں ہوگا۔نبوت کی تکمیل اور پاک ترین مقام کا ممسوح کیا جانا (یعنی ہیکل کی تعمیرِنو)۔

یہ تمام اہداف بڑی مصیبت کے 7 سالوں میں پورے ہوں گے جب یہودی قوم کے دن پورے ہو جائیں گے کہ وہ توبہ کر کے چلاتے ہوئے ''مسیحا'' کو اپنا نجات دہندہ قبول کرلیں گے اور کہیں گے کہ

''باروک حباب شم ایڈونائی''

"Baruch Habba'b Shem Adonai"

''مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے'' (متی 39:23)۔اور اس وقت تمام دنیا میں راستبازی بسی رہے گی اور خداوند حکومت کرے گا اور ہزار سالہ بادشاہی کی مقدس ہیکل تعمیر ہوگی۔

نشان ومثال کے طور پر پیشتر ہوگی

نبوت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی تفسیر مختلف انداز سے پوری ہوتی ہے۔لیکن یہ بات یاد رکھنا ہے کہ نبوت تاریخی طور پر پوری ہونے سے پیشتر نشان ومثالی رنگ میں پوری ہوجاتی ہے۔

اس کے پانچ سوسال بعد 250 سال مسیح کی پیدائش سے پیشتر یہودی عالموں اور دانش مندوں نے جب مندرجہ بالا متن کا ترجمہ کیا تو انہوں نے ستر عالموں کے ترجمہ سپٹواجنٹ میں عبرانی زبان کے لفظ کو یونانی زبان کے لفظ ''پرتھنیس'' کو استعمال کیا، جس کے معنی ہیں ''کنواری''۔اور انہوں نے جان لیا کہ یہ مسیح کے لئے نبوت کی گئی ہے۔کیونکہ یہ پیشنگوئی فطرتاً مسیحا کے لئے ہی ہے اور پرتھنیس کا ترجمہ صرف اور صرف کنواری ہی ہے۔یعنی

خدا جسم میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا بچہ یقینی طور پر خدا کا کلمہ مجسم ہوگا اور یہ ہوگیا (لوقا 35-26:1)۔

دانی ایل کی نبوت دوبارہ

دانی ایل کی ستر ہفتوں کی نبوت بھی مجازی رنگ میں پوری ہوگئی ہے۔ اس نبوت میں دانی ایل یوں بیان کرتا ہے کہ ''ایک بادشاہ آئے گا، وہ مقدس ہیکل میں قربانی موقوف کرے گا اور فصیلوں پر اجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی'' (دانی ایل 27:9)۔

بعدازاں 400 سال اسور (موجودہ شام) کا بادشاہ جس کا نام انطاکیس اپی فینیس تھا، یروشلم میں داخل ہوکر ہیکل مقدس کی بے حرمتی کی قربانی کو موقوف کیا اور اس نے قدّس الاقدّس میں ذیوس دیوتا کا بُت نصب کیا۔ وہ ایک شیطان صفت انسان تھا اور اس نے یہودیوں کے نام ونشان کو مٹا دینے کا تہیہ کر رکھا تھا۔

تاہم 200 سال کے بعد خداوند یسوع مسیح نے 31ء میں دانی ایل کی نبوت کی بابت کہا جب اس نے کوہِ زیتون پر خطبہ دیا اور کہا کہ یہ نبوت ابھی پوری ہونا باقی ہے (متی 15:24)۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جب خداوند یسوع نے ان الفاظ کا ذکر کیا تو کئی ایک نے اپنے دلوں کو تھام لیا اور وہ حیران ہوگئے ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس بیان کے ساتھ یہ کہا کہ انطیاکس نے مثال اور نشان کے طور پر دانی ایل کی نبوت کو پیشتر پورا کیا۔ اسے تاریخ میں *Pre-Fulfillment* کہا جاتا ہے۔

متی 24 باب: تاریخ یا پھر نبوت؟

ماضی کے حالات کو بیان کرنے والے اور تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ دانی ایل اور متی 24 باب میں کی گئیں نبوتیں خداوند یسوع مسیح کے آسمان پر جانے کے 40 سال بعد 70ء میں ہی پوری ہوگئی ہیں۔ یہ اس وقت پوری ہوگئیں تھیں جب رومیوں نے یروشلم کو تباہ

وبرباد کر دیا۔ تاہم میں اس کو یوں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی 70ء میں وقوع میں آیا وہ تو پہلے بیان شدہ واقعات کی پہلی ہی کی طرح پوری ہو چکی ہیں۔ Fulfillment in type یا یہ ابھی پوری نہیں ہوئی ہیں۔ یہ مستقبل میں پوری ہوں گی۔

آیئے ہم اس بات پر غور کریں کہ خداوند یسوع نے فرمایا کہ دانی ایل کی نبوت اس وقت پوری ہوگی جب ''اجاڑنے والی مکروہات فصیلوں پر نصب کی جائے گی''۔ ''پس تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا'' (متی 15:24)۔ یہ حوالہ تو صرف مخالفِ مسیح کے لئے ہی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ یہ حوالہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کسی بُت کا پاک ترین مقام میں نصب کیا جانا ہے۔ جس طرح کہ اس ظالم انطیاکس اپیفینی نے زیوس کے بُت کو نصب کیا تھا، تاہم رومن بادشاہ ططس نے ایسا کوئی باہجار قدم نہیں اٹھایا تھا، لیکن اس کی فوجوں نے شہر اور ہیکل کو تباہ وبرباد کر دیا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے یہ بھی فرمایا کہ اس نبوت کی تکمیل ''بڑی مصیبت'' بھی ایک بہت بڑا نشان ہے کہ اس وقت یہودیوں پر ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی ہوئی نہ اس کے بعد ہوگی (متی 21:24)۔ یہ الفاظ تو 70ء میں پورے نہیں ہوئے تھے۔ ططس بادشاہ کا قتلِ عام تو بڑا شدید اور غضب ناک تھا، تاہم پھر بھی نازیوں کے ظلم وستم سے بہت کم تھا جو انہوں نے دوسری جنگِ عظیم میں ان پر کیا۔

زکریاہ نبی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو تہائی یہودی موت کا لقمہ ہو جائیں گے (زکریاہ 13:8-9)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہودیوں پر ظلم وستم وجبر ابھی واقع ہونے والا ہے۔ جو ہٹلر کے نازی لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ یہ نبوت بڑی مصیبت کے دوران پوری ہوگی۔

تیسری بات جو متی 29:24 میں پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ خداوند خدا ''ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا''۔ اور یہ بات متی 24 باب میں لکھی ہوئی ہے۔ پھر ماضی کی

باتوں کو کھنگالنیوالے بضد ہیں۔ یہ سب باتیں پوری ہو چکی ہیں۔ یہ بات مجھے ان دو شخصوں کی یاد دلاتی ہے جن کا ذکر پولس رسول نے کیا ہے۔ان کا نام ہمینیس اور فلیستس ہے۔ پولس رسول نے ان کی تعلیم کی مذمت کرتے ہوئے کہا ان کا کلام آکِلہ کی طرح کھاتا چلا جائے گا۔ وہ یہ کہہ کر کہ قیامت ہو چکی ہے بعض کا ایمان بگاڑتے ہیں(2 تیمتھیس 2:17-18)۔

متفق نہ ہونے کی وجوہات

ہم نے اس بات کو دریافت کیا ہے کہ بہت سی وجوہات ہیں کہ لوگ ایسے لوگوں کی بات کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے کیونکہ ایسے لوگ خدا کے کلام میں کی گئی نبوت کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

Systemize the Bible prophecy

یہ لوگ نبوتِ بائبل کو اس متن کے مطابق اس کی تفسیر نہیں کرتے اور اس نبوت کو جو بقول ان لوگوں کے ایک دوسرے کے ساتھ میل نہیں کھاتی، اسے وہ نظر انداز کر جاتے ہیں۔نبوتوں میں جو وقت خدا نے ٹھہرایا ہے اسے بھی نہیں پہچانتے اور مثال اور اشارات کے طور پر جو مکمل اور پورے ہو چکے ہوتے ہیں۔

آگ پر مزید تیل چھڑکتے ہوئے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ آیا نبوت کی تفسیر لغوی ہونی چاہیے یا پھر بطور استعارہ یا بطور مجاز ہونی چاہیے۔

حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو عموماً متفق ہیں وہ خصوصاً حالات و واقعات کے تعین پر اتفاق نہیں کرتے۔مثال کے طور پر *Pre-Millennialistic*، جو خدا کی آمد پر ایمان رکھتے ہیں کہ صعودِ کلیسیا جب مصیبت شروع ہو گی تب ہو گا۔اور ایسے لوگ بھی ہیں جن کا یہ ایمان ہے کہ روس اسرائیل پر مصیبت کے درمیان حملہ آور ہو گا جس کی نبوت حزقی ایل 39,38 میں کی گئی ہے۔علاوہ ازیں کچھ دیگر اصحاب یوں مانتے ہیں کہ روس کا حملہ مصیبت کے شروع

میں ہوگا۔

جب مندجہ بالا تمام تفسیروں کا موازنہ کیا جاتا ہے تو حیرانگی کی کوئی بات نہیں کہ لوگ مختلف انداز میں آخیر زمانہ کے متعلق کی نبوتوں کی تفسیر کرتے ہیں اور بنیادی طور پر تین طریقے ہیں جو صدیوں سے تفسیر کرنے والے استعمال کر رہے ہیں۔ ان طریقوں کو ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے اے ملینی ال Amillennial اور بعدازاں پوسٹ ملنیم Post Millennium۔

آیئے ہم ان سب کے متعلق جانیں کہ ان کی ترقی کس طرح ہوئی؟

تواریخی نظریہ مسیح کی آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر ایک تواریخی نظریہ ہے

یہ نظریہ مسیح کی آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے کہلاتا ہے اور اسے تواریخی اصطلاح سے نوازا گیا ہے کہ دوسرے نظریات سے اس کے امتیاز کے لئے ابتدائی کلیسیا کے تواریخی نظریہ کو ظاہر کرنے کے دو اسباب ہیں۔ اسے متذکرہ نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ اس نظریہ سے یہ اخذ کیا گیا ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے ہوگی۔

لفظ Millennium لاطینی کے دو الفاظ کا مرکب ہے۔ جس کے سادہ سے معنی ہزار سال کے ہیں۔ اس نظریہ کا ڈایاگرام خاکہ میں دیا گیا ہے۔ یہ دنیا کے مستقبل کو چار زمانوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

☆ موجودہ کلیسیا۔

☆ ایک سات سالہ زمانہ جو ''مصیبت کا زمانہ'' کہلاتا ہے۔

☆ زمین پر مسیح کا دورِ سلطنت جو ہزار سال کا زمانہ ہوگا The Millennium۔

☆ ابدالآباد حالت کی کیفیت جب خلاصی پائے ہوئے لوگ خدا کے ساتھ نئی زمین پر ہمیشہ

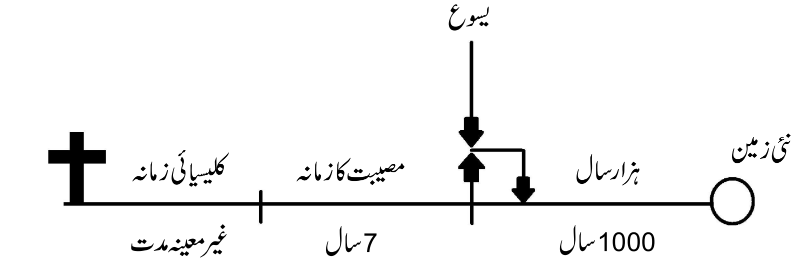

خاکہ نمبر 3

تک سکونت کریں گے۔

بائبل مقدس میں جو کچھ آخیر زمانہ میں ہونے والا ہے۔اس نظریہ کی بنیاد بائبل کی لغوی تفسیر ہے۔اس کی خصوصیات میں سے ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ بڑی مصیبت کے زمانہ کے اختتام پر کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے گی۔

اس نظریہ کے مطابق دوران مصیبت کلیسیا زمین پر ہی رہے گی۔اس کے اختتام پر یسوع آسمان میں ظاہر ہوگا اور کلیسیا بادلوں پر اٹھالی جائے گی تا کہ ہوا میں اس کا استقبال کرے۔مقدسین فوراً جلالی ہو جائیں گے، اور پھر وہ فوراً ہی یسوع کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی کرنے کے لئے زمین پر لوٹ آئیں گے۔

آبائے کلیسیا

پہلی تین صدیوں تک متذکرہ بالا نظریہ ہی آخیر زمانہ کے واقعات کے لئے کلیسیا کی تعلیم کا حصہ تھا۔سوائے ایک شخص جسٹن شہید کے، جو 100ء میں پیدا ہوا۔اس کے علاوہ آبائے کلیسیا نے 400ء تک اسی نظریہ کی حمایت کی اور اسے مانتے رہے۔تاہم جسٹن شہید انتہا پسندی کی طرف بڑھ گیا کہ اس نظریہ سے اختلاف کنندہ کو بدعتی قرار دے دیا جائے گا۔

آج کے دور میں جو لوگ اس نظریہ سے اختلاف کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ابتدائی آبائے کلیسیا کی موافقت ان پاک صحائف کی تفسیر کرنے میں غلطی پر مبنی تھی۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ ابتدائی کلیسیائی لیڈر نبوت کے ماہرین علمانہ تھے۔ انہوں نے نبوت پر بہت ہی کم تحریر کیا اور جو کچھ انہوں نے لکھا وہ محض خاکے ہی تھے۔ ان کا تعلق یسوع کی الوہیت سے تھا نہ کہ نبوت سے ہاں ان کا سروکار یسوع کی الوہیت۔ خدا کی واحدنیت اور کلیسیا نظم ونسق کے عملی مسائل اور ایذ ارسانی کے سامنے قائم رہنے سے تھا۔

تاہم ان کے مذکورہ بالا نظریہ سے آنکھ نہیں چرائی جاسکتی کہ آخیر زمانہ کے متعلق انہوں نے جو کچھ قائم کیا وہ بائبل مقدس میں پائی جانے والی تعلیم پاک صحائف کے سیاق و سباق کے عین مطابق ہے اور صاف ستھری، جامع اور معقول خلاصہ ہے۔

وہ ایک اختلاف جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے وہ صرف اور صرف اورغین تھا جو 185ء تا 254ء تک اس دنیا میں تھا۔ اورغین کی پاک صحائف تک رسائی اسی انداز میں ہی تھی۔ اس نے سیاق وسباق کے مطابق کوئی تفسیر نہیں کی بلکہ لغوی معنوں کا انکار کیا۔ اس نے مستقبل میں رونما اور واقع ہونے والے تواریخی واقعات و حالات کی نسبت کلامِ پاک کی باتوں کو گہری سچائیاں اور علامتی اور تمثیلی بیانات ہی قرار دیا۔

چونکہ اورغین آبائے کلیسیا کے حمایت شدہ نظریہ ہزار سالہ بادشاہت کو قبول نہ کر سکا۔ لہٰذا اس کے مقابل ایک دیگر نظریہ کو ضرور ترقی دی جس کا آبائی کلیسیا میں بہت بری طرح اثر ہوا اور وہ شخص تاریخ میں ''سینٹ آگسٹین St. Augustin'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (358ء - 434ء)۔ اس نے چوتھی صدی کے اختتام پر ایک متبادل نظریہ کو جنم دیا۔

ہزار سالہ بادشاہت کی نفی

اس عقیدہ ونظریہ کا قاعدہ ترکیب کا خالق مقدس آگسٹین کو مانا جاتا ہے جس کی توضیح نیچے خاکہ میں کی گئی ہے۔اس عجیب نام کو یونانی زبان کے اندر A کے حروف کے معنی نفی کے ہیں۔جب کسی لفظ سے پہلے A کو لگا دیا جائے تو اس لفظ کے معنی نفی میں بدل جاتے ہیں۔بالکل ویسے ہی جیسے عربی گرائمر میں ''لا'' کے معنی نفی کے ہیں۔

یہ اصطلاح گمراہ کن ہے۔تاہم اس نظریہ کے حامیوں کی اکثریت ہزار سالہ بادشاہی پر ایمان رکھتی ہے لیکن ظاہری بادشاہی پر نہیں۔وہ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ کلیسیا پر مسیح کی موجودہ روحانی حکومت ہی اس کی ہزار سالہ بادشاہی ہے اور اس کے آمدِ ثانی تک جاری

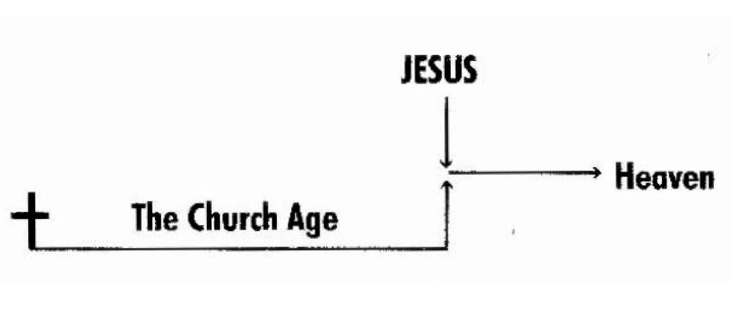

خاکہ نمبر 4

رہے گی کیونکہ وہ ان تمام استعاروں اور اصطلاحوں کو روحانی اور مجازی رنگ میں بیان کرتے ہیں۔اس طرح وہ ہزار سالہ بادشاہی کو علامتی، تمثیلی اور مجازی زمانہ قرار دیتے ہیں۔

اس نظریہ کا ایک پہلو اس کی سادگی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کلیسیائی زمانہ کلیسیا کے صعود (یعنی اس کا آسمان پر اٹھایا جانے کے نتیجہ کے طور پر) کے وقت قہقہہ انگیز تمثیل ہوگی کوئی مصیبت کا دور نہیں ہوگا اور نہ ہی زمین پر مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت اور نہ ہی نئی زمین پر کوئی ابدیت ہوگی۔آگسٹین ہر ایک واقعہ کو مجازی

رنگ دیتا ہے۔ان سب چیزوں کو علامتی اور تمثیلی بیانات ہی گردانتا ہے۔وہ خدا کی بادشاہی کو کلیسیا اور کلیسیائی زمانہ کو ہزار سالہ بادشاہی اور نئی زمین کو آسمان کے لئے تمثیلی نام بیان کرتا ہے۔

آگسٹین کے زمانہِ آخر کے واقعات وحالات کے نظریہ کو''کونسل آف افسس'' نے 431ء میں قبول کرلیا جو کیتھولک عقائد میں آج تک موجود ہے اور دورِ حاضر کے عمومی پروٹسٹنٹ فرقوں کے درمیان بھی اس نظریہ کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

دوسرے الفاظ میں اس نظریہ (Amillenialism) کو موجودہ دور کے نام نہاد مسیحیوں کی اکثریت نے اپنایا ہوا ہے۔

آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد

تیسرا نظریہ جو آخیر زمانہ کے واقعات وحالات کے لئے پایا جاتا ہے وہ آمدِ ثانی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد Post Millennialism کہلاتا ہے۔یہ نظریہ سترھویں صدی کے وسط میں اصلاحِ کلیسیا کے بعد ہوا کیونکہ اصلاحِ کلیسیا کا اثر نبوتِ بائبل پر بہت

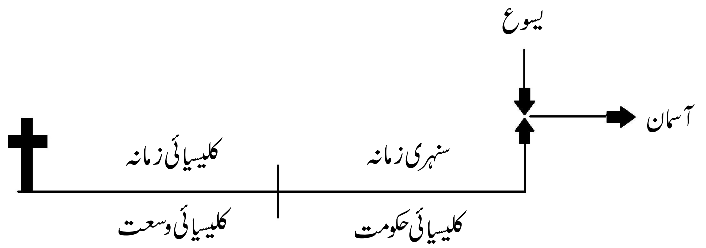

خاکہ نمبر 5

تھوڑا ہوا۔اس لئے کہ اصلاحِ کلیسیا کے رہنماؤں کا زور اختیارِ بائبل''راست باز ایمان کے وسیلہ سے جیتا رہے گا'' پر ہی رہا۔اپنے مخالفین کو ان سچائیوں سے متعلقہ سوالات کے

جوابات دینے میں مصروف رہے۔اس نظریہ کوخاکہ نمبر5 میں واضع کیا گیا ہے۔

یہ نظریہ عقلیت پسند لوگوں کی اختراع ہے۔ یہ نظریہ سولھویں صدی کے وسط میں پروان چڑھا جسے ایک یونی ٹیرین خادم Unitarian Pastor ڈینیئل وٹبائی Daniel Whitby نے انجام دیا۔اس نظریہ کے تحت لوگ یہ مانتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی اس کلیسیائی زمانہ میں کلام کی منادی سے تکمیل کو پہنچے گی۔کلیسیا کے بشارتی کام میں سوسائٹی کو مسیحی بنانا شامل ہے۔ چونکہ یہ نظریہ اس ''سنہری زمانہ'' کے بعد ہی مسیح کی آمدِ ثانی کا داعی ہےاس لئے اسے Post Millenialism کہتے ہیں۔

متذکرہ نظریہ Post Millenialism پروٹسٹنٹ دنیا میں جلد ہی پھیل گیا جس کی دو وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ نے پروٹسٹنٹ لوگوں کو کیتھولک لوگوں سے مختلف ہونے کا موقع فراہم کیا اور سب سے اہم اور معتبر بات یہ ہوئی کہ یہی نظریہ عقلیت پسند لوگوں کے علم الٰہی کا بیان نئے علم کے طور پر ابھرا۔اور دورِ جدید پر چھا گیا۔ایک ایسا فلسفہ جس نے بڑی دلیری سے یہ دعویٰ کیا کہ انسانیت آسمان کی بادشاہی کو زمین پر قائم کرنے والی ہے۔اس نظریہ کے تحت جب کلیسیا تمام روئے زمین پر بادشاہت کرے گی تو اس نظریہ کے تحت کلیسیائی زمانہ آہستہ آہستہ سنہری زمانہ میں تبدیل ہوتا جائے گا اور یہ کام قوموں کے مسیحی ہوجانے پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

اس بات کا صلہ اس نظریہ کو یوں ملتا ہے کہ اس کے باعث اٹھارویں اور انیسویں صدی کے مشنری صاحبان کی کوششوں کو بڑی جلا حاصل ہوئی۔مشنری صاحبان نے مسیح کی آمدِ ثانی کے اندر انجیل کی منادی کرنے کی رویا کو گرفت میں لیا اور دنیا کے اندر انجیل کی منادی کو تیز تر کر دیا۔

اس نظریہ کی اچانک موت

1990ء کے لگ بھگ قریباً تمام پروٹسٹنٹ فرقوں کا پوسٹ ملینی الزم کی تعلیم و نظریہ کو قبول کرلیا۔ تاہم اس نظریہ کو جلد ہی خیر باد کہہ دیا۔

اس نظریہ کا راتوں رات خاتمہ ہوگیا۔ اس کے خاتمہ کی وجہ پہلی عالمگیر جنگِ عظیم ٹھہری، کیونکہ یہ بات اس نظریہ کے چند بنیادی تعلیمات میں ترقی کا فطری ہونا ایک مفروضہ اور شیخی ثابت ہوا۔ کیونکہ یہ بات اس نظریہ کے اندر ایک اٹل نقص تھا جو عقلیت پسندی کی تعلیم انسانیت کے ساتھ اس کی ناکامی کا باعث ٹھہری۔ ان کی رویا یہ تھی کہ انسانیت کی رہائی اور کاملیت جسے جنگ کی تباہ کاریوں نے غلط ثابت کر کے عقلیت پسندی کی عمارت کو دھڑام سے گرادیا۔

پوسٹ ملینی الزم کے اندر ایک اور اٹل نقص کی تسلسل انگیز بنیادی کمی تھی۔ کسی بھی نظریہ کی وسعت کی خاطر بعض نبوتوں اور پیشنگوئیوں کو (ہزار سالہ بادشاہت کے متعلقہ ہوں) لغوی معنوں کے تحت اپنانا ہوگا۔ جب کہ اسی دم بعض پیشنگوئیوں / نبوتوں کو مجازی رنگ دینا ہوگا۔

علاوہ ازیں ان پیشنگوئیوں کو نظرانداز کیا گیا جن میں خداوند کی واپسی کے وقت سوسائٹی کی حالت بہتر ہونے کی نسبت بد سے بدترین ہوتی چلی جائے گی (متی 24:4-24 اور تیمتھیس 3:1-5)۔

اس نظریہ کے اچانک خاتمے سے پروٹسٹنٹ عوام کے اندر نبوتی خلا پیدا ہوگیا۔ چونکہ یہ نظریہ تمام باتوں کو مجازی رنگ دیتا تھا۔ اس کے غائب ہونے پر پروٹسٹنٹ لوگوں کی غالب اکثریت نے پھر سے اے ملینی ازم کی طرف رخ کیا، جس سے سترھویں صدی میں دست بردار ہوگئے تھے۔

بہر کیف اس منظر نامے پر امریکہ کے اندر ایک دیگر نظریہ نبوت کو متعارف کرایا گیا اور پروٹسٹنٹ گروپوں کے اندر بعض بہت ہی بنیاد پرست گروپوں نے اس نئے نظریہ کو قبول کر لیا۔ اس نظریہ کو تکنیکی انداز میں ''Dispensational Premillennialism'' ادواریت ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر ''مسیح کی آمدِ ثانی'' کیونکہ اس نظریہ کا تعلق ایک ایسے گروپ کے ساتھ تھا جو بنیادی طور پر ''ادوریت کا حامل' Dispensationlist' کے نام

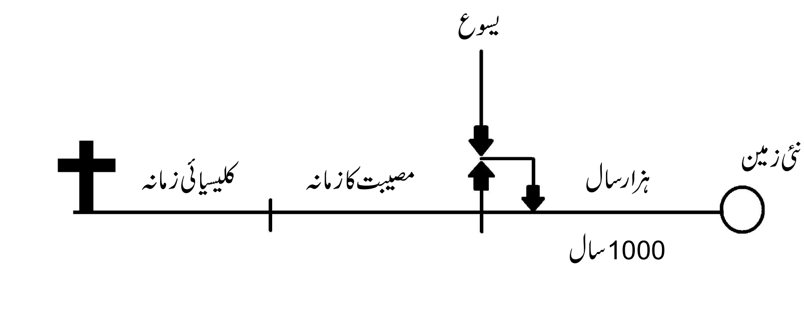

خاکہ نمبر 6

کا حامل تھا۔ میں اسے نظریہ جدید یا Modern Pre-Millennial کہتا ہوں۔

ہزار سالہ بادشاہی مسیح کی آمدِ ثانی سے پہلے

اس نظریہ کو انگلینڈ کے اندر پلائی ماؤتھ بردرن نے اٹھارویں صدی کے اوائل میں متعارف کرایا اور اسے بڑے شفاف انداز میں پیش کیا۔

یہ نظریہ آخیر زمانہ کے واقعات و حالات دراصل تواریخی نظریہ پری ملینیم کی تجدید ہے۔ جس میں فرق صرف یہ ہے کہ اس نظریہ کو صعودِ کلیسیا کو مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھائے جانے کی حمایت حاصل ہے۔

پلائی ماؤتھ بردرن یسوع کی آمدِ ثانی کے متعلق دو مستقل واقعات ہیں۔

پہلا کہ اس کی آمد کے لئے کلیسیا کے لئے اور دوسرا واقعہ اس کی آمد ''کلیسیا کے ساتھ''۔ ان کا

یہ عقیدہ کلیسیا کا مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھالیا جانا کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اس نظریہ پر یہ کہہ کر حملہ کیا گیا کہ ''حقیقی اور سچا ہونے کے لئے بہت نیا''۔تاہم اس کے مددگار راور وکالت کنندہ گان نے جلدی سے اس کی سپورٹ کی غرض سے کلامِ مقدس کے دو حوالجات کو بطور ثبوت وشواہد کے پیش کیا کہ بائبل مقدس کی پیشگوئی ونبوت پر دھیان کرتے ہوئے ''ترقی وتجلی'' کا اصول سکھاتی ہے۔

یرمیاہ 24:30 اور دانی ایل 4:12، اس سے ان کا جو مطلب تھا وہ یہ کہ دراصل جن باتوں کا بائبل مقدس میں آخیر زمانہ کے لئے اشارہ پایا جاتا ہے اور جوں جوں وقت قریب آئے گا اس کی تکمیل کے لئے نبوت کی خود بخود سمجھ آتی جائے گی۔

تقابل نظریات

آخیر زمانہ کی بابت متذکرہ چاروں نظریات پر غور کرتے ہوئے بعض خصوصی امتیاز ہمارے سامنے موجود ہیں۔تاہم ان مماثلات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو ان چاروں نظریات میں پائے جاتے ہیں۔

☆ سب ہی اس بات پر متفق ہیں کہ یسوع اپنے مقدسوں کے ساتھ واپس آ رہا ہے۔

☆ سب ہی متفق ہیں کہ خلاصی پائے ہوئے خڈا کی حضوری میں ابدالآباد سکونت کریں گے۔

ان دو باتوں میں اتفاق ان بہت سے تضادات سے جو ان میں پائے جاتے ہیں کہیں بڑھ کر اہم ہے۔پھر بھی تضادات کا معاملہ بھی بہت اہم ہوتے ہوئے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔اے ملینی ازم اور پوسٹ پلینی ازم، دونوں اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ یسوع کبھی اپنے مقدسوں کے ساتھ اپنے جلال میں قوموں کے سامنے ظاہر ہو کر سلامتی، انصاف اور راستبازی میں عالمگیر سلطنت کرے اور جلد آمد کا بھی انکار کرتے ہیں۔

اور نظریہ پوسٹ ملینی ال کے حامی مانتے ہیں کہ جب تک کلیسیا ہزار برس تک ساری دنیا پر حکومت نہ کرے، اس وقت تک یسوع واپس نہیں آ سکتا۔

اختلافات کے خاتمہ کے لئے کلیدی بات پاک صحائف تک رسائی ہے۔ اگر آپ پاک صحائف کو روحانی اور علامتی طرز بیان سمجھ کر مجازی رنگ دیں گے تو پھر آپ ہزار سالہ بادشاہی کے انکاری اور کلیسیا کا ساری دنیا پر ہزار سال تک بادشاہی کرنے کے حامیوں میں ہوں گے۔ اگر آپ پاک صحائف کی سادہ تعلیم کو ان کے سیاق وسباق کے ساتھ قبول کریں گے تو آپ مسیح کی آمدِ ثانی کو ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر ہی کے نظریہ کو قبول کریں گے۔

ایک گزارش

میں آپ کو کلامِ پاک کی سادہ تعلیم کو قبول کرنے کی استدعا کروں گا۔ خدا کے کلام کو مجاز کا رنگ دے کر اس کے ساتھ کھیل نہ کھیلیں!۔ جب بھی ایسا کریں گے تو آپ خدا کے کلام کو اپنی مرضی کے تحت معنی اپنائیں گے۔ لیکن اس عمل میں اپنے آپ کو کھو دیں گے۔ آپ خدا کے مقصد سے دور رہ جائیں گے۔

مسیح کی پہلی آمد سے متعلق پیشنگوئیوں اور نبوتوں کو یاد رکھیں کہ جو کچھ ان میں لکھا گیا وہ اپنے سیاق وسباق کے مطابق ہی پوری ہوئیں۔ تو اس کی آمدِ ثانی کے لئے بھی وہ تمام نبوتیں اور پیشنگوئیاں اپنے سیاق وسباق کے مطابق *Plane sense* سادہ فہم اور سادہ معنوں میں پوری ہوں گی۔

اے ملینی ال کی مشکلات

میرے ایک دوست نے ایک ایسی سیمنری میں داخلہ لیا جہاں نظریہ اے ملینیم کی تعلیم دی جاتی تھی۔ جب وہ اپنے مضمون ''بائبل پروفیسی'' کی پہلی کلاس میں حاضر ہوا تو استاد نے یہ کہتے ہوئے اپنے سبق کا آغاز کیا کہ ''نبوتی ادب'' کے متعلق آپ کو سب سے

پہلے اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ ایسا ادب اپنے سیاق وسباق کے مطابق نہیں ہوتا۔اس کے معنی لکھی ہوئی عبارت کے موافق نہیں ہوتے۔لہٰذا مثال کے طور پر اگر آپ ایک نبوتی آیت پڑھتے ہیں جس میں ایک گائے کا ذکر ہوتو اس آیت کے متعلق آپ کو یہ ضرور یقین ہونا چاہیے کہ آیت میں مذکورہ گائے گائے نہیں ہوتی۔

خدا کے کلام کے متعلق اس طرح کی گفت وشنید کلامِ الٰہی کے ساتھ حماقت کے ساتھ پیش آنا ہے۔اس طرح کی حرکت ایسے انسان کو اپنی مرضی کے موافق تفسیر کرنے کے لائق بناتی ہے۔تو پھر مذکورہ نظریہ کے حامل کا یہ ''بنیادی اصول تفسیر'' ہے۔

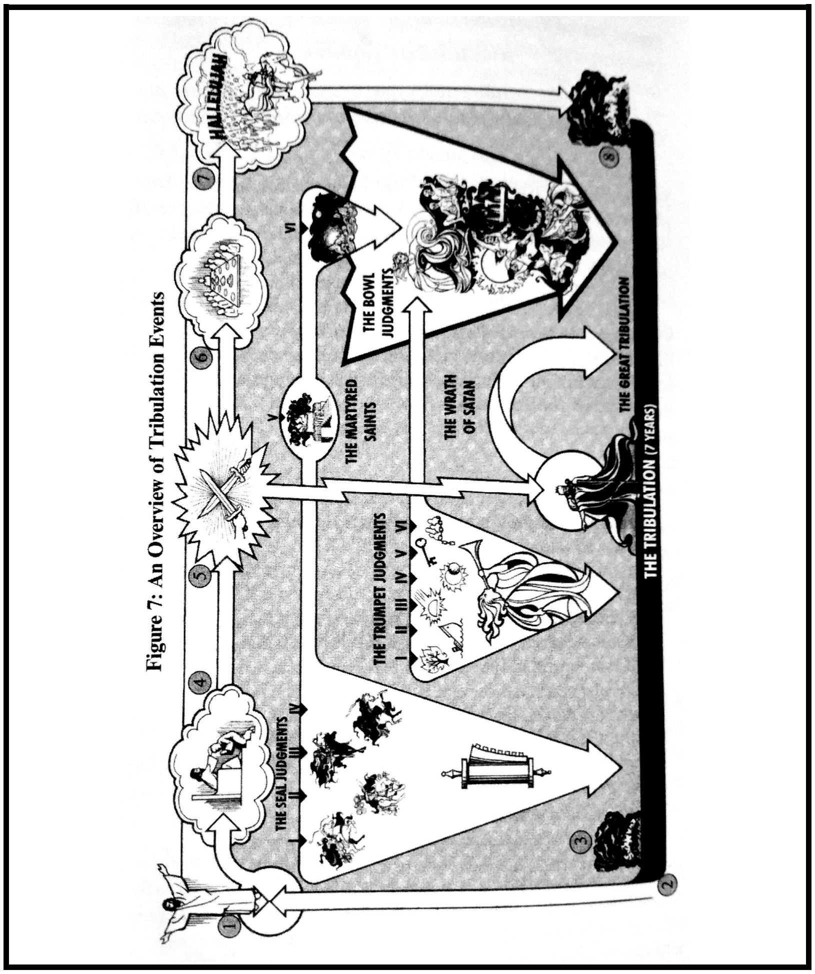

Figure 7: An Overview of Tribulation Events

Explanation of Figure 7

1) خداوند یسوع کا ظاہر ہونا (یوحنا 1:14-3)۔

2) مقدس لوگوں کا صعود سے پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے اور ہم جو زندہ ہوں گے بدل جائیں گے (1 تھسلنیکیوں 4:13-18، اور 1 کرنتھیوں 15:51-55)۔

3) روس کا اسرائیل پر حملہ۔ آسمان سے آگ نازل ہو کر روس کو تباہ کر دے گی (حزقی ایل 38-39)۔

4) ایمان داروں کا مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے پیش ہونا۔

ایمان داروں کے اعمال کا حساب ہو گا اور ان کو ان کے کاموں کے موافق اجر و انعام دئے جائیں گے (2 کرنتھیوں 5:10)۔

ایمان داروں کے گناہوں کی عدالت پہلے ہی صلیب پر ہو چکی ہے (2 کرنتھیوں 5:21، یوحنا 5:24، گلتیوں 3:13، یسعیاہ 53:5-6)۔

5) آسمان میں جنگ شیطان کو زمین پر گرا دیا گیا۔ اب اس کی آسمان پر جانے کی پہنچ کو ختم کر دیا گیا ہے (مکاشفہ 7:7-12)۔

6) یسوع اور اس کی دلہن کی شادی کی ضیافت یعنی کلیسیا اور یسوع مسیح کی شادی (مکاشفہ 19:7-9)۔

7) خداوند یسوع مسیح کا جلال میں زمین پر واپس آنا (مکاشفہ 19:11-16)۔

8) ہرمجدون کی جنگ (یوائل 3:13-16 اور مکاشفہ 19:17-21)۔

اے ملینیم کے حامی اور آگسطین کا یہ کہنا کہ کلیسیا تمام دنیا پر حکومت کرے گی اور تمام دنیا کو فتح کر کے حکومے خداوند یسوع کے حوالے کر دے گی۔ تاہم اس نظریہ سے بہت سنجیدہ اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بائبل مقدس کے متن کے بالکل خلاف ہیں۔ آیئے

ہم ان میں سے چند ایک پر تبصرہ کریں۔

مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کہاں ہے؟

آگسطین اپنے دلائل میں یوں بیان کرتا ہے کہ ہم اس وقت مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت میں زندہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ہزار سالہ بادشاہت کا آغاز تو واقع صلیب سے ہو چکا ہے اور یہ ہزار سال مسیح کی واپسی پر اختتام پذیر ہوں گے۔ جب لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ دنیا میں جب اس قدر بدی ہے تو پھر وہ عہدِ سعادت اور پرسکون ہزار سالہ سلطنت کہاں ہے؟۔ تو آگسطین یہ جواب دیتا ہے کہ بدی کا معیار اور اس کی سطح ہموار اور معتدل ہے۔ اس نے مزید کہا کہ ہم اس عہدِ سعادت میں ہیں، کیونکہ روح القدس بدی کو روکے ہوئے ہے۔ اسے روک کر بدی اور نیکی دونوں کو ہموار اور معتدل رکھے ہوئے ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ روح القدس بدی کے آگے رکاوٹ ہے۔ اگر روح القدس یہاں نہ ہوتا تو حالت اس کے برعکس اور دگرگوں ہوتی۔ اس طرح ہم معتدل ماحول کے اندر رہتے ہوئے ہزار سالہ بادشاہی میں ہیں۔

اب یاد رہے کہ آگسطین کے لئے تو ہزار سالہ دور کی طوالت و معیاد مشکل نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو واقع زندہ ہی 400ء میں تھا۔ اور جب یہ ایک ہزار سال گزر گئے اور خداوند یسوع المسیح کی آمدِ ثانی نہ ہوئی تو اس نظریہ کے حاملوں نے سادگی سے اسے روحانی معنی پہناتے ہوئے عدد کو ہی بدل ڈالا اور کہنا شروع کیا کہ عدد تو مجازی و علامتی ہے۔ دورانیہ اصل میں صلیب سے لے کر آمدِ ثانی تک ہے۔ چاہے یہ عرصہ کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو۔

بڑی مصیبت کہاں ہے؟

آگسطین نے اس سوال کو قبول کرتے ہوئے یوں جواب دیا۔

ہم تو ایک ہی وقت میں دونوں حالتوں میں ہیں۔ ہم مصیبت کے دور اور ہزار سالہ بادشاہی،

دونوں کی حالتوں میں ہیں ۔ چونکہ روح القدس بدی کو روک رہا ہے، اسی وجہ سے ہم ہزار سالہ بادشاہی کے عہدِ سعادت میں ہیں ۔لیکن ہم مصیبت میں بھی ہیں ۔ کیونکہ مسیح کی آمدِ ثانی تک کلیسیا دکھوں میں سے گزرے گی اور ستائی جائے گی۔ جب اسے یہ بتایا گیا کہ بائبل تو فرماتی ہے کہ مصیبت کا عرصہ تو صرف سات سال کا ہوگا، تو آگسطین نے پہلے کی طرح عدد کو تمثیلی وعلامتی کہہ کر بات ختم کرڈالی اور یہ دلیل پیش کی کہ سات کا عدد وقت کی کاملیت کو بیان کرتا ہے۔لٰہذا یہ عدد بھی 1000 کے عدد کی مانند صلیب سے آمدِ ثانی تک بیان کرتا ہے۔

کیا شیطان بندھا ہوا ہے؟

مکاشفہ 20:1-3 میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شیطان کو پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھ دیا گیا اور اس حقیقت نے آگسطین کو مجبور کر دیا کہ یہ دلیل پیش کرے کہ شیطان کو صلیب کے واقعہ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔لیکن کیا وہ باندھا گیا؟ یقیناً شیطان کو صلیب پر قیامت کی قدرت یعنی مسیح کے جی اٹھنے سے غیر معمولی شکست ہوئی۔ تاہم صلیب پر فتح اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ تاریخی انداز میں ظہور میں نہیں آئی، لعنت بدستور موجود ہے۔اور شیطان تا حال دنیا پر بادشاہی کر رہا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

"ساری دنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے"

(1یوحنا5:19)

شیطان کی آخری اور حتمی تباہی و ہلاکت ابھی مستقبل کی بات یہی وجہ ہے کہ بائبل میں اس کا کچلا جانا مسیح کی آمدِ ثانی کا کام ہوگا۔**"اور خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے، شیطان کو تمہارے پاؤں سے جلد کچلوا دے گا"** (رومیوں 16:20)۔

اس وقت شیطان اپنے اختیارات سے محروم ہو کر ایک ہزار برس کے لئے اتھا گڑھے میں باندھا جائے گا۔اور پھر ہزار برس پورے ہونے کے بعد وہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے گا اور آسمان سے آگ نازل ہو کر تمام مخالفین مسیح کو بھسم کر دے گی۔اور شیطان کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا (مکاشفہ 20:7-10)۔

اے ملینی ال لوگ اکثر اس کے جواب میں متی 18:28 کا حوالہ دیتے ہیں جہاں یسوع المسیح کا فرمان ''آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے''۔لیکن وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ چاہے یسوع کو کل اختیار دیا گیا ہے تاہم وہ ابھی اسے کام میں نہیں لا رہا۔یہی وجہ ہے کہ دنیا تا حال اس بدترین حالت میں ہے۔

یسوع اس وقت خدا کے سامنے بطور ہمارا سردار کاہن ہماری شفاعت کرتا ہے (عبرانیوں 1:8)۔لیکن وہ دوبارہ اس دنیا میں آئے گا تو وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پر آ کر اپنے کل اختیار کو جو اس نے صلیب پر مکمل کیا، کلی طور پر عمل میں لائے گا (مکاشفہ 16:19)۔اسی وجہ سے عبرانیوں کے لکھنے والا یوں فرماتا ہے ''پس جس صورت میں سب چیزیں اس کے تابع کر دی گئی ہیں۔مگر ہم اب تک سب چیزیں اس کے تابع نہیں دیکھتے'' (عبرانیوں 2:5-8)۔اور 1 کرنتھیوں 15:23-26 میں یوں لکھا گیا ہے کہ ''جب تک اس کی ہزار سالہ بادشاہی اختتام کو نہ پہنچے، سب چیزیں اس کے تابع یا پاؤں تلے نہ ہوں گی''۔جب شیطان کچل دیا جائے گا سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائے گا وہ موت ہے۔

اگر شیطان بندھا ہوا ہے تو پھر وہ بہت لمبی زنجیر کے ساتھ بندھا ہوا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ میری ایڑھی کو نوچتا، ٹانگ کو چباتا اور گلے پر تلوار کی نوک رکھے ہوئے ہے اور اس کو 1 پطرس 8:5 میں ایسا دشمن قرار دے دیا گیا ہے جو گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے اور یقیناً وہ اس علاقہ میں بندھا ہوا نہیں لگتا، بلکہ لگتا ہے کہ وہ

آزاد ہے اور اپنے شکار کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے۔

ایک طرح تو یقیناً صلیب پر شیطان کی طاقت محدود ہوگئی اور وہ یوں کہ وہ ایماندار جو مسیح میں ہیں ان کو روح القدس کی طرف سے قوت میسر ہے۔ جو روح القدس ان میں سکونت کر کے انہیں بہم پہنچا رہا ہے۔ جس سے وہ شیطان پر غالب آتے ہیں (1 یوحنا 5-1:5)۔

لیکن صلیب پر عائد کی گئیں شیطان پر پابندیاں اسے باندھنے کا کام نہیں کرتیں۔ جس کا ذکر پاک صحائف یوں کرتے ہیں کہ وہ ہزار سالہ دورِ حکومت کے آغاز پر باندھ دیا جائے گا۔

بائبل کا فرمان ہے کہ شیطان کو اس لئے باندھ دیا جائے گا تا کہ وہ قوموں کو گمراہ نہ کر سکے (مکاشفہ 3:20)۔

کس طرح آج کوئی کہہ سکے گا کہ قومیں گمراہ نہیں ہو رہی ہیں؟

قیامت / مردوں کا جی اٹھنا کہاں ہے؟

یہ نظریہ ایک اور مشکل بھی پیدا کرتا ہے اور مشکل یہ ہے کہ قیامت کے دو پہلوؤں سے صرف نظر کرنا ہے۔ حالانکہ بائبل مقدس صفائی سے بیان کرتی ہے کہ یہ دونوں قیامتیں راستبازوں کی قیامت اور ناراستوں، دونوں کی قیامت ہوگی (اعمال 15:24)۔ جس طرح پہلے بھی اس امر کو ظاہر کیا گیا کہ ہزار سالہ دورِ حکومت کا نظریہ دو قیامتوں کے نظریہ کو مہیا کرتا ہے۔ پہلی قیامت راستبازوں کی قیامت کے تین مرحلے ہوں گے۔

☆ قیامتِ المسیح: ثانیاً قیامت الکلیسیا (ثالثاً) پرانے عہد نامہ کے مقدسین اور مصیبت کے زمانہ کے شہیدوں کی قیامتِ المسیح کی آمدِ ثانی کے وقت۔

☆ دوسری قیامت: ناراستوں کی قیامت ہزار سالہ دور کے اختتام پر فوراً ہی وقوع میں

آئے گی۔ لیکن اے ملینی ال نظریہ میں صرف ایک ہی قیامت ہوگی۔ یہ کلیسیائی زمانہ کے اختتام پر وقوع میں آئے گی۔ جب تاریخِ کائنات اور موجودات کا خاتمہ ہوگا۔

آگسطین نے آپنے آپ کو تسلی دینے کی غرض سے پہلی قیامت کے اس مسئلہ کو یوں حل کیا کہ پہلی قیامت تو اس وقت ہو جاتی ہے جب کوئی شخص یسوع کو اپنا خدا قبول کر کے نئی پیدائش حاصل کرتا ہے۔ وہ اسے روحانی قیامت تصور کر لیتا ہے۔ اور بقول آگسطین، دوسری قیامت اصلی قیامت ہوگی جب مسیح کی آمدِ ثانی پر ہر ایک مردہ قبر سے جی اٹھے گا۔

اب ذرا غور کریں کہ دو قیامتیں کتاب میں مذکورہ ہیں۔ مکاشفہ 20:4-6 آیات سادگی سے پڑھیں۔ وہاں دو قیامتوں کا صاف صاف ذکر موجود ہے اور ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ دونوں قیامتوں کو ہزار برس کی مدت سے جدا کیا گیا ہے۔ جب کوئی شخص ان دونوں قیامتوں کی تفسیر اپنی مرضی سے ایک کی تو روحانی اور دوسری قیامت کی لغوی اور اصلی تو خدا کے کلام کے ساتھ مذاق کرتا ہے اور کلامِ الٰہی بے پھل رہ جاتا ہے۔

نئی زمین کہاں ہے؟

آگسطین مکمل طور پر نئی زمین کو روحانی معنی پہنا دیتا ہے۔ اس یونانی مائل ذہن جو اسے خلاصی پائے ہوئے لوگوں کا نئی زمین پر ابدالآباد سکونت کرنے کو قبول کرنے سے باز رکھتا ہے وہ نئی زمین کو آسمان کے ساتھ ایک کر دیتا ہے۔ انہیں بالکل برابر قرار دیتا ہے۔ اسے یونانی منظر وظاہری تناسب سے یہ ناممکن نظر آتا ہے کہ پاک اور ناپاک دو چیزوں کو مکمل طور پر آپس میں ملا دیا جائے۔ مادی کائنات کو عالم موجودات سے مٹا دیا جائے گا اور بقول آگسطین ابدیت فضائے بسیط اور معلق خلا میں بسر کی جائے گی۔

ایک آزاد نظریہ

القصہ اے ملینی ال نظریہ کی بنیاد پاک صحائف کے بیانات کو روحانی معنوں میں

قبول کرنے پر ہے کہ بائبل مقدس کی عبارت کو روحانی معنی کے تحت قبول کرنا ہوتا ہے نہ کہ سیاق وسباق کے تحت۔

آزاد خیال تھیولوجی کے حامل افراد کے لئے بھی یہ نظریہ قابلِ قبول ہے کیونکہ وہ بھی کائنات، معجزات، کنواری سے پیدائش اور یسوع کے جی اٹھنے کو روحانی معنوں میں بیان کرتے ہیں۔لیکن اس کے برعکس بنیاد پرستوں کا دعویٰ ہے کہ بائبل مقدس ہمیشہ جو کچھ فرماتی ہے اپنے اندر تحریر شدہ باتوں کے مطابق ہی فرماتی ہے یعنی اس کا فرمان سیاق وسباق کے موافق ہی ہے اور یہ کہ یسوع المسیح کی آمدِ ثانی ویسے ہی وقوع میں آئے گی جیسے کہ پاک صحائف میں اس کی نسبت آیا ہے۔

اصلیت کی کسوٹی / پرکھ

اے ملینی ال نظریہ نظریہ پاک صحائف پر پورا نہیں اترتا۔اس میں الٰہی سچائیوں کے بارے میں پرکھ یا کسوٹی پاک صحائف ہیں۔جو ان پر پورا اترے وہی درست نظریہ ہو گا۔ہم کس طرح اس بات کا یقین کر لیں کہ اس وقت ہم ہزار سالہ بادشاہی کے زمانہ میں زندہ ہیں؟۔جب کہ بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ

''زمین مسیح کے ہزار سالہ دورِ حکومت میں خدا کے عرفان سے معمور ہوگی''۔جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی''

یسعیاہ 9:11

کیا جس دنیا میں ہم زندہ ہیں یہ خداوند کے عرفان سے معمور ہے؟۔کیا اس دنیا میں نیکی ہے یا دنیا بدی سے معمور ہے؟۔

آیئے ہم اپنے آپ کو دھوکہ نہ دیں۔ بلکہ جانیں کہ خدا نے ایک ایسی نئی دنیا کا وعدہ کیا ہے جس کا کردار یسعیاہ 2:2-4 آیت میں تعین کر دیا ہے کہ وہ نئی دنیا سلامتی، امن، راستبازی اور عدل وانصاف سے معمور دنیا ہوگی۔ خدا یقیناً ایسی دنیا کی بابت تو نہیں فرماتا جس میں اس وقت زندہ ہیں جو گناہ آلودہ بدی سے معمور اور بگڑے ہوئے نظام دنیا کی حامل ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ خدائے عظیم وقادرِ مطلق کا تو وعدہ ہے کہ وہ ایک نئی زمین اور نئے آسمان میں خلاصی پائے ہوؤں کے ساتھ ابدالآباد سکونت کرے گا۔ خدا کے وعدوں کو اس طرح کے خام خیالی کے حامل نظریات کا شکار نہ ہونے دیں۔ جن کا ذکر اے ملینی ال ازم کے طور پر کیا گیا ہے۔

ایک آڑا ترچھا سوال

جب میں نے پہلے پہل نبوتِ بائبل پر مطالعہ شروع کیا تو سوال پیدا ہوا کہ: ''ہزار سالہ بادشاہی سے کیا مقصد ہوگا ؟''۔ اس سوال نے تو مجھے پریشان ہی کر کے رکھ دیا۔ متذکرہ بالا لفظ تو صاف عیاں تھا کہ خداوند تو ہزار برس سلطنت کرنے کے لئے اس زمین پر واپس آرہا ہے۔لیکن کیوں!؟۔ میں اس سوال کو مسلسل دہراتا رہا۔

اس وقت میں نے اے ملینیم کے نظریہ پرستوں کی مشکل کو جان لیا کہ وہ بھی یقیناً اسی طرح سوچتے ہیں گے۔ کیوں؟۔ وہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا خداونداس خراب وبوسیدہ دنیا میں واپس آئے گا؟ اس دنیا میں آ کر ہزار برس تک بادشاہی کرنے سے خداوند کا مقصد کیا ہو سکتا ہے؟ خداوند یا اس دنیا کو ہزار برس کی بادشاہی کی ضرورت بھی کیا ہے؟ اور پھر یہ ضرورت کا سبب کیا ہے؟۔

میرے مطالعہِ بائبل نے میری رہنمائی اس طرف کی ہے کہ ہزار سالہ بادشاہی کے خدا کے کئی ایک اہم ترین مقاصد ہیں۔

یہودیوں کے ساتھ وعدے

ہزار سالہ بادشاہی کا پہلا سبب تو یہ ہے کہ خدا نے یہودیوں کے ساتھ جو وعدے کئے ہیں، وہ ان کو اس دورانیہ میں پورا کردے گا۔خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ان یہودیوں کو سرزمینِ اسرائیل میں پھر اکٹھا کرے گا جو مصیبت کے اختتام پر یسوع کو اپنا مسیحا قبول کریں (حزقی ایل36:22-28 اور زکریاہ10:6-9)۔وہ اس بقیہ پر اپنی روح نازل کرے گا (یسعیاہ 15:32 ، 3:44)۔ان کے ملک اور ان کی نسل کو برکت دے کر بڑھائے گا (حزقی ایل48:1-29، 36:10-11)۔اور ہماری ساری دنیا میں منفرد قوم بنائے گا (یسعیاہ60-62باب)۔

وہ خدا کے اس فضل اور رحم کی زندہ مثال کے طور پر خدمت انجام دیں گے جو وہ توبہ کرنے کے باعث اپنی طرف رجوع لانے والوں پر کرتا ہے۔

''اے بنی یہوداہ اور اے بنی اسرائیل، جس طرح تم دوسری قوموں میں لعنت تھے اسی طرح میں تم کو چھڑاؤں گا اور تم برکت ہو گے۔ ہراساں نہ ہو بلکہ تمہارے ہاتھ مضبوط ہوں'' (حزقی ایل13:8)۔

زکریاہ نبی کے صحیفہِ پاک میں یوں بیان ہے کہ یہودی بقیہ پر خدا کی برکتیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ سب قوموں میں لوگ ان کی طرف مائل ہوں گے۔ ملاحظہ ہو: ''رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ ان ایام میں مختلف اہلِ لغت میں سے دس آدمی ہاتھ بڑھا کر ایک یہودی کا دامن پکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے'' (زکریاہ23:8)۔

کلیسیا کے ساتھ وعدے

ہزار سالہ بادشاہی کے لئے دوسری وجہ اس کے کلیسیا کے ساتھ وعدے ہیں۔ خدا

نے یہ وعدہ کیا ہے کہ مخلصی پائے ہوئے لوگ اس دنیا کی سب قوموں پر مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔ یہ وعدہ حضرت دانی ایل نبی کے صحیفہ میں درج ذیل الفاظ میں قائم کیا گیا ہے۔

''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو بخشی جائے گی۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گذار اور فرماں بردار ہوں گی'' (دانی ایل 27:2)۔

نئے عہد نامہ میں پولس رسول کی معرفت بڑے سادہ الفاظ میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''اگر ہم دکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے''
(2 تیمتھیس 12:2)

یسوع خداوند نے مکاشفہ کی کتاب میں تھوتیرہ کی کلیسیا کو مکتوب میں فرمایا

''جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے، میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا۔ اور وہ لوہے کی عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ کمہار کے برتن چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ایسا اپنے باپ سے پایا''۔ (مکاشفہ 2:26-27)۔

جب یوحنا رسول کو آسمان پر اٹھا لیا گیا تا کہ اسے خدا کی تخت گاہ کا نظارہ کرایا جائے، اس نے آسمانی لشکر کو ایک گیت گاتے ہوئے سنا، جس کا لبِ لباب مندرجہ ذیل آیتِ مقدسہ میں ہے:

''اور ان (مخلصی پائے ہوئے لوگوں) کو ہمارے خدا کے لئے بادشاہی اور

کاہن بنا دیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں'' (مکاشفہ 10:5)۔

کلیسیا کا تمام دنیا پر بادشاہی کا وعدہ ہزار سالہ بادشاہی کے دوران پورا ہونے کو ہے۔ یہی وہ بات تھی جو خداوند یسوع نے اپنے پہاڑی وعظ میں کہی جب اس نے فرمایا:

''مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں، کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے''

(متی 5:5)

یسوع یروشلم کے کوہِ صیون سے بطور بادشاہ ساری دنیا پر حکومت کرے گا (یسعیاہ 23:24 اور زکریاہ 9:14)۔ اور مخلصی پائے ہوئے اس کے مقدس لوگ اپنے جلالی بدنوں کے ساتھ منتظمین، منصفوں، روحانی معلمین، اور معاونین کے طور پر تمام دنیا میں اس کے ساتھ سلطنت کریں گے۔ اور یہ ہزار سالہ بادشاہی کے دور میں زندہ شہریوں اور ان کے بچوں پر سلطنت کریں گے (یرمیاہ 15:3، دانی ایل 7:18-27، لوقا 17-11:19)۔

قوموں کے ساتھ وعدے

خدا کا یہ بھی وعدہ ہے کہ وقت آئے گا جب انہیں ان کی عظیم خوابوں کی تعبیر ''عالمگیر سلامتی'' کے نام سے حاصل ہو جائے گی جو دنیا کے لئے سعادت کہلائے گا۔ امن و سلامتی ایسا خواب ہے جو سب قوموں نے دیکھا تو ہے، تاہم یہ شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا، کیونکہ ثابت ہوا کہ قوموں کے لئے اس کی تعبر کرنا امر محال ہے۔

یکے بعد دیگرے سلامتی کانفرسوں کا انقعاد کیا گیا۔ بہت سے معاہدوں پر دستخط بھی کئے گئے۔ عالمگیر تنظیموں کو منظّم بھی کیا گیا۔ پھر بھی تا حال جنگ وجدل قوموں کو پامال کر رہی ہے۔

خدا نے زمین اور انسانیت کو جنگ و جدل سے آرام وسلامتی دینے کا وعدہ کیا

ہے۔لیکن یہ امن وسلامتی جب تک سلامتی کا شہزادہ واپس نہیں آتا، ناممکن ہے۔جب سلامتی کا شہزادہ واپس آئے گا تو اس وقت قومیں اپنی تلواروں کو پھالیں اور بھالوں کے ہنوالے بنالیں گی۔صرف اسی وقت قوموں کے آرام کا وعدہ پورا ہوگا کہ ''قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی۔اور وہ پھر جنگ کرنا نہ سیکھیں گے'' (یسعیاہ 4:2)۔

خدا نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ زمین کو سلامتی، راست بازی، انصاف اور پاکیزگی کے ساتھ معمور کرے گا۔''کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے، اسی طرح زمین بھی خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی'' (یسعیاہ 9:11)۔

اور''اس روز گھوڑوں کی گھنٹیوں پر مرقوم ہوگا''

''خداوند کے لئے مقدس اور خداوند کے گھر کی دیگوں اور مذبح کے پیالوں پر بھی لکھا ہوا گا''خداوند کے لئے۔مقدس (یسعیاہ 9:11)۔

یہ راست بازی، سلامتی اور امن کے سب وعدے ملینیم کے دور میں پورے ہوں گے۔

مخلوقات کے ساتھ وعدے

خدا نے جو وعدے مخلوقات کے ساتھ کئے ہیں وہ بھی ہزار سالہ بادشاہی میں پورے ہوں گے۔خدا نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ جو لعنت آدم کے گناہ کے باعث زمین پر نازل کی گئی تھی اس سے وہ خلاصی کرلے گی اور اس نے مخلوقات سے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ فرسودگی سے چھوٹ جائے گی اور اس کی خوبصورتی اور توازن کو بحال کردیا جائے گا (رومیوں 23-18:8)۔خونخوار جانور سبزی خور جانوروں میں تبدیل ہو جائیں گے (یسعیاہ 6:11)۔ہلاک کرنے والے مہلک جان دار بھی بے ضرر ہو جائیں گے۔ان کا زہر ختم ہو جائے گا (یسعیاہ 9-8:11)۔اور پودوں کی قلم رو کثرت سے پھلے پھولے گی (یسعیاہ 35 باب اور

حزقی ایل 34:25-31)۔ سرزمینِ اسرائیل حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو جائے گی، سیاح اور وہاں جانے والے لوگ اسے دیکھ کر دنگ رہ جائیں گے اور کہیں گے کہ ''یہ سرزمین جو ویران پڑی تھی باغِ عدن کی مانند ہوگئی۔ اور اجاڑ اور ویران وخراب شہرِ محکم اور آباد ہو گئے (حزقی ایل 35:36)۔

یسوع کے ساتھ وعدے

ہزار سالہ بادشاہی کی سب سے بڑھ کر اہم وجہ خدا کی یسوع المسیح کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی تکمیل ہے۔ خدا نے یسوع کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ایسا جلال اس (یسوع) کو دے گا کہ جس کی مثال تاریخِ انسانی میں کہیں نہیں ملتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جس قدر اس (یسوع) نے اپنے آپ کو پست کیا تھا، اسی قدر اس کو بلند بھی کیا جائے گا۔ بائبل مقدس بلا تامل یہ فرماتی ہے کہ یسوع المسیح اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے آئے گا (یسعیاہ 24:23، 66:18-19، 2 تھسلنیکیوں 1:7-10)۔

خدا نے یہ بھی فرمایا کہ وہ یسوع تمام دنیا پر اور سب قوموں پر یروشلم کے کوہِ صیون پر سے سلطنت کرے گا (یسعیاہ 2:2-4، دانی ایل 7:13-14، زکریاہ 14:1-9)۔

زبور 2 میں ان سب وعدوں کا یہ خوبصورت خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ شروع میں دنیا کے سیاسی رہنماؤں کی خدا اور اس کے بیٹے کے خلاف بغاوت کا کیسا معائنہ کیا گیا اور اس زبور کی پہلی اور دوسری آیت میں بطور ''اس کے مسیح'' کے خلاف یہ آیات سیاسی رہنماؤں اور دنیا کے بادشاہوں کے توہین آمیز رویہ کا ذکر کرتی ہیں (زبور 2:3)۔ لیکن اسی زبور میں یہ بات بھی مرقوم ہے کہ ''خدا اپنے غضب میں ان سے کلام کرے گا اور اپنے قہرِ شدید میں ان کو پریشان کر دے گا (آیت 5)۔ اور آسمان میں ان پر ہنسے گا اور ان کا تمسخر اڑائے گا اور خدا اپنے وعدے کو جس طرح اس نے فرمایا: ''میں تو اپنے بادشاہ کو اپنے کوہِ مقدس صیون پر بٹھا

چکا'' (آیت 6)۔ پھر خداوند یسوع المسیح اپنے وعدوں کے متعلق جو خدا نے اس کے ساتھ کئے خود بھی یوں گویا ہیں۔

میں اس فرمان کا بیان کروں گا
خداوند نے مجھ سے کہا تو میرا بیٹا ہے
آج تو مجھ سے پیدا ہوا
مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لئے
اور زمین کے انتہائی حصے تیری مملکت کے لئے تجھے بخشوں گا
تو ان کو لوہے کے عصا سے توڑے گا کمہار کے برتن کی طرح
تو ان کو چکنا چور کر ڈالے گا

زبور 2:7-9

یسوع اس وقت ایک ''شاہِ منتظر'' ہے۔ بالکل داؤد بادشاہ کی طرح، جسے عرصہ دراز تک اسرائیل کا بادشاہ بننے کا انتظار کرنا پڑا۔ اگرچہ وہ عملی طور پر بادشاہ بننے سے بہت پہلے اس عظیم کام کے لئے مسح ہو چکا تھا۔ یسوع بھی بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہونے کے لئے مسح تو ہو چکا ہے لیکن ابھی اس نے حکمرانی شروع نہیں کی۔

اس وقت وہ سردار کاہن کے طور پر خدا کے تخت کے سامنے ہمارا شفاعت کنندہ ہے (عبرانیوں 1:8)۔ وہ اپنے باپ کے حکم کا منتظر ہے کہ واپس آ کر ساری دنیا پر اپنی حکومت کا دعویٰ دار ہو (عبرانیوں 2:5-9 اور مکاشفہ 19:11-16)۔

فیصلہ کن سبب

ہزار سالہ بادشاہی (ملینیم) کے لئے ایک اور بھی اہم مقصد ہے۔ خدا اس سے انسان پر قطعی طور پر ثابت کرے گا کہ مذہب انسانیت کا پیرو یعنی محض انسانی فلاح و بہبود کا

حامل انسان کلیتاً دیوالیہ ہے۔

تمام انسان دوستی کے علم بردار بلا امتیاز سیاسی یا مذہبی لبادوں کے حامل سب کے سب اس نکتہ پر متفق ہیں کہ دنیا میں بدی کا ماخذ وذریعہ انسان کی زوال شدہ فطرت ہے۔ان کا نظریہ یہ ہے کہ معاشرتی اصلاح بھی انسان کے جملہ مسائل کا قطعی حل نہیں ہے۔

مثال کے طور پر ان کی نظر میں جرائم ہی کو لے لیں۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ سوسائٹی ہی جراثیم کی بنیادی جڑ ہے۔اور اپنے موقف کے لئے جواز پیش کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ معاشرہ سے برائی اور جرائم کے خاتمہ کے لئے جو کچھ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہر ایک انسان کو ملازمت مہیا کی جائے تاکہ اس کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ عمدہ مضافات میں سکونت پذیر ہوں۔تو وہ جرائم کو خیال میں بھی نہ لائیں۔

تاہم ایسے اصلاحی نظام انسان کی بنیادی فطرت جو زوال شدہ اور بگڑی ہوئی ہے کو تو تبدیل نہیں کر سکتے۔ بدی کرنے والا شخص قحبہ خانہ میں سستے داموں بدکاری کرتا ہے۔مگر عمدہ مضافتی علاقے کا باسی اپنے گردونواح میں شریف زادیوں پر آوازیں کستا اور انہیں تنگ کرتا ہے۔آبادی کے گندے محلوں میں رہنے والے چوری کرتے ہیں، جب کے خوش پوش علاقوں کے باشندے تھری پیس سوٹ زیب تن کر کے مختلف طریقوں سے لوگوں سے کروڑوں روپے ہتھیا لیتے ہیں۔تنگدست اوباش کم سن بچوں کو درندگی کا نشانہ بناتے ہیں۔ جب کہ امیر لوگ گن پوائنٹ پر من مانی کرتے ہیں۔القصہ انسان کے ماحول کی تبدیلی اس کی فطرت کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ ماحول کی تبدیلی اسے وہ اور زیادہ پر فریب گنہگار بنا دیتی ہے۔

فطرت پرست نظریہ پاک صحائف کے بالکل متضاد ہے۔خدا کا کلام صفائی سے بیان کرتا ہے۔ بدی کا ذریعہ (ماخذ) انسان کی زوال شدہ فطرت ہے۔دوسرے لفظوں میں بدی کا منبع سوسائٹی نہیں بلکہ بذاتِ خود انسان ہے۔ جسے تبدیل ہونے کی ضرورت ہے

(پیدائش 21:8، یرمیاہ 17:9-10، مرقس 7:20-23)۔

خدا کا کلام یہ فرماتا ہے کہ انسان کے اندر تبدیلی کا واحد طریقہ روح القدس کے کام کے وسیلہ سے اس وقت ہوتا ہے جب وہ اس معجزہ کے لئے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آتا ہے۔

خدا ملینیم (ہزار سالہ بادشاہی) کو تجربہ کے طور پر استعمال کر کے اس نکتہ کو بڑے اور عملی تجربہ گاہ سے ثابت کرنے کو ہے۔ خدا انسانیت کے لئے ایک کامل اور سلامتی، خوشحالی اور اطمینان بخش ماحول پیدا کرنے والا ہے، جو پورے ہزار برس تک قائم رہے گا۔ شیطان باندھ دیا جائے گا، راست بازی کی فراوانی ہو گی۔

پھر جب شیطان کو تھوڑے عرصہ کے لئے دیا جائے گا۔ تو لوگوں کی اکثریت اس کی ریلی میں اس وقت شامل ہو جائے گی جب وہ قوموں کو یسوع کے خلاف بغاوت کے لئے بلائی گا (مکاشفہ 20:7-10)۔ تو ملینیم (ہزار سالہ بادشاہی) کا دور یہ ثابت کرے گا کہ انسان کی ضرورت نئی سوسائٹی نیا معاشرہ نہیں بلکہ تبدیلی فطرت کے لئے "نیا دل" اس کی ضرورت ہے۔

عظیم منصوبہ کی اہمیت

ملینیم (ہزار سالہ بادشاہی) کی قوم یہود و کلیسیا، اقوامِ عالم اور کائنات کے ساتھ الٰہی وعدوں کی تکمیل کے لئے بڑی اہمیت ہے۔

اور اس لئے بھی ملینیم نے بڑی اہمیت حاصل کی کہ خدا اس بات کو بھی ثابت کرے گا کہ سب بدی و گناہ کا منبع انسان کی بگڑی ہوئی فطرت ہے۔ جسے گناہ آلودہ فطرت کہا جاتا ہے *The sinful nature of man*۔ سوسائٹی یا معاشرہ کا بگاڑ نہیں بلکہ زوال شدہ انسانی فطرت ہے اور دنیا کی واحد امید سیاسی اصلاح معاشرہ کا بگاڑ نہیں بلکہ زوال شدہ

انسانی فطرت ہے اور دنیا کی واحد امید سیاسی اصلاح معاشرہ نہیں بلکہ یسوع ہے۔ ملنیم (ہزار سالہ بادشاہی) سب سے بڑی اہمیت خدا کا مقصد اپنے بیٹے کو جلال دینا ہے۔ وہ اپنے چھڑائے ہوئے مقدسین اور اقوامِ عالم کو اس کا جلال دکھانے والا ہے۔

"ساری دنیا خداوند کو یاد کرے گی۔ اور اس کی طرف رجوع لائے گی اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے کیونکہ سلطنت خداوند کی ہے وہی قوموں پر حاکم ہے۔ دنیا کے سب آسودہ حال لوگ کھائیں گے اور سجدہ کریں گے وہ سب جو خاک میں مل جاتے ہیں اپنی جان کو جیتا نہیں رکھ سکتے ایک نسل اس کی بندگی کرے گی۔ دوسری پشت کو خداوند کی خبر دی جائے گی۔ وہ آئیں گے اور اس کی صداقت کو ایک قوم پر جو پیدا ہوگی یہ کہہ کر ظاہر کریں گے کہ اس نے یہ کام کیا ہے" (زبور 22:27-31)۔

خدا کی وفاداری

اس کائنات کا خدا معاہدہ کرنے اور عہد باندھنے والا خدا ہے۔ جو اپنے سب وعدوں میں وفادار ہے ممکن نہیں کہ وہ جھوٹ بولے (عبرانیوں 18:6)۔ اور اپنے وعدہ کو کبھی بھی بھول نہیں سکتا (استثناء 31:4)۔ وہ اس وقت بھی وفادار ہی رہتا ہے جب ہم وفا ہو جاتے ہیں (2 تیمتھیس 13:2)۔

جس طرح اس نے ان سب وعدوں کو جو مسیح کی آمدِ اول میں تھے پورا کیا، اسی طرح وہ ان وعدوں کو جو مسیح کی آمدِ ثانی سے متعلق ہیں ضرور ہی پورا کرے گا۔ جس میں ہزار سالہ بادشاہی (ملینیم) بھی شامل ہے۔

کلیسیا کے اندر ممکن ہے بہت سے ایسے لوگ بھی ہوں جو اس کے تکمیل شدہ

وعدوں سے لاعلم ہوں اور ایسے بھی جو ان وعدوں کو بھول چکے ہوں۔لیکن خدا کو وہ سب وعدے یاد ہیں۔وہ ان میں سے ہر ایک وعدہ کو پورا کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہم ایسے زمانے میں ہیں جب ہمیں خدا کے حالات کو اس دنیا کے سامنے ترتیب و گواہی دینے کا موقع حاصل ہے کہ وہ سب حالات و واقعات جن کا ذکر کلامِ خدا میں موجود ہے وہ سب خدا کے عظیم منصوبہ میں پورے ہونے والے ہیں۔

"تم ہمارے خدا کی تعظیم کرو
وہی چٹان ہے۔اسکی صنعت کامل ہے۔
کیونکہ اس کی سب راہیں انصاف کی ہیں
وہ وفادار اور بدی سے مبرا ہے
وہ منصف اور برحق ہے"

استثناء 32:3-4

سبق نمبر 4

Probing Revelation

مکاشفہ کی چھان بین

☆ ''کیا جہنم میں جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کا اندھیری جگہ میں قید ہو جانا ہے؟

☆ ''میں حاملہ ہوں اور اگر آج ہی کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے تو جو بچہ میرے رحم میں ہے وہ بھی میرے ساتھ آسمان میں جائے گا؟

☆ ''میں نے سنا ہے وہ انگلینڈ کا شہزادے چارلس کے نام کا عدد 666 ہے اور اس کے بازووں کے کوٹ کا بیان دانی ایل کی کتاب میں بیان شدہ علامت مخالفِ مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے تو کیا وہ حقیقتاً مخالفِ مسیح ہو سکتا ہے؟

☆ ''میں نے سنا ہے کہ روسی فوجی دستے آج کل جو امریکہ میں براجمان ہوتے ہیں ملک کے گرد بلیک ہیلی کاپٹر چکر لگا رہے ہیں۔ کیا یہ ٹڈی دل کے حملے کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں پایا جاتا ہے؟

مقابلتاً سوال

مجھے مکاشفہ کی کتاب کے متعلق کانفرنس منعقد کرتے ہوئے قریباً بیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور یہ کانفرنسز امریکہ بھر میں اور دنیا بھر میں ہوتی چلی آئی ہیں۔ ان اجلاس میں میرا من پسند حصہ وہ ہے جب میں سوالات و جوابات کو شروع کرتا ہوں۔ ان میں بعض تو الٹ پٹانگ اور بعض عجیب اور بعض پر مذاق سوالات ہوتے ہیں۔ تاہم میں بذاتِ خود اور سامعین بھی ان سوالات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بعض اوقات میں یہ کہہ کر انہیں جواب دیتا ہوں کہ میں نہیں جانتا اس کے علاوہ میں ان کے بہت سے اچھے سوالات کے جوابات کی تشریح کر دیتا ہوں۔ دراصل کوئی بھی نہیں جانتا کہ ٹھیک جواب کون سا ہے۔ اکثر اوقات حاضرین ان سوالات کے جواب دینے میں میری بہت مدد کرتے ہیں۔

ایسے ہی ایک یادگار موقع پر حاضرین نے مجھ سے پوچھا اور سوال کیا کہ آسمان میں ہم کون سی زبان بولیں گے؟ میں نے جواب دیا کہ عبرانی زبان اور میں نے چند ایک بائبل میں سے اسباب بیان کئے۔ جب اپنا جواب ختم کیا تو ایک ہسپانوی باشندہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ جناب! میں احترام کرتے ہوئے آپ سے متفق نہیں ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ آسمان میں ہماری زبان سپینش زبان ہوگی، اس نے جواب دیا۔

آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ میں نے پوچھا۔ اس نے کہا کیوں کہ یہ سب زبانوں سے بہت خوبصورت زبان ہے۔ میں نے کہا آپ کے ساتھ میں اتفاق کرتا ہوں لیکن اس کے لئے بائبل میں سے کوئی ثبوت؟ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کیا آپ نے Chicano Glory تو حاضرین نے قہقہ لگایا اور میں نے کہا کہ میں نے Shekinah Glory تو سنا ہے لیکن Chicano Glory نہیں سنا!۔

کئی سالوں کے بعد میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ یہ بات بیان کی تو اس نے کہا تم دونوں نے غلط کہا۔ میں نے اسے کہا کہ تم بتاؤ کہ آسمانی زبان کون سی ہوگی؟ اس نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا جرمن!۔ میں نے اس سے بھی پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟ تو اس نے کہا جی ہاں! 2 کرنتھیوں 12 باب میں کہا گیا ہے کہ جب پولس رسول تیسرے آسمان تک اٹھایا گیا اس نے ایسی باتیں سنیں جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ تو کیا آپ کو یہ جرمن زبان نہیں لگتی؟

میں تو اس کے ساتھ متفق ہوا، لیکن مجھے یقین ہے اس نے غلط کہا!۔

پولینڈ کے ایک شخص کا مشکل سوال

ایک بہت ہی عجیب واقع وارسا، پولینڈ میں پیش آیا۔ کانفرنس میں اچانک ایک خاتون کھڑی ہوگئی اور اس نے کچھ لمبا سوال کیا اور انگلش میں جب اس سوال کا ترجمہ ہوا تو اس کے کچھ بھی معنی سمجھ میں نہ آسکے۔ تو میرے ساتھی Gary Fisher جو میٹنگ میں رہنمائی کر رہا تھا کہا کہ اسے میرے لئے پڑھنا اور ترجمہ کرنا ناممکن ہے۔

اکثر پوچھے گئے سوالات

آیئے ہم ان سوالات پر غور کریں جو مکاشفہ کی کتاب کی بابت پوچھے جاتے ہیں۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں سب سوالات کے جوابات دے سکتا ہوں یا جوابات جانتا ہوں۔ درحقیقت میرے اپنے ذہن میں بھی کچھ ایسے سولات ہیں۔ جیسے کہ جب میں خداوند یسوع کے روبرو پیش ہوں گا تو وہ سوالات ان سے ضرور ہے کہ ان کو جوابات خداوند سے معلوم کروں تو اس وقت تک ہم میں سے ہر ایک جو کچھ ہمیں معلوم ہے اسی پر اکتفا کریں ۔''اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے'' (1 کرنتھیوں 12:13)۔

میں ان تمام سوالات کو جو بار بار کئے جاتے ہیں جواب نہیں دوں گا کیونکہ باب نمبر 2 میں یا تو تفصیل سے جواب نہیں دئے گئے یا پھر انہیں نظرانداز کیا گیا ہے۔ میں ان بڑے اور اہم سوالات کے جواب دینے پر ہی اکتفا کروں گا، یعنی مکاشفہ 6:2 میں ''نیکلیوں'' کا ذکر آیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟۔ ایسے سوالات کا جواب نہیں دیا جائے گا۔ پھر ایک سوال کہ وہ کون لوگ ہیں جو اپنے آپ کو یہودی کہلاتے ہیں پر ہیں نہیں (مکاشفہ 9:2، 9:3)۔ اور وہ عورت کون ہے جسے تو نے رہنے دیا اور اس کا نام ایزبل ہے (مکاشفہ 20:2)۔ میں ان سوالات کے جواب بھی دینا پسند کروں گا جو ''ٹم لاہے اور جیری جنکن نے

لیفٹ بی ہائنڈ لکھی ہے۔انہوں نے اس کتاب میں ''بڑی مصیبت'' کو خیالی انداز میں تحریر کیا ہے۔

اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ بائبل مقدس مستقبل کے متعلق سب کچھ نہیں بتاتی لیکن بائبل یہ ضرور بیان کرتی اور تباہی جس سے ہماری امید کی پائیداری اور توقع کا انحصار ہے۔میری رائے میں آپ کو ان باتوں پر زیادہ زور نہیں دینا چاہیے جن باتوں کو آپ سمجھتے نہیں ہیں۔اس کے علاوہ ان وعدوں کے لئے خوشی کا اظہار کریں جو صاف اور عیاں ہیں۔ اور جن نکات کو آپ سمجھ نہیں سکتے ان کو یوں ہی چھوڑ نہ دیں بلکہ ان کے لئے دعا کریں اور پاک نوشتوں میں تحقیق جاری رکھیں۔لیکن اس سلامتی اور اطمینان اور تسلی کو برباد نہ ہونے دیں۔وہ ذرائع بائبل مقدس وقتِ معین پر ان کو ظاہر کر دے گی۔

کیا مکاشفہ کی کتاب نبوت ہے یا تاریخ؟

مکاشفہ کی کتاب بذاتِ خود اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ یہ نبوت ہے۔''اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اس کے سننے والے اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے اس پر عمل کرنے والے مبارک ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے (مکاشفہ 3:1)۔اس کے علاوہ دیگر چار دفعہ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ یہ کتابِ نبوت ہے (یعنی پیشنگوئی کی کتاب ہے) (مکاشفہ 19,18,10,7:22)۔

تاہم اصل سوال تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ کتابِ مکاشفہ میں بیان شدہ پیشنگوئیاں پوری ہوگئی ہیں؟ میں نے اسی کتاب میں کسی اور جگہ اس بات کا ضرور بیان کیا ہے۔لہٰذا اس بات کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔میرے لئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ اس کے چوتھے باب میں کہا گیا ہے ابھی وہ سب کچھ پورا نہیں ہوا۔چوتھے باب میں زمانہ مستقبل میں ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔پہلی آیت میں جہاں یوحنا رسول کو آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے

John is Raptured، تو اسے کہا گیا کہ "یہاں اوپر آ جا، میں تجھے وہ باتیں بتاؤں گا جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے"۔

وہ لوگ جو یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ مکاشفہ کی کتاب میں بیان کردہ پیشنگوئیاں پوری ہوگئی ہیں اور یہ بات تواریخِ عالم میں موجود ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تواریخِ عالم میں کہاں لکھا ہے کہ انسانیت کا چوتھا حصہ ایک ہی جنگ میں موت کے گھاٹ اتر گیا؟ (مکاشفہ 6:1-8)۔تواریخ میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ 144,000 یہودی یکا یک بچائے گئے کہ وہ خداوند کی بادشاہی میں خاص خدمت انجام دیں؟ (مکاشفہ 7:1-8)۔کیا کبھی ایسی جنگ معرض وجود میں آئی ہے جس کے نتیجہ میں انسانیت کا تیسرا حصہ ہلاک ہوا ہو؟ (مکاشفہ 9-8 باب)۔کیا کبھی ٹڈی دل میں حملہ حقیقی یا مثالی، سب کے سب غیر نجات یافتہ انسانوں کو پانچ مہینہ تک ازیت دینے کا اختیار دیا گیا ہے؟ (مکاشفہ 9:1-11)۔ تواریخِ عالم میں کہاں ان دو گواہوں کا ذکر ہے یا پھر تواریخِ عالم میں ان دو گواہوں کا ذکر کہاں پایا جاتا ہے؟ (مکاشفہ 13 باب) یا پھر دہ حیوانوں کا ذکر موجود ہے۔

میں ایسے اور ثبوت مہیا کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں، میرا مدعا پورا ہو چکا ہے کہ مکاشفہ کی کتاب کی پیشنگوئیاں پوری ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔

کیا مکاشفہ کی کتاب سقوطِ یروشلم سے پہلے یا بعد میں لکھی گئی؟

مکاشفہ کی کتاب کی اندرونی گواہی یہ ہے کہ روسی سلطنت کے دوران اور بیرونی گواہی یہ ہے کہ آبائے کلیسیا کا بیان ہے کہ اس کتاب کی تصنیف 95ء میں یروشلم کی تباہی کے پچیس سال بعد لکھی گئی۔

یوحنا رسول نے مکاشفہ کی کتاب مقدس، ڈامیشن کے عہد کے آخر میں تحریر کیا آرئینیس جو پولیکارپ کا شاگرد اور پولیکارپ براہِ راست یوحنا رسول سے سیکھنے والا تھا۔تاہم

مکاشفہ کی کتاب میں مذکورہ ایذا رسانی ڈومیشن کے عہدِ حکومت میں شروع ہوئی جو تختِ روم پر 81-96ء فائز رہا۔ قیصر نیرو کے عہد میں ایذا رسانی شروع ہوئی۔ وہ روم کے شہر تک محدود رہی۔ آبائے کلیسیا میں سے ایک آئرنیس جو (130ء تا 202ء) لکھتا ہے کہ مکاشفہ کی کتاب کا لکھنے والا یوحنا رسول ہے۔ کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مکاشفہ 11:1-2 میں ہیکل مقدس کے متعلق تعمیر کے سوال ہیں کہ یوحنا رسول کو ہیکل کو ماپے گا۔ کہا گیا ہے کہ اس معاملہ میں یوحنا رسول کو کہا گیا ہے کہ ہیکل مقدس کی روحانی حالت کا تخمینہ لگائے۔ اس اعتراض کا مقصد یہ ہے کہ کتاب 70ء کی تباہی سے پہلے لکھی گئی۔

لیکن دلیل کے حامی اس بات کو بھول گئے کہ ہیکل مقدس کا دوبار بننا ہے۔ پہلی ہیکل کا منظرِ عام بڑی مصیبت کے درمیان میں تعمیر ہونا ہے جب مخالفِ مسیح ہیکل مقدس کو ناپاک کرے گا (دانی ایل 9:27 اور 2 تھسلنیکیوں 2:3-4)۔ اور پھر دوسری ہیکل ہزار سالہ دورِ حکومت میں بنے گی جسے خداوند یسوع مسیح خود ممسوح کرے گا (حزقی ایل 40-46)۔

جس ہیکل مقدس کا ذکر مکاشفہ 11 باب میں کیا گیا ہے وہ ضرور ہی بڑی مصیبت کے دوران تعمیر شدہ ہیکل ہی ہے، جس کے لئے کہا گیا ہے کہ ضرور ہے کہ وہ غیر قوموں کے پاؤں تلے بیالیس ماہ تک روندی جائے (جو کہ مصیبت کا آخری حصہ ہوگا)۔ اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ دو گواہوں کی گواہی کے فوراً ہی بعد وقوع میں آئے گا، کیونکہ دو گواہوں کی 1260 یعنی بیالیس ماہ مصیبت کے پہلے حصہ میں ہوگی۔ تو اس کے بعد آخری بیالیس کا ہوگا۔ پہلے حصہ میں 2 گواہ اور آخری حصہ میں ہیکل کا روندے جانے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

کیا مکاشفہ کی کتاب یہ بات بیان کرتی ہے جب یہ کتاب لکھی گئی اسی وقت کے دوران پوری ہو جائیں گی

اس بات کو سمجھنا کچھ مشکل کام نہیں کیونکہ پہلی ہی آیت میں یوں لکھا ہے کہ ''ان باتوں کو دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے'' (مکاشفہ 1:1)۔اور پھر ان کا دو دفعہ ذکر کرتا ہے (مکاشفہ 3:1 اور مکاشفہ 10:22)۔

لیکن اس نظریہ کی حیثیت یہ ہے کہ پیشنگوئیاں تو اریخ میں پوری نہیں ہوئی ہیں۔ ان بیانات میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نبوتیں کسی بھی وقت پوری ہو سکتی ہیں۔اس لفظ ''کسی بھی وقت'' قریب الوقوع ہونا ہے۔اوران بیانات کے جاری کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ کسی بھی وقت یہ نبوتیں پوری ہو سکتی ہیں۔

وہ اصول جن پر خداوند یسوع مسیح نے آخری زمانہ کی بابت زیادہ زور دیا ہے اور اس نے بار بار اپنے شاگردوں کو کہا ''اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا، ابنِ آدم آجائے گا'' (متی 44:24)۔خداوند یسوع مسیح نے دس کنواریوں کی تمثیل بیان کی کہ وہ دس کنواریاں اپنی اپنی مشعلیں لے کر دلہا کے استقبال کو نکلیں۔ان میں پانچ تو بیوقوف اور پانچ عقل مند تھیں۔جو بیوقوف تھیں انہوں نے مشعلیں تو لے لیں لیکن ان کے ساتھ تیل نہ لیا۔لیکن عقل مندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ تیل بھی لے لیا اور جب دلہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں۔آدھی رات کے وقت دھوم مچی کہ دلہا آ گیا۔ بیوقوف کنواریوں کی مشعلیں بجھنے لگیں۔تو انہوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے تھوڑا ہمیں بھی دے دو تو ان کو جواب ملا شاید یہ تمہارے اور ہمارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو، بہتر ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے لئے مول لے لو۔اتنے میں دلہا آ پہنچا اور جو تیار تھیں وہ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا اور جو باقی رہ گئیں تھیں وہ آ کر

کہنے لگیں اے خداوند اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔اس نے جواب میں کہا کہ میں تم سب سچ کہتا ہوں میں تمہیں نہیں جانتا!۔ پھر یسوع نے اپنے شاگردوں سے یہ کہا ''پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو اور نہ اس گھڑی کو'' (متی 13:25)۔اور ایک دوسرے موقع پر یسوع نے کہا ''تمہاری کمریں بندھی اور تمہارے چراغ جلتے رہیں'' (لوقا 35:1)۔''تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا، ابنِ آدم آجائے گا'' (لوقا 40:12)۔

رسولی تحریروں میں بار بار کہا گیا ہے کہ امید وبیم وانتظار کی حالت میں رہنا چاہیے کیونکہ خداوند کسی بھی وقت آسکتا ہے۔ پولس رسول نے بھی اس لئے ططس کو کہا تھا کہ ''اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں (ططس 13:2)۔اور پھر پطرس رسول نے بھی اسی طرح یوں کہا ہے

''اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار
ہو کر اس فضل کی کامل امید رکھو جو یسوع مسیح کے
ظہور کے وقت تم پر ہونے والا ہے''

(1 پطرس 13:1)۔

یوحنا رسول کا بھی یہی کہنا ہے کہ ہماری نگاہیں یسوع مسیح کی آمدِ ثانی پر لگیں رہنی چاہیے۔ کیونکہ جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے'' (1 یوحنا 3:3)۔

الفاظ کا ترجمہ متن کے مطابق ہی کرنا چاہیے اور متن ہمیشہ تو رایخی طور پر پورا ہوتا ہے۔تو پہلی صدی میں لکھے گئے الفاظ، حوالجات کا مطلب، جلد، وقت نزدیک''۔لگتا تو ہے کہ وقت نزدیک ہے اور ان باتوں کا جلد پورا ہونا ضرور ہے۔جس طرح کہ وقت گزرتا گیا اور تاریخی انداز میں ابھی جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پورا نہیں ہوا ''جلد وقوع میں'' آنا ہے۔

یہی بات کلام کے دیگر حصوں میں بیان کی گئی ہے۔مثال کے طور پر یعقوب رسول یوں فرماتے ہیں

''پس اے بھائیو! خداوند کی آمد تک صبر کرو۔
دیکھو۔کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار
میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا
ہے۔تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مظبوط رکھو
کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے''۔

(یعقوب 5:7-8)

تو حقیقتِ حال کچھ یوں ہے کہ پینتیکوست کے دن سے آخری زمانہ کا دور شروع ہو چکا ہے۔اور یہ زمانہ کتابِ مکاشفہ میں درج نبوتوں کے پورا ہونے کے ساتھ ہی پایا تکمیل کو پہنچے گا۔

مکاشفہ کی کتاب وقت کی بابت جو کہا گیا ہے وہ وقت کے پورا ہونے کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تو تیار رہنے کے لئے آگاہ کرتا ہے۔جن حالات کا مکاشفہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ کسی بھی وقت ظہور میں آسکتے ہیں۔

کیا 144,000 حقیقت میں یہودی ہی ہیں؟

مکاشفہ کی کتاب کے ساتویں باب میں جہاں 144,000 یہودیوں پر مہر کی گئی ہے۔اس کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں کی گئی۔ساتویں باب میں یہودیوں کے لئے ہی کہا گیا ہے۔تاہم ''یہواہ کے گواہ *Jehovah's Witness* '' کہتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد نے یہی کہا ہے اور دیگر بدعتی گروپ بھی اسی طرح کہتے ہیں البتہ مین لائن گروپ کہتے ہیں کہ یہ کلیسیاہ کی تصویر ہیں۔144,000 یہودی کس طرح کلیسیا کی تمثیل و تصویر ہو سکتے

ہیں؟ یہ بات میری سمجھ سے تو باہر ہے۔اس طرح کی تفسیر تو عجیب نظر آتی ہے۔تو پھر خدا ہمیں کس طرح قائل کرتا ہے کہ لوگ 144,000 یہودی ہیں جن کو وہ ''بنی اسرائیل'' کہہ کر پکارتا ہے(مکاشفہ 4:7)۔حتیٰ کہ ان کے قبیلوں کا بھی ذکر یوں کرتا ہے کہ ہرایک قبیلہ میں سے 12000 کو لیا گیا۔خدا کو اب اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ آسمان سے ایک لکھا ہوا قطبہ ظاہر کرے کہ یہی وہ یہودی ہیں جن کو میں نے ہرایک قبیلہ میں سے چنا ہے۔

کیوں کچھ یہودی قبائل 144,000 میں سے نظرانداز کئے ہیں؟

یہ ایک بہت اچھا سوال تو ہے۔ساتویں باب میں جو فہرست مہیا کی گئی ہے یہ غیر معمولی ہے۔ پیدائش کی کتاب میں اصلی فہرست میں لاوی اور یوسف کا نام بھی شامل ہے۔ بائبل مقدس میں لاوی کا قبیلہ ''خدا کی خدمت کے لئے'' مخصوص کیا گیا ہے۔لہٰذا اس لئے اس کا نام نہیں لکھا ہوا کیونکہ اس کی میراث بذاتِ خود خداوند دیسوع مسیح ہی ہے (استثنا 9:10)۔یوسف کے نام کی بجائے اس کے دو بیٹوں (افراہیم اور منّسی) کا نام لکھا گیا، جن کو حضرتِ یعقوب نے متبنیٰ بنالیا تھا(پیدائش 48:8-22)۔اس لئے لاوی اور یوسف کو چھوڑ دیا گیا اور ان کی جگہ افراہیم اور منّسی کو شامل کر کے فہرست کو بارہ تک ہی محدود رکھا گیا۔

اب مکاشفہ ساتویں باب میں دان اور افراہیم کو چھوڑ دیا گیا۔ان کی جگہ ''لاوی اور یوسف'' کا نام فہرست میں شامل کیا گیا۔لیکن ایسا کیوں کیا گیا؟۔اس سوال کا جواب میں سمجھتا ہوں کوئی بھی نہیں جانتا۔تاہم میرا اندازہ ہے کہ دان اور افراہیم نے بنی اسرائیل کو حرام کاری کی طرف راغب کیا (استثنا29:18-21 اور 1 سلاطین 12:25)۔یہی دو قبیلے اس کے زمہ دار تھے جنہوں نے بنی اسرائیل کو گناہ کی دلدل میں دھکیل دیا۔لیکن اس معاملہ میں خدا کا فضل اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ مکاشفہ 12:21 میں یوں لکھا گیا ہے کہ

نئے یروشلم کے بارہ دروازہ ہوں گے اور ہر ایک دروازہ پر ''اسرائیل کے بارہ بیٹوں کے نام لکھے ہوں گے''۔ حزقی ایل 48:30-34 میں یوں لکھا گیا ہے کہ شہر کی پیمائش کی گئی تو حضرت یعقوب بنی اسرائیل کے بیٹوں کے نام شہر کے پھاٹکوں پر لکھے گئے۔ تین پھاٹک شمال میں، تین پھاٹک مشرق، تین پھاٹک جنوب میں اور تین پھاٹک مغرب کی طرف بیان کئے گئے ہیں۔

کیا یہ 144,000 جن کا ذکر مکاشفہ 7 میں ہے وہی ہیں جن کا ذکر مکاشفہ 14 میں بھی آیا ہے؟

میرا ایمان میرا ایمان ہے کہ یہ وہی ہیں اس لئے کہ مکاشفہ کی کتاب کیوں ہمیں دیگر 144,000 افراد کے گروہ کی بابت ہمیں بتائے گی۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مکاشفہ کے 14 باب میں وہ غیر اقوام لوگ ہیں جو بڑی مصیبت کے دوران خداوند یسوع پر ایمان لائیں گے اور خداوند یسوع کی منادی کرتے ہوئے شہید ہو جائیں گے۔

مکاشفہ 14 باب میں جو منظر دکھایا گیا ہے کہ 144,000 خداوند یسوع کے ساتھ کوہِ زیتون پر کھڑے ہیں، اس منظر کا مطلب ہے کہ یسوع آسمان پر 144,000 کے ساتھ کھڑا ہے۔

میں ان لوگوں کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا، لہٰذا نکتہ یہ ہے کہ منظر بڑی مصیبت کے درمیان میں نہیں بلکہ سارے کا سارا منظر آگے کی تصویر کشی کرتا ہے کہ مصیبت کے خاتمہ پر کیا واقع ہو گا تا کہ پڑھنے والا آئندہ کی طرف دھیان دے کہ بالآخر خداوند یسوع مسیح فتح کا شادیانہ بجائے گا اور پھر خدا کے وسیلہ سے فتح ہماری ہو گی۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ کوہِ زیتون آسمان نہیں بلکہ وہ حقیقی معنوں میں کوہِ زیتون ہے۔ خداوند نے ان کو بڑی مصیبت سے بچا کر رکھا ہے اور جہاں یسوع مسیح بادشاہوں کے بادشاہ

اور خداوندوں کے خداوند کے طور پر آ کر ساری دنیا پر بادشاہی اور حکومت کرے گا۔ اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ آ کر ان کے ساتھ خوشی منائے گا۔ وہ 144,000 ایک نیا گیت گا رہے تھے (مکاشفہ 14:2-3)۔ لہٰذا اگر یہ 144,000 اب 144,000 سے مختلف ہوتے تو کتاب کا متن ہمیں ضرور بتاتا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔

کیوں خدا یہودیوں کے لئے اتنا خیال کرتا ہے؟

یہ سوال اکثر فورم میں کیا گیا تھا۔ اس کا جواب صرف ایک ہی ہے کہ خدا انہیں پیار کرتا ہے۔ جس طرح کہ وہ اپنی ساری مخلوقات سے پیار کرتا ہے۔ لیکن ایک طرح جس طرح بائبل فرماتی ہے کہ نبوتِ بائبل یہودی قوم کو مرکزی حیثیت دیتی ہے، اس لئے کہ خدا نے یہودیوں کو اپنے لئے ''چُنا'' ہوا ہے۔ خدا نے انہیں ''چنے ہوئے اور برگزیدہ'' لوگ کہا ہے جن کے وسیلہ سے وہ اپنا عظیم تاریخی منصوبہ پورا کرے گا (استثنا 6:7)۔ یہ یہودی ہی ہیں جن کے وسیلہ سے خدا نے دنیا کو اپنا ''کلام'' دیا ہے۔ اور وہ یہودی ہی ہیں جن کے وسیلہ سے اس نے اپنا ''مسیح'' بھیجا ہے۔

خدا کا پاک کلام یعنی پاک نوشتے فرماتے ہیں کہ خدا نے یہودیوں کو اپنی گواہی کے لئے بھی چنا ہے (یسعیاہ 43:10-12)۔ اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ جب وہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ جب وہ خدا کے ساتھ وفادار ہو جاتے ہیں تو خدا انہیں برکت دیتا ہے اور جب وہ بے وفا ہو جاتے ہیں تو خدا انہیں تربیت دے کر سدھارتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کرتے ہیں تو خدا انہیں معاف کر دیتا ہے اور بحال کر دیتا ہے۔

موجودہ وقت میں یہودی لوگ زیرِ تربیت ہیں تاہم بائبل یہ فرماتی ہے کہ دن آنے والا ہے جب ان کا ایک بڑا بقیہ توبہ کر کے خداوند یسوع مسیح کو اپنا مسیحا اور نجات دہندہ قبول کر لیں گے (زکریاہ 12:10)۔ جب ایسا ہو گا تو خدا ان کو ایک بڑی سرفراز قوم بنائے

گا(یسعیاہ 60:1-61:1)۔خداوند یسوع مسیح بطور بادشاہوں کے بادشاہ ان کے درمیان سکونت کرے گا(حزقی ایل 7:47)۔اور خدا کی سب برکتیں انہی کے وسیلہ سے سب قوموں پر نازل ہوں گی(زکریاہ 8:22-23)۔

یہودی خدا کے ٹائم کلاک کا کام بھی دیتے ہیں۔اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ خدا جب بھی دنیا میں کوئی بڑا کام یا تبدیلی لانا چاہتا ہے تو یہودیوں کو بطور اپنی گھڑی کے استعمال کرتا ہے اور یہودی قوم کے ساتھ ضرور کچھ نہ کچھ عجیب وقوع میں آتا ہے۔مثال کے طور پر دانی ایل نبی کی 70 ہفتوں کی پیشنگوئی۔دانی ایل نبی نے کہا کہ جب یروشلم کی تعمیر کا حکم دیا جائے گا، اس پر نظر رکھیں اور پھر اس نے کہا کہ اس حکم کے 483 سال بعد مسیحا آئے گا اور قتل ہو جائے گا(دانی ایل 9:24-26)۔

نئے عہدنامہ میں بہت اچھی مثال پائی جاتی ہے۔یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ایک ایسا دن آئے گا جب یہودی ساری دنیا میں تتر بتر ہو جائیں گے اور یروشلم غیر قوموں تلے روندا جائے گا اور پھر اس نے یہ بھی کہا کہ جب یروشلم غیر قوموں کے پاؤں تلے نہ رہے گا تو وہ یعنی یسوع مسیح دنیا میں واپس آ جائے گا(لوقا 24:21)۔خداوند یسوع تو سادگی سے یہ نکتہ حل کر رہا ہے کہ جب یہودی بحال ہو جائیں گے اور وہ اپنے موعودہ ملک میں واپس آ کر بس جائیں گے اور یروشلم ان کے قبضہ میں آ جائے گا تو میں یعنی مسیحا واپس آ جاؤں گا(زکریاہ 3, 6, 8-10 اور 1:13)۔

ایک دیگر وجہ یہ بھی ہے کہ خدا نے یہودیوں کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ ایک بڑا بقیہ واپس لائے گا اور دانی ایل نبی کے سترویں ہفتے میں وہ نجات پائے گا۔بائبل مقدس اس بات کو بھی صاف کر دیتی ہے کہ سترویں ہفتے کا آخری حصہ یعنی آدھا ہفتہ یعنی مصیبت کے ساڑھے تین سال میں مخالفِ مسیح غضب ناک ہو کر یہودیوں کو تباہ کرنے پر تُل جائے گا۔اس وجہ سے خدا ان کو توبہ کی طرف مائل کرے گا(زکریاہ 10:12، رومیوں 9:27 اور

(26-25:11)۔

کیا یہودیوں کی نافرمانی اور سرکشی کے باعث خدا کے وعدے ان کے لئے اب فائدہ مند ہیں؟

یقینی طور پر نہیں، ہمیں پولس رسول کے الفاظ کو دہرانا چاہیے۔

''میں کہتا ہوں کیا خدا نے اپنی امت کو رد کر دیا؟ **ہرگز نہیں!** (رومیوں 11:1)۔

جب پہلی صدی میں خدا نے یہودیوں پر اپنا غضب نازل کیا اور انہیں ساری دنیا میں بکھر جانے دیا تو اس وقت کے بعد چوتھی صدی میں کلیسیا نے ان کی جگہ لے لی۔ پھر کئی ایک سالوں کے بعد یہ ایک نئی ''تھیولاجی'' کہ خدا نے یہودیوں کو چھوڑ کر کلیسیا کو چن لیا۔ اور خدا نے یہودیوں کی جگہ کلیسیا کو دے دی اور کلیسیا نیا اسرائیل کہلاتی ہے۔ اور کلیسیا اب ان سے وعدوں کی وارث ہے جو پہلے کئی یہودیوں کے ساتھ کئے گئے تھے۔ یہ بات کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس ذریعہ نے بنی سم کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کلیسیا گذشتہ دو ہزار سال سے بنی سم کی مخالفت کر رہی ہے۔

یہ نظریہ کہ خدا نے ''یہودیوں کی طرف سے آنکھ پھیر لی ہے'' خدا کے کلام کے بالکل خلاف ہے۔ یرمیاہ 31:35-36 میں یوں فرماتا ہے کہ ''۔۔۔اگر یہ نظام میرے حضور سے موقوف ہو جائے تو اسرائیل کی نسل بھی میرے سامنے سے جاتی رہے گی کہ ہمیشہ تک پھر قوم نہ ہو''۔

خدا اس نکتہ کی یوں وضاحت کرتا ہے کہ جب تک شمسی نظام اور سمندروں کا نظام اور ان کی گہرائی قائم ہے، اس وقت تک ''اسرائیل بطور میرے حضور ایک خصوصی امت کے طور پر قائم رہے گی'' (یرمیاہ 31:36-37)۔ اور پھر یسعیاہ نبی کی معرفت بھی خدا فرماتا ہے

"لیکن صیون کہتی ہے کہ یہوداہ نے مجھے ترک کیا ہے اور خداوند مجھے بھول گیا ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ کوئی ماں اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شاید بھول جائے پر میں تجھے نہ بھولوں گا۔ دیکھ میں نے تیری صورت اپنی ہتھیلیوں پر کھود رکھی ہے اور تیری شہرِ پناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے"۔

(یسعیاہ 49:14-16)

نئے عہد نامہ میں تین باب ایسے ہیں جن میں زور دے کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا مسلسل یہودیوں سے پیار و محبت کرتا رہے گا۔ ان تینوں ابواب کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی تحقیر کی گئی۔ یہ باب رومیوں 9-11 ہیں۔ اور ان ابواب کو روحانی رنگ چڑھا کر پیش کیا گیا ہے رومیوں 9:4 آیت میں۔ پولس کہتا ہے کہ خدا کا وعدہ یہودیوں کے ساتھ ہے جو ابھی پورا ہونے کو ہے۔ پھر آگے چل کر وہ یوں بیان کرتا ہے کہ یہودیوں کا بڑا بقیہ آخری زمانہ میں نجات پائے گا جس کے باعث ساری دنیا کی قومیں برکت پائیں گی (رومیوں 9:27)۔

پولس رسول براہِ راست اس سوال کا جواب دیتا ہے کہ خدا نے یہودیوں کو ردّ کیا ہے یا نہیں؟ پولس رسول سوال کرتا ہے کہ:

کیا خدا نے اپنی امت کو دور کر دیا ہے؟
ہرگز نہیں! کیونکہ میں بھی اسرائیلی اور ابراہام کی نسل۔۔۔۔

(رومیوں 11:1-4)

اس دو ہزار سال سے کلیسیا اس سوال کا غیر معتبر انداز میں جواب دے رہی ہے۔

تاہم پولس رسول اس سوال کا جواب اس طرح دیتا ہے کہ ''ہرگز نہیں! خدا نے اپنی امت کو ردّ نہیں کیا! (رومیوں 11:1-2)۔

لیکن یہودیوں کی نافرمانی کی بابت کیا کہا گیا ہے؟ اور پھر یہودیوں کی ساری قوم نے خدا کو ردّ کیا کہ وہ ان کا بادشاہ نہیں اور پھر خداوند یسوع کو بھی انہوں نے بادشاہ ہونے کے لئے ردّ کیا؟ اور انہوں نے خداوند یسوع کو اپنے دلوں کا بادشاہ ہونے کو قبول نہیں کیا؟ تو کیا پھر ان کی نافرمانی نے خدا کے سب وعدوں کو کالعدم قرار دئے؟ پھر ہم پولس رسول کی اس بات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ اس نے اس کی بابت کیا جواب دیا۔ لکھا ہے ''اگر بعض بے وفا نکلے تو کیا ہوا؟۔ کیا ان کی بے وفائی خدا کی وفاداری کو باطل کرسکتی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ خدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا'' (رومیوں 3:3-4)۔ پھر کلیسیا صدیوں تک اس سوال کا جواب ہاں میں دیتی رہی ہے۔ تاہم پولس رسول نے جواب ہمیشہ نہیں میں دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: ''ہرگز نہیں! بلکہ خدا سچا ٹھہرے اور ہر ایک آدمی جھوٹا (رومیوں 3:4)۔

پولس رسول پھر برملا بیان کرتا ہے کہ

''واہ! خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہیں!
اس کے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے اس کی راہیں
کیا ہی بے نشان ہیں!۔

(رومیوں 11:33)

جب میں نے پہلی دفعہ خدا کی محبت جو اس کی یہودی قوم کے ساتھ ہے، باوجود ان کی بغاوت اور نافرمانی کے، خدا ان میں سے ایک بہت بڑا بقیہ بچا رکھے اور ان کو نجات جیسی نعمت سے سرفراز کرے گا۔ تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ آپ مجھے یہودی بنانے کے لئے یہ سب کچھ بیان کر رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں میری پیاری! یہ بات نہیں! دراصل آپ کو وہ پردہ جو آپ کے دل پر پڑا اس کو دور کرنے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہوں۔ جو خداوند

یسوع کو پہچاننے میں حائل ہے کہ وہی آپ کا ''مسیحا'' ہے (2 کرنتھیوں 3:14-16)۔ پھر میں نے اس کے سامنے 2 پطرس 3:9 کو پڑھا'' کہ اے عزیزو! یہ خاص بات تم سے پوشیدہ نہ رہے۔ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہیں۔'' اور وہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے'' (2 پطرس 3:9-10)۔ خدا صبر کرتا رہتا ہے کہ اب بھی گنہگار توبہ کی طرف مائل ہو کر توبہ کریں۔ تو جو کچھ خدا آخری زمانہ میں یہودیوں کے ساتھ کرے گا وہ ملاکی نبی کی معرفت یوں فرماتا ہے۔

''پر اس کے آنے کے دن کی بات کس میں ہے؟
اور جب اس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا؟
کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابون کی
مانند بیٹھے گا اور بنی لاوی کو سونے اور چاندی کی
مانند پاک صاف کرے گا تاکہ وہ راستبازی سے
خداوند کے حضور ہدیئے گزرانیں۔ تب یہوداہ اور
یروشلم کا ہدیہ خداوند کو پسند آئے گا جیسا ایامِ قدیم
اور گذشتہ زمانہ میں''

(ملاکی 3:2-4)

کیا خداوند کی واپسی درحقیقت مرحلہ وار ہوگی؟

جی ہاں! خدا کی واپسی بالکل مرحلہ وار ہی ہوگی اور بائبل کے عین مطابق ہی ہو گی۔ نیا عہد نامہ صرف دو بیان پر اکتفا کرتا ہے۔ پہلا بیان 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 میں پایا جاتا ہے۔ اور دوسرا مکاشفہ 19:11-16 میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جب ان دونوں کا تقابل کیا جائے تو دونوں میں صرف ایک ہی بات مشترک پائی جاتی ہے اور وہ خداوند یسوع

مسیح ہی ہے۔اس کے علاوہ دونوں بیانات میں اتنا فرق ہے جتنا دن اور رات میں فرق پایا جاتا ہے۔تو آپ اگلے صفحہ پر دیا گیا ڈایا گرام ملاحظہ فرمائیں۔ یہ دونوں واقعات دو مختلف واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔ 1 تھسلنیکیوں 4:13-18 میں جو بیان کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا کہا جاتا ہے انگلش میں اسے *Rapture* کہا گیا ہے، جس کا مطلب کلیسیا کو دنیا میں اٹھالیا جاتا ہے۔اور مکاشفہ 19 باب میں ایک ایسے واقع کا بیان کرتا ہے کہ خداوند کلیسیا کے ساتھ زمین پر واپس آتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں مسیح کی دوسری آمد دو مرحلوں میں ہوگی۔ پہلا مرحلہ آسمان میں خدا کا ظہور ہوگا جو نجات پائے ہوئے ایمانداروں کے لئے ہوگا اور خداوند ان کو آسمان میں اپنے ساتھ لے جائے گا اور دوسرے مرحلہ میں خدا کلیسیا کو ساتھ لے کہ آئے گا تا کہ دنیا پر اس کے ساتھ حکومت کرے۔

1 تھسلنیکیوں 4 باب	مکاشفہ 19 باب
☆ یسوع مسیح میں ظاہر ہوتا ہے۔	☆ یسوع زمین پر واپس آتا ہے۔
☆ یسوع اپنی کلیسیا کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ ☆ یسوع بطور دلہا ظاہر ہوتا ہے۔ ☆ یسوع اپنے آپ کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ ☆ یسوع رہائی دینے والے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔	☆ یسوع اپنی کلیسیا کے ساتھ واپس آتا ہے۔ ☆ یسوع بطور جنگجو واپس آتا ہے۔ ☆ یسوع گنہگاروں کو سزا کا حکم سنانے کے لئے آتا ہے۔ ☆ یسوع بادشاہوں کے بادشاہ کے طور پر آتا ہے؟

یہ طریقہ ایک ایسی مشکل کو حل کرتا ہے جو ان دو حوالوں سے پیدا ہوئی ہیں اور یہ اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب آپ سمجھتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح ایک ہی بار واپس آئے گا۔ پاک صحائف اس بات کا زور دیتے ہیں کہ اس کا آنا قریب الوقوع ہے، یعنی خدا کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ جیسے میں نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا ہے کہ خداوند کسی بھی لمحہ میں آ سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے (متی 44,42,36:24 اور 13:25)۔

اگر خدا کی آمد صرف ایک ہی ہے تو پھر تو آگاہیوں پر سوچنا وقت کو ضائع کرنا ہی ہے۔ اور پھر خداوند کا آنا قریب الوقت نہیں ہو سکتا۔ ابھی تو بہت سے نبوتیں جو کی گئیں ہیں، ان کا پورا ہونا باقی ہے جو خداوند کی واپسی سے پہلے پوری ہوں گی۔ میرے ذہن میں یہ بات ہمیشہ موجود رہتی ہے کہ جب یہودیوں کو اپنی ہیکل بنانے کی اجازت ملے گی تو یہ صلح کا عہد ہو گا جو مخالفِ مسیح یہودیوں کے ساتھ باندھے گا۔ اور پھر وہ ساری دنیا میں خوف و ہراس پیدا کرے گا۔ یہ عرصہ سات سال کا ہوگا (دانی ایل 27:9 اور مکاشفہ 6-17 باب)۔

یہ چند واقعات ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ وہ نبوتیں ہیں جو خداوند یسوع مسیح کے زمین پر آنے سے پہلے پوری ہوں گی۔ اگر صرف ایک ہی مستقبل کا واقعہ ہے تو خداوند کا آنا قریب الوقوع نہیں ہے تو پھر ہم جس طرح پاک صحائف میں درج ہے اس طرح تو ہمیں زندگی بسر نہیں کرنا ہے۔ خداوند کا کلام تو یہ فرماتا ہے کہ "اپنے بزرگ خدا اور منجّی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (ططس 13:2)۔ خدا کے کلام کے برعکس ہمیں پھر مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کے منتظر رہنا چاہیے۔

تو صرف خداوند یسوع کی آمد کا قریب الوقوع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خداوند کی آمد دو مرحلوں میں ہو۔ پہلا مرحلہ اس کا آسمان میں ظاہر ہونا اور اپنی کلیسیا کے لئے ہے اور دوسرا مرحلہ اس کا کلیسیا کے ساتھ آنا اور گنہگاروں کو سزا دینا ہے۔ اس لئے کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا یعنی *Rapture* ہے، پھر ہی خداوند اپنی کلیسیا کے ساتھ ہزار سال

حکومت کرنے کے لئے آئے گا۔

You say Jesus can come at any moment, but doesn't the Bible say that Gospel must be preached to all the world before Jesus can return?

آپ کہتے ہیں کہ خداوند یسوع کسی بھی وقت آ سکتا ہے تاہم کیا بائبل کا فرمان یہ نہیں ہے کہ انجیل کی منادی یسوع مسیح کے واپس آنے سے پیشتر ساری دنیا میں ہوگی؟

جی ہاں! بائبل مقدس کا یہ فرمان درست ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی زمین پر واپسی سے پہلے تمام دنیا میں انجیل کی منادی ہوگی، تو یہ حقیقت ہے کہ یسوع مسیح نے یہ خود کہا ہے۔ یہ اس کے اس خطاب میں درج ہے جو اس نے کوہِ زیتون پر اپنے شاگردوں سے کیا تھا۔ ''بادشاہی خوشخبری تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہے۔تب خاتمہ ہوگا'' (متی14:24)۔

لیکن یہ بیان اس کی زمین پر واپس آنے کے متعلق ہے۔ جب ہم اس کی دوسری آمد کہتے ہیں تو اس بیان کا ''کلیسیا کے آسمان پر اٹھانے'' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یعنی Rapture کے ساتھ نہیں ہے۔ بڑی مصیبت کے دوران انجیلِ مقدس کی بہت منادی ہو گی۔ 144,000 یہودی افراد پر بڑی مصیبت کے شروع ہی میں ''خدا کے خادموں کے طور پر مہر کر دی جائے گی (مکاشفہ 3:7)۔ کوئی بھی سچا خدا کا وہ خادم ہے جو انجیلِ مقدس کسی دوسرے شخص کے سامنے پیش کرتا ہے۔ انجیلِ مقدس ان دو گواہوں کے ذریعہ سنائی جائے گی جو یروشلم میں منادی کریں گے (مکاشفہ 7:11)۔ اور جو مصیبت کے ایام میں خداوند یسوع پر ایمان لائیں گے، چاہے یہودی چاہے غیر اقوام میں سے تبدیل ہوں، وہ سب کے

سب گنہگاروں کے سامنے انجیلِ مقدس کی منادی کریں گے۔

بڑی مصیبت کے آخر میں جب خدا کے قہر کے پیالوں کے انڈیلے جانے سے پیشتر خدا اپنے فضل اور رحم ایک فرشتہ کو بھیجے گا، مکاشفہ کی کتاب میں یوں لکھا ہے:

''پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اہلِ زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی''

(مکاشفہ 6:14)

یہ فرشتہ خداوند یسوع کی کہی گئی نبوت کو پورا کرے گا۔

کیا کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا بڑی مصیبت کی نشان دہی کرتا ہے؟

نہیں! بائبل مقدس میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں آیا کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے سے ''مصیبت کا آغاز ہو گا''۔ میں ایمان رکھتا ہوں کہ Rapture کئی مہینے یا سال مصیبت کے شروع ہونے سے پیشتر وقوع میں آئے گا۔ اگرچہ یہ (کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا) مصیبت کے آغاز کے قریب ہی ہوگا، کیونکہ ''مصیبت'' خدا کے قہر یا غضب کا ہی وقت ہوگا اور 1 تھسلنیکیوں 10:1 میں یوں لکھا ہے کہ یسوع مسیح اپنی کلیسیا کو آنے والے غضب سے بچائے گا (1 تھسلنیکیوں 10:1)۔

ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ''مصیبت'' کے شروع پر ہی ہے جس طرح 2 تھسلنیکیوں میں لکھا ہے کہ وہ شخص گناہ اور ہلاکت کا فرزند ہے۔ اس وقت ظاہر نہیں، جب ایک روکنے والی چیز'' جو اسے روک رہی ہے تاکہ وہ اپنے خاص وقت پر ظاہر ہو اس کو تم جانتے ہو۔۔۔ مگر اب ایک روکنے والا ہے جب تک وہ دور نہ کیا جائے

روکے رہے گا'' (2 تھسلنیکیوں 2:6-7)۔ میں یہ مانتا ہوں کہ روح القدس جو کلیسیا کے ذریعہ سے کام کر رہا ہے۔ لہٰذا جب کلیسیا آسمان پر اٹھالی جائے گی تو مخالفِ مسیح کھلا چھوڑ دیا جائے گا اور مصیبت شروع ہو جائے گی۔

دانی ایل نبی بیان کرتا ہے کہ ''مصیبت'' شروع ہونے کا نکتہ ''عہد'' ہے۔ مخالفِ مسیح قومِ اسرائیل کے ساتھ امن وسلامتی کا عہد باندھے گا اور یہودیوں کے ساتھ ہیکل کو از سرِ نو تعمیر کرنے کا عہد اور اجازت دے گا (دانی ایل 9:27)۔

کیوں کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں کیا گیا ہے؟

جس طرح میں نے اس کتاب کے باب نمبر 2 میں ذکر کیا ہے کہ کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ''مصیبت سے پہلے ہے''۔ مکاشفہ 4 باب میں یوحنا رسول دیکھتا ہے کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور یوحنا رسول آسمان پر اٹھالیا جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ Rapture یعنی کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کی تمثیل ہے۔ اور مکاشفہ 11:19 میں یوحنا رسول پھر آسمان کو کھلا ہوا دیکھتا ہے اور یسوع ایک سفید گھوڑے پر سوار ہو کر زمین پر آتا ہے اور اس کے ساتھ کلیسیا بھی آتی ہے (مکاشفہ 14:19)۔ دوسرا اور تیسرا باب کلیسیا پر مرکوز ہے، لیکن اس کے بعد کلیسیا کا کوئی ذکر نہیں آتا۔ لیکن کتاب کے آخری ابواب میں پھر کلیسیا کا ذکر موجود ہے (مکاشفہ 16:22)۔ مکاشفہ چوتھے باب سے لے کر اکیس باب تک صرف ''مقدسوں'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ وہی ہیں جنہوں نے مصیبت کے دوران خداوند یسوع مسیح کو قبول کیا ہے اور خوشخبری کو قبول کیا ہے۔

بائبل مقدس میں کہیں بھی کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے حتمی ذکر نہیں کیا گیا۔ تاہم کچھ باتوں کا ذکر ضرور کیا گیا ہے، جیسے کہ ''اسرائیل کا بطور پھر سے قائم ہو جانا یا

ہیکل کی تعمیرِ نو''۔اس کے لئے بھی لفظ''تقریباً''ہی لکھا گیا ہے نہ کہ قطعی طور پر واقع ہونے کا وقت نہیں بتایا گیا ہے۔ یہ بھی اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ Rapture یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھالیا جانا کسی بھی معرض وجود میں آسکتا ہے۔کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے لئے پاک صحائف حوالجات پائے جاتے ہیں کہ کلیسیا مصیبت کے شروع ہونے سے پہلے اٹھالی جائے گی۔ان میں دوتو تو لوقا 21 باب میں جہاں یسوع کوہِ زیتون پر اپنے شاگردوں سے خطاب کرتے آخیر زمانہ کی بابت فرماتے ہیں کہ''جب یہ باتیں پوری ہونے لگیں تو سیدھے ہوکر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہوگی''(لوقا 28:21)۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ مخلصی آخیر زمانہ کے نشانوں کے بعد نہیں آئے گی۔ بلکہ جب نشان ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔خداوند یسوع نے پھر ایمانداروں کو نصیحت کی ہے کہ ''ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو۔کیونکہ تم ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو''(لوقا 36:21)۔کیونکہ وہ بڑی مصیبت تمام روئے زمین پر رہنے والوں پر ناگہاں آپڑے گا۔اسی طرح پولس رسول ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہے کہ''اس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہو۔۔۔جو ہم کو آنے والے غضب سے بچاتا ہے''(1 تھسلنیکیوں 10:1)۔

اور خداوند یسوع نے یوحنا رسول کو کہا کہ فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کو لکھ کہ''چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے، اس لئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے''(مکاشفہ 10:3)۔

کیا مصیبت کے درمیان کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر کتابِ مکاشفہ میں آیا ہے؟

بعض لوگ ایسا ہی خیال کرتے ہیں ۔ وہ اس خیال کے 1 کرنتھیوں 15:52-51 کا حوالہ دیتے ہیں کہ پولس رسول نے یوں فرمایا: دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں کہ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دم میں ایک پل میں ہوگا، پچھلا نرسنگا پھونکتے کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مردے غیر فانی حالت میں جی اٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ پھر وہ لوگ مکاشفہ 15:11 کا حوالہ دیتے ہیں جہاں ساتوان نرسنگا جو کہ عدالت کا نرسنگا ہے پھونکا جاتا ہے۔ چونکہ ساتواں نرسنگا مصیبت کے درمیان پھونکا جانا ہے اور یہ اس وقت ہوگا جب جھوٹا مسیح یعنی مخالفِ مسیح دو گواہوں کو قتل کر دے گا۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہی نشان کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ہے۔

تاہم اس دلیل کے ساتھ کئی ایک مشکلات سامنے آتی ہیں۔ پہلی مشکل یہ ہے کہ ساتویں نرسنگے کا پھونکا جانا بائبل نے اس کی تائید نہیں کی۔ یہ 1 کرنتھیوں میں بیان شدہ آخری نرسنگا ہے۔ تو دلیل مشکوک ہے کیونکہ مکاشفہ کے نرسنگے عدالت کے نرسنگے ہیں۔ ان کا مقصد گنہگاروں کو بتانا ہے کہ ان نرسنگوں کا ایمانداروں کے ساتھ کسی قسم کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

اب ایک ایسا نرسنگا ہے جو آخری نرسنگا کہلاتا ہے۔ 1 کرنتھیوں 15:32 میں کیا یہ اس کے ساتھ پہچانا جاتا ہے کہ یہ نرسنگا تو ''خدا کا نرسنگا'' ہے۔ جس کا ذکر 1 تھسلنیکیوں 4:16 ۔'' کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرّب فرشتہ کی آواز اور خدا نے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا۔ اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے، پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھالئے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح

ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے‘‘(1 تھسلنیکوں 4:16-17)۔

اس بات کو ذہن میں رکھنا ہے کہ آخری نرسنگا عدالت کا نرسنگا ہے۔ جس کا ذکر مکاشفہ 11:15 میں موجود ہے۔ یہ صاف صاف ظاہر ہے کہ ’’یہ خدا کا نرسنگا نہیں‘‘ جس کا ذکر 1 تھسلنیکوں 4:16-17 میں ہے۔ بلکہ یہ نرسنگا فرشتہ کا نرسنگا ہے۔

دوسری مشکل مصیبت کے درمیان کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے میں یہ ہے کہ ساتواں نرسنگا جس کا ذکر مکاشفہ 11:15 میں ہے وہ صرف مصیبت کے خاتمہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

> ***’’اور جب ساتواں نرسنگا پھونکا گیا تو آسمان پر بڑی آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اس کے مسیح کی ہوگئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا‘‘***
>
> (مکاشفہ 11:15)۔

ایک اور بات بھی ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے کہ 1 کرنتھیوں کا خط مکاشفہ کی کتاب لکھے جانے سے تقریباً 45 سال پہلے لکھا گیا۔ تو یہ بات درست لگتی ہے کہ آخری نرسنگا کے تعلق ضرور پرانے عہد نامہ کے کسی خاص موقع کے ساتھ ہے۔ اور کرنتھس کی کلیسیا ضرور اس بات کو جانتی ہوگی اور اس بات کا ذکر پرانے عہد نامہ میں یوایل نبی اور صفنیاہ دونوں نے کیا جسے نرسنگا خداوند کی عدالت سے پہلے پھونکا جائے گا(یوایل 2:1 اور صفنیاہ 1:16)۔

کیا کوئی ثبوت یا دلیل پیش کی جا سکتی ہے کہ Rapture یعنی کلیسیا کا آسمان پر اُٹھایا جانا مصیبت کے خاتمہ کے قریب ہوگا؟

بعض لوگوں نے اس بات کی ضرور کوشش کی کہ خدا کا غضب اس وقت نہیں انڈیلا جا سکتا جب تک بڑی مصیبت کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس تصور کو Pre-Wrath Rapture کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنی کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے خدا کا غضب کا انڈیلہ جانا کہا جاتا ہے۔ اس مسئلہ کا کونے کے سرے کا پتھر پہلے تین حصوں میں مصیبت انسان اور شیطان کی طرف سے ہوگی نہ کہ خدا کی طرف سے۔ جب کہ کلیسیا کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اسے خدا کے غضب سے بچایا جائے گا۔ تو Rapture مصیبت کے تمام ہونے سے پہلے نہیں ہوگا جب خدا اس دنیا پر اپنا غضب نازک کرے گا۔

لیکن یہ تصور ایک بہت بڑا سوال اٹھاتا ہے جسے علمِ الٰہیات میں خدا کی ذات کی کاملیت کہا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ تصور خدا کی کاملیت پر حملہ ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان و شیطان دونوں خدا کی مرضی کے خلاف کوئی بھی حرکت کر سکتے ہیں بلکہ اس کے برعکس انسان یا شیطان میں سے کوئی خدا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ جب خدا ان کو کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ بائبل مقدس میں اکثر جگہوں میں یہ بات آئی ہے کہ خدا نے کئی ایک افراد اور قوموں کی اپنی مرضی پوری کرنے کی اجازت دی۔ بائبل میں ایک بہت بڑی مثال دیکھی جا سکتی ہے۔ جب خدا نے بابل کے حکمرانوں کو اسرائیل کو تربیت کرنے کی اجازت دی کہ وہ اسرائیل اور یروشلم اور ہیکل کو تباہ و برباد کریں اور باقی ماندہ اسرائیلی افراد کو قیدی بنا کر اپنے ملک میں لے جائیں۔ یہ سوال حبقوق نبی سے کیا گیا کہ ”تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں تو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کجرفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا۔ پھر تو دغابازوں پر کیوں نظر کرتا

ہے اور جب شریر اپنے سے زیادہ صادق کو نگل جاتا ہے تب تو کیوں خاموش رہتا ہے؟ (حبقوق 13:1)۔

کوئی بھی کام شیطان یا انسان خدا کے حکم کے مطابق ہی انجام دیں گے اور بڑی مصیبت میں یہ دونوں صرف خدا کے ہتھیار ہی ہوں گے کہ بدکار دنیا کو سزا دے جائے۔ بائبل فرماتی ہے کہ خدا آسمان میں تخت پر براجمان ہو کر انسانی بدی اور اس کے برے منصوبوں پر ہنسی اڑاتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اسے اس بات کی کوئی فکر نہیں بلکہ سب کچھ اس کے قابو میں ہے (زبور 2:1-6)۔ نکتہ تو یہ ہے کہ اس کے پاس قدرت اور دانش ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کی حماقت کر نیست کرے گا اور یہ تاریخِ عالم میں یہ سب کچھ اس کی قدرت کی فتح یابی ہو گی (زبور 10:76)۔ بے شک انسان کا غضب تیری ستائش کا باعث ہوگا''

میں یہ سوچتا ہوں کہ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جب خدا اپنا غضب نازل کرتا ہے وہ ہمیشہ براہِ راست نہیں کرتا۔ ان میں ایک طریقہ اس کا یہ ہے کہ جسے خدا سزا دینا چاہتا ہے اسے آدمی یا قوم سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیتا ہے اور اس شخص یا قوم کی حفاظت کی حد کو نیچی کر دیتا ہے۔ اور اس بات کا صفائی سے ذکر رومیوں 1:18-32 میں موجود ہے۔

مندرجہ ذیل پیراگراف یوں بیان کرتا ہے کہ جب لوگ خدا کے خلاف کوئی کام کرتے ہیں اور خدا کی نسبت مخلوقات کی پرستش کرنا شروع کر دیتے ہیں تو خدا بھی ان کے دلوں کی خواہشوں کے مطابق انہیں ناپاک چھوڑ دیتا ہے کہ ان کے بدن آپس میں بے حرمت کیے جائیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش و عبادت کی نسبت اس خالق کے جو ابد تک محمود ہے۔ آمین۔ اگر پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور خدا کو پہچاننا ناپسند کیا تو اسی طرح خدا نے بھی ان کو ناپسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔ پس وہ ہر طرح کی ناراستی، بدی، لالچ اور بدفواہی سے بھر گئی۔ جس کی بنا پر معاشرہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کی تباہی اور بربادی کو انسان

کے غضب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایک دیگر مشکل اس معاملہ میں یہ پیش آتی ہے کہ انسان کے غضب سے پہلے کلیسیا کا آسمان پر اٹھایا جانا ممکن ہے تو اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مکاشفہ میں بیان شدہ سب کا سب غضب خدا کا غضب ہی ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ مصیبت سے تھوڑی دیر پہلے غضب نازل ہوگا کیونکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ کلیسیا کو پاک صاف ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کلیسیا بھی خدا کے غضب میں سے گزرے۔ بات بڑی بیہودگی ظاہر کرتی ہے کیونکہ کلیسیا تو پہلے ہی خداوند یسوع مسیح کے خون کے وسیلہ سے پاک صاف ہوگئی ہے۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کلیسیا کو پاک صاف کرنے کی غرض سے پروٹسٹنٹ برزخ یا اعراف میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ مندرجہ ذیل بالا تعلیم میرے مطابق خداوند یسوع مسیح کے ظہور کے قریب الوقوع ہونے کی نفی کرتی ہے جو لوگ اس تعلیم کے حامی ہیں وہ خداوند یسوع مسیح کے ظہور کے قریب الوقوع کی نسبت مخالفِ مسیح کے ظاہر کی طرف دیکھ رہے ہیں نہ کہ یسوع مسیح کے جلد واپس آنے کی طرف مبارک امید کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

کیا خدا بڑی مصیبت سے ایمانداروں کو بچا نہیں سکتا؟

اور کیا یہ ضروری ہے کہ ایمانداروں کو زمین پر سے اٹھالیا جائے؟

جی ہاں! خداوند تو ایمانداروں کو فوق الفطرت طریقہ سے بچا سکتا ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ خداوند اپنے مقدسوں کو شیطانی ٹڈیوں کے ڈنک سے محفوظ رکھے گا جو نرسنگوں کی عدالت کا حصہ ہوگا (مکاشفہ 4:9)۔

لیکن خداوند کا وعدہ کلیسیا کو ''مصیبت'' میں سے بچانے کا نہیں بلکہ خداوند کا وعدہ کلیسیا کو مخلصی دینے کا ہے۔ یسوع نے فرمایا ہے کہ ''جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سیدھے ہو

کر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری مخلصی نزدیک ہے'' (لوقا 28:21)۔

دراصل کلیسیا کا مصیبت میں رہنے کا کوئی بھی مقصد نہیں ہے۔ یہ وقت تو خدا کے غضب کے انڈیلے جانے کا ہے۔ خدا کا غضب ان لوگوں پر نازل ہوگا جنہوں نے خدا کے فضل، محبت اور رحم کو رد کیا ہے۔ تاہم ابھی بھی بعض لوگوں کا اعتراف ہے کہ کلیسیا کو بھی ضرور ہی پاک صاف ہونا چاہیے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ مصیبت کی آگ کی بھٹی میں سے گزرے گی۔ لیکن جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے، یہ نظریہ میرے لئے فضول ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ ان سب کے لئے اس بات کو ثابت کرتا ہے جن کا خداوند یسوع مسیح پر ایمان ہے (افسیوں 27-26:5)۔

بعض لوگ جو کلیسیا کا مصیبت میں سے گزرنے پر ایمان رکھتے ہیں، حضرتِ نوح اور اس کے خاندان کی مثال دیتے ہیں۔ وہ سب زمین پر ہی رہے، جبکہ خدا نے اپنا غضب بھی زمین پر نازل کرتا رہا۔ لیکن یہ بات ایسے لوگ بھول جاتے ہیں کہ جب زمین پر پانی کا طوفان غضب کے طور پر نازل ہوا تو حنوک طوفان سے پہلے ہی آسمان پر اٹھالیا گیا (پیدائش 24:5)۔ میرا یہ ایمان ہے کہ ''حنوک'' اس کلیسیا کی مثال ہے جو آسمان پر اٹھالی جائے گی اور حضرتِ نوح اور اس کا خاندان یہودیوں کے اس بقیہ کی مثال ہیں جو یسوع مسیح کی زمین پر واپسی تک بچایا جائے گا۔

کیا وہ جو مصیبت سے پہلے کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں، آپ اس وجدانی کیفیت کے حامل نہیں جو خداوند کے دکھ اٹھانا نہیں چاہتے؟

جی ہاں! آپ کے سوالوں کے جواب میں یہی کہوں گا کہ ہم وجدانی کیفیت کے

حامل ہیں جیسے حضرتِ نوح اور حضرت لوط اور خداوند یسوع مسیح نے کہا: ''پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ تم ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابنِ آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور رہو'' (لوقا 36:21)۔

رومیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ'' یقیناً ہم سب یسوع کے دکھ اٹھانے کے لئے بلائے گئے ہیں'' (رومیوں 17:8) ''اور جو کوئی حقیقت میں خداوند یسوع کے لئے اس دنیا میں زندہ ہے وہ ضرور ہے کہ ستایا جائے'' (یوحنا 19:15)۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم ایماندار اس دنیا میں ضرور ستائے جائیں گے (یوحنا 33:16)۔ تاہم ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم اس بڑی مصیبت سے ضرور بچائے جائیں گے جو تمام دنیا پر آنے والی ہے (مکاشفہ 10:3)۔

کیا بچے بھی کلیسیا کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جائیں گے؟

یہ ایک ایسا سوال ہے جو بار بار کیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کوئی بچہ نیکی و بدی میں امتیاز نہیں کرتا وہ ضرور آسمان پر اٹھا لیا جائے گا۔ یہ نظریہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ نوح کے ساتھ اس کا خاندان بھی بچا لیا گیا اور لوط کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بچا لی گئیں تھیں۔ جب خدا نے سدّوم اور عموراہ کے شہروں کو خاک سیاہ کر دیا اور ہلاکت کی سزا دی (2 پطرس 2:4-9)۔

اس کے علاوہ 1 کرنتھیوں 14:7 کا یہاں حوالہ دیا جاسکتا ہے۔'' کیونکہ جو شوہر با ایمان نہیں وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے اور جو بیوی با ایمان نہیں وہ مسیحی شوہر کے سبب سے پاک ٹھہرتی ہے۔ ورنہ تمہارے فرزند ناپاک ہوتے مگر اب پاک ہیں''۔ امثال کی کتاب میں بھی ایک اصول وضع کر دیا گیا ہے۔ خداوند کے خوف میں قوی امید ہے اور اس کے فرزندوں کو پناہ کی جگہ ملتی ہے (امثال 26:14)۔

یقیناً میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو بچے نیکی اور بدی کی پہچان میں امتیاز

نہیں کر سکتے جب اس جہاں سے کوچ کر جاتے ہیں تو سیدھے آسمان ہی میں جاتے ہیں۔ اس بات کو ہم 2 سموئیل 23:12 میں دیکھ سکتے ہیں۔اور پھر خداوند نے خود فرمایا: ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نہ پھرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخلہ نہ ہو گے'' (متی 3:18)۔

اور کلیسیا کے آسمان پر جانے کا وعدہ تو کلیسیا کے ساتھ کیا گیا ہے۔تاہم ایک بات ایسے لوگ نظرانداز کر جاتے ہیں۔وہ لوگ اس طرح خیال کرتے ہیں کہ کوئی آدمی چاہے کسی وقت وہ دنیا میں تھا اور پھر وہ مر گیا، تو جب خداوند یسوع آئے گا تو وہ بھی جی اٹھ کر کھڑا ہو گا۔لیکن ایسا نہیں ہے۔پرانے عہد نامہ کے ایماندار لوگوں کے لئے بائبل مقدس کا یہ کہنا ہے کہ وہ ''بڑی مصیبت کے آخر میں جی اٹھیں گے'' (دانی ایل 12:1-2)۔

کیا کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بھی لوگ نجات پائیں گے؟

بلاشک وشبہ! یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کلیسیا کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد روحوں کی ایک بہت بڑی فصل کٹائی یعنی بہت سی روحیں نجات پائیں گی (مکاشفہ 7:9-14)۔ کچھ لوگ اس بات سے قائل ہیں اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ دو گواہوں کے وسیلے سے جو یروشلم میں گواہی دیں ان کے وسیلے سے تبدیل ہوں گے۔بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ 144,000 یہودی خدا کے خادموں کے طور پر انجیل کی منادی کرنے والوں کے ذریعہ لوگ تبدیل ہوں گے (مکاشفہ 7 باب)۔اور کچھ لوگ خدا کی عدالت کے باعث بھی توبہ کریں گے (یسعیاہ 9:26)۔اور دیگر اس خدا کے بھیجے ہوئے فرشتہ کی منادی سے توبہ کریں گے جو ''ابدی خوشخبری'' کی منادی کرے گا (مکاشفہ 6:14)۔

اس بات میں کوئی تضاد نہیں جن لوگوں نے کلیسیا کے آسمان پر جانے سے پہلے

انجیل کو سنا ہے وہ بھی کلیسیا کے آسمان پر جانے کے بعد توبہ کریں گے۔

ایک دفعہ پھر ٹم لا ہے Tim Lahye اس نکتہ پر میرے ساتھ متفق ہے۔ تاہم سب نبوت بائبل کے استاد نہیں اتفاق کرتے۔ متضاد کا نکتہ 2 تھسلنیکیوں کے 2:8-12 میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ آیات یہاں نیچے درج کی گئیں ہیں۔ آپ بذاتِ خود ان آیات کو پڑھ کر اندازہ لگائیں۔

آیت 8:

''اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع
اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے
نیست کرے گا''۔

آیت 9:

''اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح
کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے
ساتھ۔۔۔''۔

آیت 10:

''۔۔۔اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے
ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی اس طرح کہ انہوں
نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے ان کی نجات ہوتی''۔

آیت 11:

''اسی سبب سے خدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے
گا تا کہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں''۔

آیت 12:

''جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو

پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے''۔

مکاشفہ کی کتاب تو دو قیامتوں کا ذکر کرتی ہے۔

کیا آپ کا آخیر زمانہ کا دو سے زیادہ قیامتوں کا ذکر کرتا ہے؟

جی ہاں ! مکاشفہ میں دو قیامتوں کا ذکر ہے (مکاشفہ 12,4:20)۔کسی اور جگہ بائبل ''زندگی کی قیامت'' اور ''سزا کی قیامت'' (یعنی عدالت کی قیامت) اور انہی دونوں قیامتوں کا ذکر اعمال 15:24 میں کیا گیا ہے کہ ''راست بازوں اور ناراستوں'' دونوں کی قیامت ہوگی۔

تاہم بائبل مقدس تو کئی قیامتوں کا صاف صاف بیان کرتی ہے۔کلیسیا زمانہ کے مقدسین کی قیامت ۔ جب کلیسیا بڑی مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھا لی جائے گی (1 تھسلنیکیوں 13:4-18)۔پھر مصیبت کے ختم ہونے پر پرانے عہد نامہ کے مقدسین کی قیامت ہوگی (دانی ایل 12:1-2 اور مکاشفہ 4:20)۔اور پھر آخر میں ان لوگوں کی قیامت ہوگی جو کسی بھی زمانہ میں زندہ رہے اور جنہوں نے خدا کے ساتھ کبھی رشتہ نہیں جوڑا یعنی خدا کے فضل، محبت اور رحم کو کبھی قبول نہیں کیا (مکاشفہ 11:20-12)۔

اصل میں اس کا حل تو سیدھا سادھا ہے۔لگتا تو یوں ہے کہ جب بائبل مقدس دو قیامتوں کا ذکر کرتی ہے یہ دو طریقوں کا ذکر کرتی ہے۔دو اعداد کا ذکر نہیں کرتی۔ناراستوں کی قیامت ایک دفعہ ہوگی جب کہ راستبازوں کی قیامت مرحلہ وار ہوگی۔

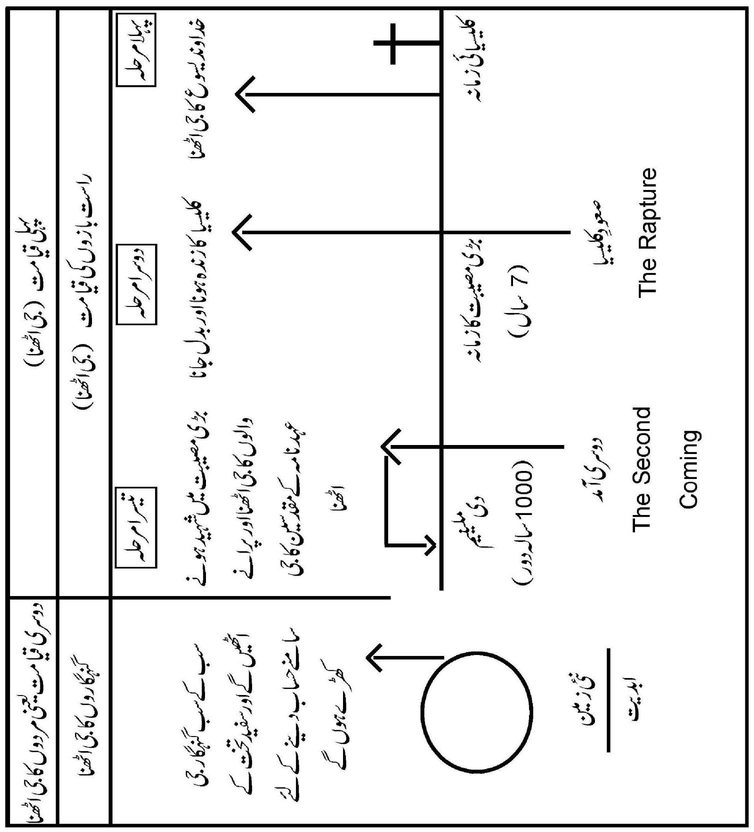

خاکہ نمبر 8

راستبازوں کی پہلی قیامت کے آنے پر دوسری قیامت بڑی مصیبت میں شہیدوں کی تیسری قیامت پرانے عہد نامہ کے مقدسوں کے جی اٹھنے کی قیامت اور یہودیوں کی فصل کٹائی کی قیامت یسوع ''مردوں میں سے جی اٹھنے والا پہلا پھل'' (1 کرنتھیوں 15:15-23)۔ جنرل فصل کٹائی اس وقت ہوگی جب کلیسیا کا صعود ہوگا اور جو زندہ ہوں گے وہ بدل جائیں گے اور اکٹھے ہوا میں خداوند کا استقبال کریں گے۔ اور گری پڑی بالوں کا چنا جانا یسوع کی زمین پر واپسی کے ساتھ خداوند یسوع کی گواہی دینے کے باعث شہید ہوں گے۔

کیوں رُوس آخیر زمانہ میں اسرائیل پر حملہ کرے گا؟

خداوند خدا فرماتا ہے:

''میں تجھے پھرادوں گا اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے
ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں
کو جو سب کے سب مسلّح لشکر ہیں جو پھریاں اور سپریں
لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالوں گا''

(حزقی ایل 4:38)

اور پھر یوں لکھا ہے کہ میں تجھے اسرائیل کے خلاف چڑھاؤں گا اور پھر اسی باب کی یعنی حزقی ایل 12:38 میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تو نے چاہا کہ مالِ غنیمت لوٹ لے لیکن میں تیرے ساتھ جو بڑا لشکر ہوگا ان سب کو میں اسرائیل پر چڑھالاؤں گا اور یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب تو جوج اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا تو میرا قہر میرے چہرہ سے نمایاں ہوگا خداوند فرماتا ہے۔

نبوتِ بائبل کے ماہرین واساتذہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ''روس'' کے دل میں بحیرہ مردار کی دھاتیں ہیں یا پھر سب سے بڑی وجہ لالچ کی ہے کہ روس تیل کی وجہ سے اسرائیل پر حملہ کرے گا کرے گا۔ کچھ نبوتِ بائبل کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسرائیلی سائینسدانوں نے سب سے ایجاد زمین کی زرخیزی کے لئے ہے کس کی بنا پر ریگستان زرخیز زمین میں تبدیل ہوگئے ہیں۔اس فارمولے کی وجہ سے اسرائیل دنیا کی سب سے بڑی امیر ترین مملکت بن گئی ہے۔

اس تصورِ بائبل کی بنیاد کے بغیر ترقی نہیں کی۔ بائبل میں کئی مقاموں میں جیسے کے یسعیاہ 1:35 : ''بیابان اور ویرانہ شادمان ہوں گے اور دشت خوشی کرے گا اور نرگس کی

مانند شگفتہ ہوگا''۔لیکن لگتا یوں ہے کہ اس پیراگراف کا تعلق خداوند یسوع کی ہزار سالہ دورِ سلطنت کے ساتھ ہے۔

میرا یہ ایمان ہے کہ روس عرب آئل فیلڈ کے لالچ میں اسرائیل پر حملہ آور ہوگا، کیونکہ مشرقِ وسطیٰ کے تیل کے ذخائر روس کی نظر میں ہیں۔اور میں مانتا ہوں کہ روسی حملہ آخیر زمانہ میں بہت اہم کردارادر کرے گا۔ملاحظہ فرمائیں:

☆ فلسطینی حکومت یروشلم پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔

☆ اسرائیلی فوجیں فلسطینیوں کی فوجوں کو آناً فاناً تباہ کردیں گی۔

☆ فلسطینی عربوں کو اپنے بچاؤ کے لئے پکاریں گے۔

☆ عرب قومیں جو اسرائیل کے چاروں طرف ہیں وہ سب تل ابیب اور حیفہ کی میزائلوں سے حملہ کریں گے۔

☆ اور اسرائیلی ''نیوکلیر ہتھیاروں'' کا استعمال کریں گے اور دمشق کو صفحۂ ہستی سے مٹادیں گے (یسعیاہ 49 باب اور یسعیاہ 17 باب)۔

☆ عرب اقوام پھر اپنے قدرتی اتحادی روس کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے۔

☆ روس لالچ میں آکر اسرائیل کو دنیا کے تختہ سے مٹادینے کی کوشش کرے گا لیکن اس کا اصلی مقصد تو عربوں کے تیل کے ذخائر پر قبضہ ہی ہوگا۔

☆ لیکن روس فوق الفطرت قوتوں کے ذریعہ تباہ اور برباد کردیا جائے گا۔

☆ تمام دنیا کو مصیبت کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔

☆ یورپین حلقوں سے ایک قوتِ محرکہ اور بہت سی خوبیوں کا مالک ایک شخص اچانک منظرِ عام پر ظاہر ہوگا اور اس طرح لگتا ہے کہ اس کے پاس مکمل تجویز مشرقِ وسطیٰ کے لئے ہوگی۔

خلاصہ کے طور پر میں یہ دیکھتا ہوں کہ روسی حملہ مخالفِ مسیح اور آخیر زمانہ کے حالات کو پیدا کرنے میں نتیجہ خیز کردار ادا کرے گا۔مشرقِ وسطیٰ میں امن معاہدہ بڑی مصیبت کے

لئے کام کرے گا۔

کیا یونائٹڈ سٹیٹس کا ذکر مکاشفہ 18 باب میں آیا ہے؟

بہت سے افراد اس بات کی دلیل پیش کرتے ہیں کہ مکاشفہ 18 باب میں ایک ایسی انٹرنیشنل قوت کا بیان آیا ہے جو دنیا کی اقتصادی اور مالیات پر قابض ہے۔ وہ تو شمالی امریکہ ہی ہے اور یہ دلیل تو درست ہے۔ حصوصاً جب سے سوویٹ یونین کا جنازہ نکل گیا ہے۔ تو اس وجہ سے اب امریکہ ہی صرف دنیا کا اکیلا بے تاج بادشاہ ہے۔ لیکن یہ تفسیر تو مکاشفہ 18 باب کے متن سے میل نہیں کھاتی۔ کیونکہ متن اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی سلطنت مخالفِ مسیح کی سلطنت ہے۔

تو پھر مکاشفہ کی کتاب میں امریکہ کہاں ہے؟ تو دنیا کی کس سپر پاور کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ بعض مکاشفہ کی تفسیر کرنے پر یوں کہتے ہیں کہ مکاشفہ 14:12 میں امریکہ کا ذکر استعارہ یعنی مثال کے طور پر آیا ہے کہ یہودی اسرائیل کی مصیبت کے دوران عورت یعنی اسرائیل کو عقاب کے دو بڑے پر دئے گئے تاکہ سانپ کے سامنے سے اڑ کر بیان میں اپنی اس جگہ پہنچ جائے جہاں ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھے زمانہ تک اس کی پرورش کی جائے گی'' (مکاشفہ 14:12)۔ اب عقاب امریکہ کا قومی نشان ہے۔ اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ آمریکہ یہودیوں کے لئے ایک ائیر لفٹ کا بندوبست کرے گا کہ یہودی مخالفِ مسیح سے بچ کر کسی جگہ میں امن کے ساتھ رہیں گے۔

جو لوگ بائبل مقدس کی اس طرح کی فضول سی تفسیر کرتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ بائبل مقدس اپنی خود بہترین تفسیر کرتی ہے۔ جلدی سے لفظ عقاب کے لئے کلید الکلام میں دیکھتے ہیں تو یہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ اصطلاح یہودیوں کا مصر کی غلامی سے رہائی کے لئے استعمال ہوئی ہے (خروج 4:19)۔ ''تم کو عقاب کے پروں پر بٹھا کر اپنے پاس

لے آیا''۔ یہ اصطلاح کہ بہ حفاظت ملکِ مصر سے نکل کر آئے۔ اور اسی طرح اسے استثنا 11:32 میں بھی لکھا ہے ''جیسے عقاب اپنے گھونسلے کو ہلا ہلا کر اپنے بچوں پر منڈلاتا ہے ویسے ہی اس نے اپنے بازوؤں کو پھیلایا اور ان کو لے کر اپنے پروں پر بیٹھا لیا'' (استثنا 11:32)۔

لہٰذا یونائیٹڈ سٹیٹس مکاشفہ میں پھر کہاں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ امریکہ کا مکاشفہ میں کوئی ذکر نہیں ہے؟ اور اس سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں میں اس سوال کا جواب نہیں جانتا؟۔

نبوتِ بائبل میں ممکنہ تشریحات ہیں کہ امریکہ کا ذکر مکاشفہ میں کیوں نہیں آیا؟۔ ممکن ہے کہ امریکہ معاشی اور اقتصادی طور پر اتنا نقصان اٹھائے کہ وہ دیوالیہ ہو جائے اور اس کی حالت تیسری دنیا کے لوگوں جیسی ہو جائے۔ اسے ایک معاشی دھچکا لگے گا، پھر وہ اٹھ نہیں سکے گا جس طرح روس کے ساتھ ہوا جب سوویٹ گورنمنٹ کا دڑھن تختہ ہوا یا پھر امریکہ کو بغیر بتائے کوئی ایٹمی حملہ کر کے اسے تباہ کر دے۔ اور یہ امکان ہے کہ روس جب اسرائیل پر حملہ آور ہوگا تو امریکہ بھی ویران و تباہ حال ہو جائے گا۔ لیکن یہ زیادہ تر اس وقت جب کلیسیا آسمان پر اٹھائی جائے گی کیونکہ امریکہ کے علاوہ دیگر کسی اور قوم میں نئے سرے سے پیدا ہونے والے بے شمار لوگ موجود نہیں۔ جب کلیسیا اٹھالی جائے گی تو امریکہ میں سیاسی اور اقتصادی لوگ صاحبِ اختیار ہیں یعنی وہ حکومت میں شامل ہیں اور وہ آسمان پر اٹھا لئے جائیں گے۔ تو امریکہ اجاڑ ہو جائے گا۔ سیاسی اور معاشی طور پر دیوالیہ۔ دوسرے لفظوں میں Rapture کلیسیا کا آسمان پر اٹھائے جانے سے امریکہ ہو (خالی) کا میدان ہوگا۔

کیا بڑی مصیبت کے دوران عدالتوں کی ترتیب یا تسلسل قدرتی ہوگا؟

بعض لوگ جو کلیسیا کا مصیبت سے پہلے کا مصیبت سے پہلے آسمان پر اٹھائے

جانے کا انکار کرتے ہیں وہ مکاشفہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کھیلتے ہیں۔مکاشفہ 20 باب میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ یسوع مسیح کی واپسی کا مقصد ہزار سالہ سلطنت قائم کرنا ہے۔

عدالتیں اپنے طور پر ترتیب وار اور مسلسل نہیں ہوں گی جب عدالت کی مہر جب کھولی گئی۔ ''ان کو یہ اختیار دیا گیا کہ لوگوں کو ہلاک کریں؟۔

''پس وہ چاروں فرشتے کھول دیئے گئے جو تہائی آدمیوں کو مار ڈالنے کے لئے تیار کئے گئے تھے (مکاشفہ 15:9)۔

پھر یوں لکھا گیا ہے

''پھر میں نے مقدس میں سے کسی کو بڑی آواز سے
ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا کہ جاؤ۔خدا کے
قہر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو۔
اور پانچواں پیالہ اس حیوان کے تخت پر الٹا اور اس کی
بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا اور درد کے مارے لوگ
اپنی زبانیں کاٹنے لگے'' (مکاشفہ 16:1-16)۔

مکاشفہ 20 باب میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح ساری دنیا پر حکومت کرے گا اور کلیسیا اس کے ساتھ ہوگی اور اس کی حکومت ہزار سال تک رہے گی۔ یہ بات بھی صاف ہے کہ کلیسیا دنیا پر حکومت نہیں کرے گی۔لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ یسوع مسیح دنیا پر ہزار سال تک کلیسیا کے وسیلہ سے حکومت کرے گا کیونکہ ساری دنیا کی سب قومیں خدا اور اس کے ممسوح کے خلاف بغاوت کر رہی ہیں (زبور 2)۔اس لئے وہ لوہے کے عصا کے ساتھ حکومت کرے گا۔

کیا مخالفِ مسیح مارا جائے گا اور پھر مردوں میں سے جی اٹھے گا؟

کچھ مسیحی علماء اس بات کی حمایت میں مکاشفہ 13:1-3 کا حوالہ پیش کرتے ہیں جہاں یوحنا رسول کا کہنا ہے کہ پھر میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا (مخالفِ مسیح غیر اقوام میں اٹھے گا)، اس کے دس سینگ اور سات سر تھے، اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے، اور اس کے ساتوں سروں پر ایک گویا زخمِ کاری لگا ہوا دیکھا۔ اور زخمِ کاری اچھا ہو گیا۔ یہ تمثیلی خیال ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ یہ ایک سلطنت کو بیان کرتا ہے نہ کہ کسی شخص کو اور مکاشفہ 12:3 آیت میں مذکور ہے کہ شیطان کو ایک اژدھے کی صورت میں بیان کیا گیا، جس کے سروں پر تاج اور دس سینگ تھے اور مکاشفہ 13:1 میں مخالفِ مسیح ایک حیوان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جس کے سات سروں پر تاج اور دس سینگ تھے۔ سات تاج دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کو بیان کرتے ہیں۔ مخالف کے دس سینگ دس سلطنتوں کو ظاہر و بیان کرتے ہیں جن کا قبضہ مخالفِ مسیح کے ہاتھ میں ہوگا۔

تو سات سروں عقدہ مکاشفہ 17:9-11 میں حل ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی سات بڑی سلطنتیں ہیں (جب مکاشفہ کی کتاب 95ء میں لکھی گئی)۔ وہ ساتوں سر پہاڑ ہیں جن پر عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ وہ سات سلطنتیں بھی ہیں۔ پانچ تو ہو چکی، ایک موجود ہے، اور ایک ابھی آنے والی ہے (مکاشفہ 17:10)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمانہ ماضی میں ہونے والی ترتیب وار مصر کی اسیر یا یعنی شام کی سلطنت، بابل کی مادیوں اور فلسطین اور یونان کی سلطنتیں جو ہو گزری ہیں اور موجودہ سلطنت روم کی بادشاہی ہے اور جو آنے والی بادشاہی ہے وہ مخالفِ مسیح کی بادشاہی ہے جو دس بادشاہوں پر مشتمل ہو گی جن پر مخالفِ مسیح کا قبضہ یا کنٹرول ہوگا۔

پس میرا ایمان ہے کہ مکاشفہ 3:13 میں جس سر کا ذکر ہے وہ زخمی ہو کر پھر اچھا ہو گیا یعنی زندہ ہو گیا۔ فرم نہیں بلکہ یہ سلطنتِ روم ہے جو آج کے دن یورپی یونین یعنی یورپ کے ملکوں کے اتحاد کے طور پر زندہ ہے۔

مخالفِ مسیح کا ہیڈ کواٹر کہاں ہوگا؟

بائبل مقدس یوں فرماتی ہے کہ مخالفِ مسیح کا صدرِ دفتر ''بابل'' میں ہوگا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مخالفِ مسیح اپنا ہیڈ کواٹر نیو یارک سے بابل میں لے جائے گا اور اس کا نام ''گلوبل کمیونٹی'' رکھے گا۔ میں اپنے تصور کی حمایت میں مکاشفہ 17 باب کو پیش کرتا ہوں اور پھر مکاشفہ 18 باب کو، جہاں لکھا ہے: ''ان باتوں کے بعد میں نے ایک فرشتے کو آسمان پر سے اترتے دیکھا جسے بڑا اختیار تھا کہ زمین اس کے جلال سے روشن ہوگئی۔ اس نے بڑی آواز سے چلا کر کہا گر پڑا بڑا شہر گر پڑا''۔ اور اس کے ساتھ ہی ابلیس اور شیطان کی بادشاہی بھی دڑھن تختہ ہوگئی یعنی خدا نے مخالفِ مسیح کی عالمگیر بادشاہی کو تباہ و برباد کر دیا۔

تاہم ان واجبات کے ساتھ یک مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ مکاشفہ 17 باب بیان کرتا ہے کہ ''دالخلاف راز'' کہلاتا ہے۔ مکاشفہ 5:18 جو کچھ بیان کرتا ہے میرا ایمان ہے کہ یوحنا رسول اسے تمثیل کے طور پر بیان کرتا ہے۔ مزید براں دو اور ثبوت مہیا کئے گئے ہیں کہ شہر کی پہچان ہو جائے۔ پہلا یہ کہ شہر سات پہاڑوں پر بسا ہوا ہے اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ اس نے دنیا کے بادشاہوں پر حکومت کی ہے (مکاشفہ 1:18)۔

میرا یہ ایمان ہے کہ یوحنا رسول ''روم'' کا نام نہیں لکھ سکتا ہے کیونکہ وہ یو بذاتِ خود ''رومی سلطنت'' کی وجہ سے قید میں تھا، تو اس نے یہ بات ایک راز کے طور پر لکھ کر بتا دی ہے۔

علاوہ اس کے یسعیاہ نبی 13:17-20 میں یوں بیان کرتا ہے کہ جب ''سلطنتِ

بابل"، مادیوں کے وسیلہ سے فتح کر لی جائے گی تو اس کے بعد پھر کبھی وہ آباد نہ ہوگی۔ وہ پشت در پشت تک بے آباد رہے گا۔ اس میں عرب خیمہ نہ لگائیں اور چرواہے اپنے گلوں کو بھی نہ بٹھائیں وہ ابدالآباد یا ویران رہے گا۔ اور بعض چارلس ڈائیر Charles Dyer کی طرح کہتے ہیں۔ بابل تو پھر آباد ہوگیا ہے لیکن بابل صرف Tourist purpose یعنی سیاحوں کے مقصد کے لئے سیر گاہوں کے طور پر کچھ آباد ہو، لیکن مستقل رہائش گاہ کے طور پر آباد نہیں ہوا۔

کیوں 666 کا عدد مخالفِ مسیح کے لئے علامت کے طور پر استعمال ہوگا؟

اس کے لئے تین اسباب میری نظر میں ہیں۔ پہلا سبب کلامِ پاک میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ 6 کا عدد انسان کے لئے ہے، اس لئے کہ آدم چھٹے دن پیدا کیا گیا۔ 7 کا عدد کاملیت کا عدد ہے، کیونکہ چھ دن میں تمام مخلوقات اور کائنات کو بنایا اور پورا کیا اور ساتویں دن خدا نے آرام کیا۔ اور اس نے دیکھا کہ "بہت اچھا ہے"۔

اب عبرانی زبان میں تفصیل کے آخری درجہ کو تین بار دہرا کر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح جب یسعیاہ نبی نے خدا کو اونچے تخت پر بیٹھے دیکھا تو اس نے سرافیم کو گاتے ہوئے کہا کہ: "قدّوس، قدّوس، قدّوس، رب الافواج ہے" (یسعیاہ 6:1-3)۔

اس نمبر کا شیطان کثرت سے استعمال کرے گا کہ اس کا نام اعلیٰ نام ہے کیونکہ مخالفِ مسیح اپنے آپ کو "دنیا کا مسیحا" اور نجات دہندہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا اور اسی وقت مخالفِ مسیح کے وقت میں بھی ایک جھوٹی اور شیطانی تثلیث بھی ہوگی۔ شیطان اور مخالفِ مسیح اپنے آپ کو موعودہ مسیح بن کر دنیا کو ورغلائے گا کہ میں ہی مسیح ہوں اور جھوٹا نبی بھی اپنے آپ کو "روح القدس" کے طور پر ظاہر دنیا کو مخالفِ مسیح کی طرف راغب کرائے گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ نمبر 666 یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہودی سوچ کی علامت بھی ہے

پھر جتنا سونا سلیمان بادشاہ کے پاس ایک سال میں آتا تھا اس کا وزن 666 مثقال ہوتا تھا۔ اور جتنا سونا سلیمان کے پاس آتا تھا اس کا وزن 666 مثقال قنطار ہوتا تھا۔ اس طرح یہودی تاریخ میں عدد 666 ہمیشہ الحاد وارتداد کے لئے آیا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ یہودی اور یونانی ادب میں حروفِ تہجی نمبروں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس سے یہ ممکن ہوجاتا ہے کہ کسی بھی نام کی نمبروں کی بنا پر اس کی قدر و قیمت بیان کی جاتی ہے۔ مخالفِ مسیح کا نام چاہے یونانی حروفِ تہجی یا پھر عبرانی حروف ہوں، مخالفِ مسیح کا نام کفر الحاد اور ارتداد کے لئے استعمال ہوا ہے۔

وہ کون سے دو گواہ ہیں جو یروشلم میں منادی کریں گے؟

مکاشفہ باب نمبر 11 میں کہا گیا ہے کہ دو ایسے اشخاص ہیں جن کے پاس معجزات کی قدرت تھی۔ وہ یروشلم میں منادی کریں گے اور مخالفِ مسیح ان کو بڑی مصیبت کے دوران قتل کردے گا اور دنیا ان کے قتل کی خوشی منائے گی۔ ان کی شہادت ہمیشہ تک ان کی شناخت ہوگی۔ وہ دو گواہ کون ہوں گے؟ مکاشفہ کی کتاب ان کے متعلق ہمیں کچھ نہیں بتاتی۔ ٹم لاہے Tim Lahaye انہیں موسیٰ اور ایلیاہ کہتا ہے۔ اور ان کے لئے بائبل میں بہت اچھا ثبوت ہے۔ یہی دونوں جب یسوع کی صورت بدل گئی اس وقت موجود تھے (متی 3:17)۔ اور ان دونوں نے ہی معجزات کئے (جن کا ذکر مکاشفہ 6:11 میں ہے)۔ یہی دونوں ہیں جن کی خدمت کا ذکر کیا گیا ہے۔

میں پھر بھی ان دو گواہوں کے متعلق اختلاف رکھتا ہوں۔ میں خنوک اور ایلیاہ کو دو گواہ مانتا ہوں۔ وہ دونوں راست باز آسمان پر اٹھالئے گئے، ان دونوں نے موت کا مزا نہیں چکھا، دونوں نبی تھے (ایک غیر قوم کا نبی اور دوسرا یہودیوں کا نبی)۔

میرے خیال میں یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ کلیسیائی آبائے کے لئے بھی دلچسپی کا

باعث تھی۔ پہلی تین صدیوں میں ان میں سے سب نے ایلیاہ اور حنوک کے لئے اتفاق کیا۔ یہ دونوں ہی وہ گواہ ہوں گے جو یروشلم میں منادی کریں گے۔ اور مخالفِ مسیح کے ہاتھوں قتل بھی ہوں گے۔ ان میں سے بشپ ہیمو تھا جو 840-853 میں ہوگزرا (ملاکی 5:4) میں عبرانی زبان میں حنوک اور ایلیاہ کا ذکر ہے جب کہ ہمارے اردو اور انگلش ترجمہ میں صرف ایلیاہ کا ہی ذکر ہے۔

لہٰذا ملاکی میں دئے گئے حوالہ سے ہم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ ان دو گواہوں میں سے ایک تو ضرور ہی ایلیاہ ہے۔ دوسرا گواہ نامعلوم ہے۔ ان میں سے یا حنوک یا پھر موسیٰ ہو سکتا ہے۔ میرا یہ نظر حنوک کے حق میں ہے۔ دیگر لوگ موسیٰ یا حنوک کے لئے کہتے ہیں۔ خدا ایک کی بجائے دو گواہ مہیا کرے گا۔ ایک غیر قوموں کے لئے اور ایک یہودیوں کے لئے۔

کیا بڑی مصیبت کے دوران

سب ایمانداروں کے ماتھے پر مہر کی جائے گی؟

ٹیری جنکنز Terry Jenkins اور ٹم لاہے Tim Lahaye بیان کرتے ہیں کہ ان کے نظریہ کی بنیاد مکاشفہ 3:7 آیت ہے۔ ایک خصوصی گروہ 144,000 ہوگا جن کو "خدا کے خاص خادم" ہونے کا لقب دیا جائے گا اور "ان کے ماتھوں پر مہر کر دی جائے گی"۔ لیکن آیت کا متن اس بات کو بالکل صاف کر دیتا ہے کہ وہ 144,000 جن کے ماتھوں پر مہر کر دی جائے گی وہ تو چنے ہوئے ہوئے یہودی ہی ہوں گے جو خداوند یسوع مسیح کو اپنا مسیحا اور نجات دہندہ قبول کرلیں گے اور یہ بڑی مصیبت کے بیچ میں ہی ہوگا۔

یسوع کا اس سے کیا مراد تھا جب اس نے کہا کہ

"موت اور عالمِ اور اح کی کنجیاں میرے پاس ہیں"؟

اس بات کا ذکر مکاشفہ 18:1 آیت میں آیا ہے۔ آپ کو ان باتوں کو سمجھنا ہے کہ

بائبل موت کے متعلق کیا سکھاتی ہے۔خدا کا کلام بیان کرتا ہے کہ موت روح اور بدن کی جدائی کا نام ہے(2 کرنتھیوں 8:5)۔اسی طرح یعقوب 26:2 میں یہ لکھا ہے کہ ”بدن تو قبر میں چلا جاتا ہےاورصلیب کے واقع سے پہلے سب کے سب مرنے والوں کی روحیں عالمِ ارواح میں چلی جاتی تھیں (جسے پرانے عہد نامہ میں شیول کہا جاتا تھا) عالمِ ارواح دو حصوں میں تقسیم تھا۔راست بازوں کی روحیں فردوس میں جاتی تھیں اور ناراستوں کی روحیں ازیت کی جگہ میں جاتی تھیں اور دونوں کے درمیان ایک بہت گہرا گڑھا واقع تھا کہ کوئی اِدھر سے اُدھر اور کوئی بھی اُدھر سے اِدھر نہ آ جا سکے (لوقا16 :14-31)۔

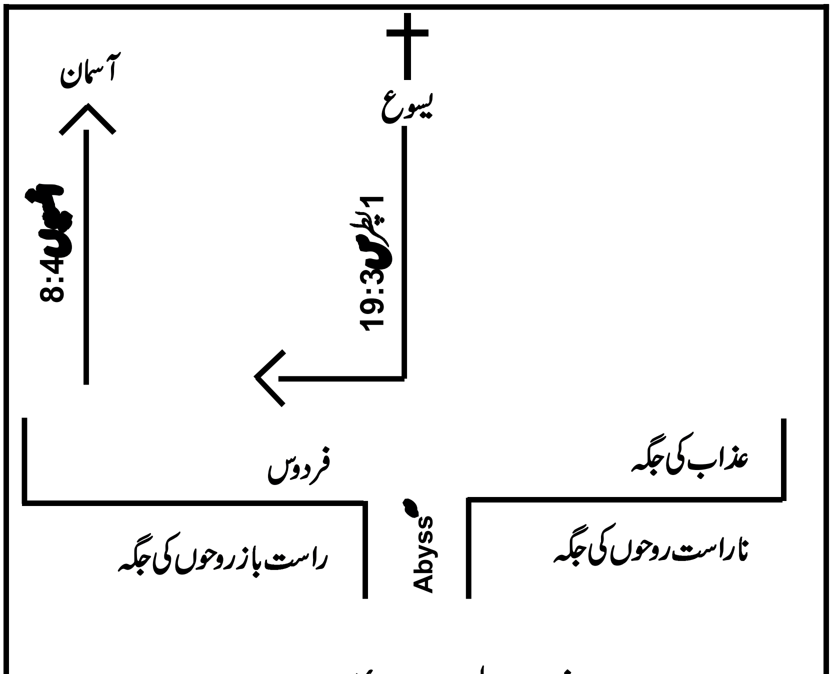

خاکہ نمبر9: عالمِ ارواح کا بائبل میں بیان

جب خداوند یسوع مسیح صلیب پر موا تو وہ عالمِ ارواح یعنی نیچے کے علاقے یعنی پاتال میں اترا کہ وہ اس بات کا اعلان کرے کہ میں نے گناہوں کی معافی کے لئے اپنا خون بہا دیا ہے (1 پطرس 3:18-20)۔اور پھر جب وہ آسمان پر ان قیدی روحوں کو بھی اپنے

ساتھ آسمان پر لے گیا جو عالمِ ارواح میں ایک طرح کی قید میں تھیں (افسیوں 8:4)۔ دوسرے لفظوں میں جب یسوع آسمان پر چڑھ گیا تو اس نے عالمِ ارواح میں موجود فردوس کو عالمِ ارواح سے آسمان میں بدل دیا۔ پولس رسول اس بات کو 2 کرنتھیوں 12 باب میں ثابت کرتا ہے جب اس نے کہا کہ "وہ یکا یک تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا"، جسے وہ فردوس کہہ کر اس کی شناخت کرتا ہے (2 کرنتھیوں 4:12)۔

صلیب کے موقع پر پھر یہ سب کچھ کیا ہے جو تبدیل کر دیا گیا؟ کیوں صلیب کے واقع سے پہلے راست بازوں کی روحیں کیوں پاتال یعنی عالمِ ارواح میں جاتی تھیں؟ پھر صلیب کے واقع کے بعد اب براہِ راست آسمان میں جاتی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پرانے عہد نامہ کے لوگوں کا کام ابھی پورا نہیں ہوا تھا اور ان کے گناہ ابھی معاف نہیں ہوئے تھے اور وہ براہِ راست آسمان میں نہیں جا سکتے تھے۔ ان کے گناہ ان کے ایمان کے وسیلہ سے ڈھانپے گئے تھے، تاہم معاف نہیں ہوئے تھے کیوں کہ "بغیر خون بہائے گناہوں کی معافی نہیں ہوتی" (احبار 11:17 اور عبرانیوں 22:9)۔ جب مسیح کا خون بہایا گیا تو پرانے عہد نامہ کے مقدسوں کے گناہ بھی معاف ہو گئے۔ تو پھر وہ اپنے خدائے قدّوس کے حضور حاضر ہو سکتے تھے۔

لہٰذا خلاصہ پھر یہ ہوا کہ "مبارک ہیں اب سے وہ مردے جو خداوند میں مرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے"۔ اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ عدالت کے بڑے سفید تخت کے بعد موت اور عالمِ ارواح آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے گئے (مکاشفہ 14:20)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ناراستوں کے بدن اور روحیں دونوں جہنم میں ڈال دئے جائیں گے۔ تو اس پسِ تناظر کے پیچھے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ یسوع نے کہا موت اور عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں"۔

لہٰذا خداوند یسوع مسیح کا بیان ان کے لئے خوف و حراس کا باعث ہے جنہوں نے

اسے اپنا نجات دہندہ اور خداوند نہیں مانا لیکن جنہوں نے اس کو اپنی نجات کے لئے خداوند اور نجات دہندہ مانا ہے اور اپنا بھروسہ اور اپنی امید کا دامن قبول کیا ہے۔ یہ ان کے لئے بڑے امن، خوشی اور سلامتی کی ضمانت ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع نے یوحنا رسول کو یقین دہانی کرادی ہے کہ ''جنہوں نے مجھ پر ایمان رکھا وہ موت پر غالب آئیں گے جس طرح کہ میں یعنی یسوع موت پر غالب آیا ہے''۔

یہ اس جلالی وعدہ اور اعلان کی یاد کو تازہ کرتا ہے جو یسوع نے لعذر کی قبر پر مارتھا کے ساتھ کیا (یوحنا11:25)۔

برہ کی شادی کی ضیافت آسمان پر ہوگی یا زمین پر؟

میں نبوتِ بائبل کے ماہرین جن کا میں عزت واحترام کرتا ہوں، انہوں نے اس بات کی تعلیم دینا شروع کردی کہ برہ کی شادی کی ضیافت جس کا بیان مکاشفہ 19:7-9 میں ہے اس وقت ہوگی جب یسوع زمین پر واپس آئے گا۔ جب یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ ضیافت یسوع کی دوسری آمد سے پہلے آسمان میں ہوگی۔ ان کا بیان غالباً لوقا22:28-30 کے مطابق ہے جہاں خداوند یسوع نے ایمانداروں کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری میز پر میرے ساتھ میری بادشاہی میں میرے ساتھ کھائیں اور پیئیں گے ۔ مزید بر اں لوقا 13:28-30 کہ راست باز ایک دن مشرق ومغرب اور شمال وجنوب سے آکر بادشاہی کی میز پر بیٹھیں گے۔

ایسے افراد اپنی تان کو یسعیاہ25:6 آیت پر توڑتے ہیں جہاں لکھا ہے ''اور رب الافواج اس پہاڑ پر سب قوموں کے لئے فربہ چیزوں سے ایک ضیافت ۔۔۔ ہاں فربہ چیزوں اور پر مغز چیزوں سے ایک ضیافت تیار کرے گا اور یہ بات یسعیاہ نبی کی معرفت ہزار سالہ بادشاہی کے متعلق کہی گئی ہے اور یہ ضیافت ''کوہِ صیون'' پر ہوگی (یسعیاہ24:3)۔

جس طرح آپ نے دیکھا کہ اس بات کی بنیاد خدا کے کلام پر رکھی گئی ہے، میرا یہ ایمان ہے کہ حاصلِ کلام یہ ہے کہ اس کی ضمانت نہیں دی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بائبل مقدس میں آخری زمانہ میں دو ضیافتوں کا ذکر کرتی ہے۔

پہلی ضیافت برہ کی شادی کی ضیافت ہے جو آسمان میں ہوگی جب یسوع اپنی دلہن کے اعزاز میں یہ ضیافت منائے گا اور یہ بات تو ثابت ہے کہ اس کی دلہن کلیسیا اس کے اعزاز میں یہ ضیافت دی جائے گی۔ اور دوسری ضیافت جس کو میں ''ضیافتِ صیون'' کا نام دیتا ہوں، یہ ضیافت زمین پر یروشلم میں یسوع کی زمین پر واپسی کے وقت ہوگی۔ اس میں پرانے عہد نامہ کے مقدسین اور راستباز بھی شامل ہوں گے اور بڑی مصیبت میں شہید ہونے والے مقدسین بھی شامل ہوں گے۔ اس کے دو مقاصد شامل ہوں گے۔ پہلا مقصد خداوند یسوع کی آمد کی خوشی منانا اور دوسرا خداوند یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی کے آغاز کی خوشی منانا۔

کیا ہم آسمان میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے؟

میرا نہیں خیال جب کبھی بھی میں نے نبوتِ بائبل منعقد کی ہو تو یہ سوال نہ پوچھا گیا ہو۔ اب اس سوال کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ بائبل مقدس میں کہیں اس بات کا بیان نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ آسمان میں رہیں گے۔ اس کے برعکس بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ مخلصی پائے شدہ ہمیشہ ایک ''نئی اور کامل زمین'' پر رہیں گے۔ اس کے علاوہ بائبل مقدس یہ تعلیم دیتی ہے کہ خدا بذاتِ خود زمین پر اتر آئے گا اور ہمارے درمیان نئے یروشلم میں رہائش پذیر ہوگا (مکاشفہ 21:1-7)۔ لہٰذا آسمان وہی جگہ ہے جہاں خدا رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آسمان زمین پر اتر آئے گا۔ اس معنی میں صرف اور صرف مخلصی پائے شدہ ہی ہمیشہ اور ابدالآباد تک آسمان میں رہیں گے۔

جی ہاں! ہم سب ایک دوسرے کو جانیں اور پہچانیں گے۔ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہم سب جلالی بدنوں کے حامل ہوں گے۔جس طرح خداوند یسوع کا بدن جی اٹھنے پر جلالی سو گیا اسی طرح ہمارے بدن جی اٹھنے پر جلالی ہوں گے (فلپیوں 21:3)۔جب خداوند یسوع کے جی اٹھنے کے باعث اس کے شاگرد حیران وششدر رہ گئے لیکن جب یسوع ان پر ظاہر ہوا تو وہ اسے جلد ہی پہچان گئے (یوحنا 21:1-7)۔اسی طرح یسوع کے شاگردوں نے موسیٰ اور ایلیاہ کو بھی پہچان لیا جب انہوں نے یسوع کی صورت تبدیل ہونے پر ان کو دیکھا (متی 17:1-5)۔

ہم اپنی موت پر غیر شناختی ہستی میں تبدیل نہیں ہو جائیں گے۔ہم اپنی انفرادیت اور شخصیت کو قائم رکھیں گے۔خدا یقیناً اپنے آپ کو ابراہام، اضحاق اور یعقوب کا خدا کہلاتا ہے۔حالانکہ ان کی موت کو بہت عرصہ گزر چکا ہے۔خدا کی ان سب کے ساتھ مسلسل رفاقت جاری ہے۔پولس بھی تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو یوں لکھتا ہے کہ:

''اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خداوند یسوع
کے سامنے اس کے آنے کے وقت تم ہی نہ ہو گے''
(1 تھسلنیکیوں 19:2)

پولس آگے کی طرف دیکھتا رہا ہے میں اور آپ یسوع کے آنے پر ایک دوسرے سے ملیں گے اور خوشی منائیں گے۔

جب یسوع نے یہ کہا کہ وہ اپنی واپسی پر
اجر وانعامات بھی لائے گا۔
اس بات کے کیا معنی ہیں جو اس نے کہا کہ
انعامات کا تعلق ہمارے کاموں پر ہو گا۔

کیا یہ تعلیم ایسی نہیں جو نجات فضل کے وسیلے کی نفی کرتی ہے؟

اس سوال کا جواب مکاشفہ 12:22 میں موجود ہے۔

''دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے

موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے''۔

اب پھر میل ملاپ کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔'' بائبل مقدس صفائی سے یہ تعلیم دیتی ہے کہ ''تم نے ایمان کے وسیلہ فضل ہی سے نجات پائی اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے'' (افسیوں 2:8-10 اور ططس 3:5)۔

لیکن پھر مشکل آسانی سے حل ہو جاتی ہے۔ بات تو سچ ہے کہ ہماری ابدی منزل چاہے آسمان ہو یا پھر جہنم ہو، اسی زندگی میں اس کا تعین ہو جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ: ''دنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سوا اس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے؟'' (1 یوحنا 5:5)۔ اور یہ بھی درست ہے کہ نجات خدا کی بخشش ہے اور یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو کام کر کے حاصل کر سکتا ہے (رومیوں 6:23)۔

جب ایماندار خداوند یسوع کے سامنے عدالت کے لئے کھڑے ہوں گے (2 کرنتھیوں 5:10) تو ان کا حساب اس لئے نہیں ہوگا کہ وہ اپنی ابدی منزل کو حاصل کریں گے کیونکہ ان کے گناہ تو پہلے ہی ان کی عدالت ہو چکی ہے ان کے گناہ یسوع مسیح نے اٹھا لئے ہیں جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔ 2 کرنتھیوں 5:21 میں یوں لکھا ہوا ہے

''جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ

ٹھہرایا تا کہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں''

خداوند یسوع نے ہماری خاطر خدا کے غضب کو برداشت یا سہا اور ہم جنہوں نے اپنا ایمان اس پر رکھا ہے اس نے ہمارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اور خدا ان کو پھر کبھی یاد

نہیں کرتا۔اس لئے کہ میں ان کی ناراستیوں پر رحم کروں گا اور ان کے گناہوں کو پھر کبھی یاد نہ کروں گا(عبرانیوں12:8)۔

تاہم جو ایماندار ہیں ان کی بھی عدالت ہوگی۔ ہماری عدالت ہمارے کاموں کے موافق ہوگی اور ہماری عدالت ہمارے کاموں کو ظاہر کرے گی اور جیسے ہم نے کام کئے ہوں گے ویسا ہی ہم ان کا اجر پائیں گے۔ پولس رسول کا کہنا یوں ہے:

"کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر سب کا حال ظاہر کیا جائے تا کہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلہ سے کئے ہوں۔خواہ بھلے خواہ برے"(2 کرنتھیوں10:5)۔

وہ کام جو ہم نے خداوند کی بادشاہی کو بڑھانے اور اس کی قدر و قیمت کا اضافہ کرنے کے لئے کئے ہوں گے(1 کرنتھیوں13:3 اور 1 کرنتھیوں5:4)۔جذبات اور جب ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے تو روح القدس نے ہمیں نعمتیں عطا کیں(1 کرنتھیوں12:4-7)۔اور ہم سے یہ توقع کی جاتی رہی کہ ہم ان نعمتوں کو خدا کی بادشاہی کو بڑھانے کے لئے استعمال کرتے رہیں۔یہی ایک وجہ ہے کہ ہمیں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ کون کون سی نعمتیں ہمیں دی گئیں ہیں اور کس نے یہ نعمتیں ہمیں دی ہیں اور کس مقصد کے لئے یہ نعمتیں دی گئی ہیں۔

بعض اجر و انعامات جو خداوند یسوع ہمیں دے گا خدا کا کلام ان کو یوں بیان کرتا ہے:

☆ **میرے واسطے راست بازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل منصف یعنی خداوند اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں**

دے گا بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزومند ہوں۔

2 کرنتھیوں 4:7-8

☆ زندگی کا تاج۔۔۔ان کو دے گا جو دکھ اٹھائیں گے۔جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔

مکاشفہ 2:10 اور یعقوب 1:12

☆ نامرجھانے والا سہرا۔ان کو دے گا جو پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

1 کرنتھیوں 9:25

☆ جلال کا وہ تاج ان کو جو بزرگ اور پاسبان ہیں۔

1 پطرس 5:4

☆ خوشی کا تاج ان کو دے گا جو روحوں کو جیتنے والے ہیں۔

فلپیوں 4:1 اور 1 تھسلنیکیوں 2:19

☆ چمکدار کتانی لباس جس سے مقدس لوگوں کے کام مراد ہیں۔

مکاشفہ 19:8

ہمیں تو 1 کرنتھیوں 3:10-15 میں یہ بتایا گیا ہے کہ بعض مخلصی پائے ہوئے افراد کوئی بھی اجر یا انعام حاصل نہیں کریں گے۔ان کے نکمے کام ''جل جائیں گے''۔اور وہ اپنا نقصان اٹھائیں گے کیونکہ ان کے پاس خداوند یسوع کے پاؤں میں رکھنے کئے کہ اس کی تعظیم کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوگا جس طرح کہ ''چوبیس بزرگوں نے خدا کے تخت کے سامنے رکھا'' (مکاشفہ 4:10)۔

خلاصہ مخلصی پائے شدہ اپنی نجات کے لئے نیک کام نہیں کرتے۔وہ اس لئے نیک کام کرتے ہیں کہ وہ مخلصی پائے ہوئے ہیں۔''تو اس نے ہمیں نجات دی مگر راستبازی کے

کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے'' (ططس 3:5-8)۔

عبرانیوں کے خط کا منصف اس بات کو اس طرح بیان کرتا ہے:

'' اور بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو اس لئے کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے'' (عبرانیوں 16:13)۔

تو آپ مکاشفہ کی کتاب سے کس قسم کا بنیادی سبق سیکھتے ہیں؟

سبق نمبر 5

Applying Revelation

مکاشفہ کا اطلاق

مکاشفہ کی کتاب کو سمجھنا تو ایسے ہے جیسے آسمان کے تارے توڑنا۔اس کتاب میں کوئی زمینی بات نہیں ہے۔اس کا مطالعہ کرنا صرف وقت کا ضیاع ہی ہے۔

میرے لئے یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ کتنی بار میں اس طرح کے بیانات سنے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ایسے افراد ہیں جو اپنے آپ کو پاسبان کہلاتے ہیں۔نبوتِ بائبل مسیحی زندگی کے لئے موجوں نہیں ہے۔اس کی کئی ایک وجوہات ہیں کہ نبوتِ بائبل کو خوفناک حد تک نظر انداز کیا جاتا ہے۔کلیسیاؤں میں اس کی منادی اور تعلیم نہیں دی جاتی۔

میں نہیں سمجھتا کہ مجھے اس بات پر زور دینا چاہیے کہ نبوتِ بائبل مسیحی زندگی کی ترقی اور بڑھتی بالکل بائبل مقدس کی تعلیم کے خلاف ہے۔یہ نظریہ ایسے اشخاص کا ہے جو بائبل کی تعلیم کو نہیں جانتے، کیونکہ وہ خدا کے نبوتی کلام کو نہیں سمجھتے۔

رسولوں کی رائے

نئے عہد نامہ کے لکھاری بار بار اس بات کو دہراتے ہیں کہ نبوتِ بائبل مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔پولس رسول رومیوں کے خط میں یوں فرماتے ہیں (رومیوں 13:12-14):

آیت 12:

''رات بہت گزر گئی اور دن نکلنے والا ہے

پس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کرکے

روشنیکے ہتھیار باندھ لیں"۔

آیت 13:

"جیسا دن کو دستور ہے۔شائستگی سے چلیں

نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ سے نہ زنا کاری اور

شہوت پرستی سے نہ جھگڑے اور حسد سے"۔

آیت 14:

"بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی

خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کریں"۔

اس حصہِ کلام میں پولس رسول اپنے قارئین سے یوں فرماتا ہے کہ خداوند کسی بھی وقت واپس آسکتا ہے۔لہٰذا ہر شخص کو پاک زندگی بسر کرنا چاہیے۔یہی بات وہ تیمتھیس کو اپنے پہلے خط میں لکھتا ہے۔وہ نوجوان مناد کو تاکید کرتا ہے کہ:

"مگر اے مردِ خدا تو ان باتوں سے بھاگ اور راستبازی اور دینداری، ایمان، محبت، صبر اور حلم کا طالب ہو۔ایمان کی اچھی کشتی لڑ۔اس ہمیشہ کی زندگی پر قبضہ کرلے جس کے لئے تو بلایا گیا تھا اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے اس ظہور تک حکم کو بے داغ اور بے الزام رکھ" (1 تیمتھیس 6:11-12, 14)۔

اسی طرح وہ اپنے خط جو اس نے ططس کو لکھا پولس رسول اسے بھی اور اس خط کے قارئین کو پاک زندگی بسر کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

"اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی

یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر ہیں"

(ططس 2:13)

پھر وہ انہیں تاکید کرتا ہے خداوند یسوع مسیح کسی بھی وقت اور لحہ میں آ سکتا ہے۔ اس لئے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔

''اور ہمیں تربیت دیتا ہے تا کہ بے دینی اور دینوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان پرہیز گاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں''

(ططس 12:2)

پطرس رسول بھی نبوتِ بائبل کو پاک زندگی بسر کرنے کے لئے بطور ایک تحریک استعمال کرتا ہے۔ ''اگر تم نیکی کرنے میں سرگرم ہو تو تم سے بدی کرنے والا کون ہے'' (1 پطرس 13:1)۔ اور مزید فرماتا ہے:

بلکہ مسیح کو خداوند جان کر اپنے دلوں میں مقدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرے اس کو جواب دینے کے لئے ہر وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کے ساتھ'' (1 پطرس 15:1)۔

بالکل اسی طرح طرح پطرس رسول ہمیں اپنے دوسرے خط میں یاد دلاتا ہے کہ:

''پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی، نیکی پر معرفت اور معرفت پر پرہیزگی اور صبر اور صبر پر دینداری اور دینداری پر برادرانہ الفت اور برادرانہ الفت پر محبت بڑھاؤ۔ پس اے بھائیو اپنے بلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے۔ بلکہ اس لئے تم ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزت کے ساتھ داخل کئے جاؤ

گے"(2پطرس1:5-11)۔

پطرس رسول مزید مستقبل میں موجودہ زمین کی تباہی اور بربادی کی بابت لکھتے ہوئے یوں گویا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی واپسی کے بعد یہ زمین آگ سے تباہ و برباد کردی جائے گی۔آیت ملاحظہ ہو:

"جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں
تو تمہیں پاک چال چلن میں کیسا کچھ ہونا چاہیے
اور خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور
مشتاق رہنا چاہیے جس باعث آسمان آگ سے
پگھل جائیں گے اور اجرامِ فلک حرارت کی شدت
سے گل جائیں گے"(2پطرس3:11-12)۔

یوحنا رسول پاکیزگی کی بابت یوں فرماتا ہے:

"جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا
ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے"(2یوحنا3:1-3)۔

تبدیل کرنے کے لئے جو سچائیاں

میں نے اپنی چالیس سالہ خدمت میں ان دو سچائیوں کا تجربہ حاصل کیا ہے۔میں نے دریافت کیا ہے کہ وہ اگر مسیحی بھائیوں اور بہنوں کو ان دو سچائیوں کو سیکھنے کے لئے قائل کر لیتے ہیں جن کا تعلق نبوتِ بائبل کے ساتھ ہے تو پھر ان کی زندگی تبدیل ہو جائے گی اس لئے کہ وہ اس سے متحرک ہوں گے ہمیں پاک زندگیاں بسر کرنا اور انجیل کی منادی کرنا ہے۔تو پھر وہ دو سچائیاں کیا ہیں؟

پہلی سچائی یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح حقیقت میں واپس آنے والا ہے مگر ان کے

دلوں یہ بات نہیں ہے۔ ذہن میں سچائی ہے مگر دل میں یہ سچائی نہیں ہے اور یہ بڑی شرم کی بات ہے کیونکہ ایمان اس وقت اثر نہیں کرتا جب تک ذہن سے دل تک نہ پہنچے۔ جب سچائی دل میں پہنچتی ہے تو پھر اثر کرتی ہے۔

اور دوسری سچائی یہ ہے کہ یسوع کسی بھی لمحہ یا کسی بھی وقت واپس آ سکتا ہے۔ اس بات کو دوبارہ دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص یہ ایمان لاتا ہے کہ یسوع مسیح حقیقت میں واپس آ رہا ہے اور وہ کسی لمحہ یا وقت آ سکتا ہے تو وہ شخص پاک زندگی بسر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح نبوتِ بائبل ہمیں پاک زندگی بسر کرنے کی تحریک دیتی ہے یعنی یہاں اور اب۔

امید کو قائم رکھنا

میں نے کہا نبوتِ بائبل ایک طرح سے پاک زندگی بسر کرنے کے لئے تحریک پیدا کرتی ہے۔ اور اس سے یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے ساتھ ابد تک رہیں گے۔ ''خدا جو امید کا چشمہ ہے'' (رومیوں 13:15)۔ وہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ امید جو مستقبل میں وہ وعدوں پر انحصار کرتی ہے اور وہ وعدے ہمیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ ہم آئندہ اور اس زندگی میں جدہ جہد کریں تا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں۔

پولس رسول ہمیں یاد دلاتا ہے کہ وعدہ ہماری سوچ سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

''کیونکہ میری دانست میں اس زمانہ کے دکھ درد
اس لائق نہیں کہ اس جلال کے مقابل ہو سکیں جو
ہم پر ظاہر ہونے والا ہے'' (رومیوں 18:8)۔

یہ بیان بڑے اعلیٰ درجے کا بیان ہے۔ ہم میں سے ایک شخص جانتا ہے کہ جو لوگ جسمانی دکھ درد میں مبتلا ہیں پولس رسول کا کہنا ہے کہ کوئی بات نہیں جو کچھ بھی ہم میں پر بیتتا ہے وہ اس جلال کے مقابل کچھ حقیقت نہیں رکھتا جو آنے والے زمانہ میں ہم پر ظاہر ہونے

والا ہے۔ خدا نے جو اس سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

1 کرنتھیوں 9:2 آیت میں کہا گیا ہے:

"بلکہ جیسا لکھا ویسا ہی ہوا کہ جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں"۔

تو اس اگلی آیت میں یوں لکھا گیا ہے:

"لیکن ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلہ سے ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے"۔

تو خدا نے کس طرح ان باتوں کو ظاہر کیا؟۔ خدا نے نبیوں کے وسیلہ سے یعنی نبوت کے وسیلہ سے جو خدا کا کلام ہے ان سب باتوں کو ظاہر کیا۔

نبوتِ بائبل متعصب لوگوں کے لئے تو کھیل کا میدان ہے، تاہم اس کے برعکس یہ شاگردوں کے لئے تو سرسبز و شاداب و ہری بھری چراہ گاہ ہے۔ مکاشفہ کی کتاب غور کرنے کے لئے ہے۔ یہ اس بات سے مستثنا نہیں تو آیئے ہم اس کتاب کے ورقوں میں تلاش کریں تا کہ ہم روحانی ترقی کریں تا کہ اس جنگ میں جو ہمیں درپیش ہے فتح حاصل کریں۔

ہمارا خدا نبوت اور پیشنگوئی کا خدا ہے

مکاشفہ 10:19 میں لکھا ہے کہ "یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے"۔ اور مکاشفہ 6:22 آیت یوں فرماتی ہے: "اس نے مجھ سے کہا یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔ چنانچہ خداوند نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے"۔ اس آیت کا یہ بیان ان لوگوں کے لئے ہے

کہ وہ اس کو غور سے پڑھیں جو نبوتِ بائبل کی توہین کرتے ہیں۔

ہمارے خدا کی خوبیوں میں سے ایک یہ خوبی یہ بھی ہے کہ وہ مستقبل کو جانتا ہے۔ اس بیان کو پڑھیئے جو خدا نے اپنے متعلق یسعیاہ نبی کی معرفت 46:9-11 میں فرمایا ہے:

9) ''پہلی باتیں جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں''۔

10) ''جو ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہوں اور ایامِ قدیم سے وہ باتیں جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور میں اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا''۔

11) ''۔۔۔میں ہی نے یہ کہا ہے اور میں ہی اس کو وقوع میں لاؤں گا''۔

یہ آیات اور پیراگراف نہایت عظیم اور اعلیٰ ہے۔ خدا اعلان کرتا ہے کہ میں ہی اکیلا خدا ہوں اور میرا سوا کوئی اور خدا نہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ ہو چکا میں اس کو بھی جانتا ہوں اور میں مستقبل کو بھی جانتا ہوں کہ کیا ہوگا۔ خدا صرف مستقبل کو جانتا ہی نہیں بلکہ خدا اپنے نبیوں کے وسیلہ سے جو مستقبل میں ہوگا وہ اپنے کلام کے وسیلے سے بتاتا ہے۔ آخر کار خدا ہمیں اپنی دلیری اور جرات کا بیان کرتا ہے کہ میں اپنی قدرت کے وسیلہ سے جو کچھ میں نے فرمایا وہ کر سکتا ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ دانی ایل نبی بڑی دلیری سے بیان کر سکا کہ ''آسمان پر ایک خدا ہے جو راز کی باتیں آشکارا کرتا ہے'' (دانی ایل 28:2)۔ یہی بات عاموس نبی بھی بیان کرتا ہے۔ ''یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گذار پر پہلے آشکارنہ کرے'' (عاموس 7:3)۔

اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ خدا اپنے مستقبل کے ارادہ اور تجویز جو وہ کرنا چاہتا ہے ہمیں بتادے۔ تاہم جو کچھ اس نے ضروری سمجھا وہ اپنے خدمت گذار نبیوں پر ظاہر کرتا

ہے تا کہ ہماری امید پختہ ہو جائے۔اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح دنیا میں واپس آئے گا تو جو مسیح میں موئے اور جو اس وقت زندہ ہوں گے دونوں اکٹھے ہوا میں خداوند یسوع مسیح کا استقبال کریں گے۔وہ جلال حاصل کریں گے(اور وہ غیر فانی جسم حاصل کریں گے)۔جب بڑی مصیبت کا خاتمہ ہوگا وہ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ زمین پر واپس آ کر اس کے ساتھ بادشاہی کریں گے اور زمین راستبازی، امن، صلح اور سلامتی کا گہوارہ ہو گی۔ اور اس نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ ہزار سالہ بادشاہی کے بعد مخلصی پائے شدہ سب کے سب باپ اور بیٹے کے ساتھ نئے یروشلم میں ابد تک سکونت کریں گے۔بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خدا ہمیں مستقبل کے لئے کچھ بتائے کیونکہ ہم ''ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر''۔یہ بات معمولی سی ہے۔خدا کے وعدوں کے متعلق جاننا جو اس نے مستقبل کے لئے کئے ہیں یہ ہمیں ایمان پر چلنے سے تو منع نہیں کرتا!۔بامعنی وعدوں کو ماننا چاہیے تو ایسا کرنے کے لئے بھی پھر ایمان ہی کی ضرورت ہے۔

تاہم نبوتِ بائبل ہماری زندگیوں پر اس وقت اثر انداز ہوتی ہے جب ہمارا یہ ایمان ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے ہے اور ایک نہ ایک دن اس کو پورا ہو کر ہی رہنا ہے۔ پطرس رسول ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ نبوتِ بائبل خدا کی طرف سے ہوتی ہے جب اس نے یہ کہا کہ عبرانی نبی اپنی نبوت میں خدا سے رہنمائی حاصل کرتے تھے۔

لکھا ہے:

''انہوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ مسیح کا روح
جوان میں تھا''(1 پطرس 1:11)۔

نبوتِ بائبل کا مطلب یہ ہے کہ نبوت میں کہا گیا پورا ہوگا جس طرح مسیح کی پہلی آمد کے متعلق جتنی پیشنگوئیاں کی گئیں تھیں وہ سب لغوی طور پر پوری ہوگئیں۔زکریاہ کی پیشنگوئی ہی کو لے لیں کہ مسیحا حلیمی کے ساتھ گدھے پر سوار ہو کر آئے گا۔اور بطور بادشاہ کے

استقبال ہوگا۔تیس روپوں کے بدلے دھوکے سے پکڑوایا جائے گا (زکریاہ 9:9 اور زکریاہ 12:11)۔

پھراس نے پیشنگوئی کی کہ مسیحا اونچے پر چڑھایا جائے گا اوراس کی پسلی چھیدی جائے گی (زکریاہ 6:13)۔ یہ سب پیشنگوئیاں سادہ اصول احساس کے تحت خداوند یسوع کی زندگی میں پوری ہوچکی ہیں تو کیا ہم پھرزکریاہ نبی کی ان پیشنگوئیوں کواسی طرح پوری ہونے کی توقع نہ کریں جواس نے خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد کے متعلق کی ہیں وہ بھی لغوی طور پر پوری ہوں گی۔

زبور 22 پرغورکریں۔ یہ زبور خداوند یسوع مسیح کے پیدا ہونے سے ایک ہزار سال پہلے تحریر کیا گیا۔اس زبور کا پہلا دوتہائی حصہ مسیح کے مصلوب ہونے کے متعلق ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی تحقیر کی جائے گی، عوامی سطح پر اس کا مزاق اڑاتے تھے اوراس کا منہ چڑایا گیا''۔بد روحوں نے اس پر حملہ کیا جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا (زبور 22:12-13)اورطبعی طور پر اذیت ناک حالت میں تین گھنٹے تک رہا (زبور 22:14-15)اور پھراس کے ہاتھ اور پاؤں چھیدے گئے (زبور 22:16)۔اس کے قتل پراس کی پوشاک پرقرعہ ڈالا گیا (زبور 22:18)۔متی رسول نے ان سب نبوتوں کو لغوی طور پر پورا ہوتے ہوئے بیان کیا ہے(متی 26 اور 27 باب)۔

زبور 22 کا آخری حصہ آخری زمانہ کی نبوت کے متعلق ہے۔لکھا ہے:

''ساری دنیایادکرے گی اس کی طرف رجوع لائے گی
اورقوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے۔
کیونکہ سلطنت خداوندکی ہے وہی قوموں پر حاکم ہے''۔

(زبور 22:27-28)

کیا ہمیں توقع نہیں کرنی چاہیے کہ جس طرح پہلی آمد کے متعلق نبوتیں پوری ہوگئی

ہیں اسی طرح لغوی طور پر یہ آخری زمانہ کے متعلق کی گئیں نبوتیں لغوی طور پر ہی پوری ہوں گی؟اگر نہیں تو پھر کیوں نہیں!؟۔

مکاشفہ کی کتاب بذاتِ خود نبوت ہونے کا اعلان کرتی ہے(مکاشفہ 3:1 اور مکاشفہ 7:22)۔ یہ اس طرح ہے کہ جیسے کسی تماشہ گاہ میں نوجوانوں کے لئے ایک عجیب کہانی کا بیان ہو، بلکہ یہ حقیقی معنوں میں ان حالات کا خاکہ کھینچ دیا گیا ہے جو اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ ہزار سالہ بادشاہی سے پہلے ناموزوں حالات کے سات سال بڑی مصیبت کے ہوں گے اور ہزار سالہ بادشاہی میں دنیا راستبازی، امن وانصاف کا گہوارہ ہو گی۔ پھر اس کے بعد نئی زمین ابدیت تک قائم رہے گی۔ آپ اسے مذاق سمجھ سکتے ہیں یا اس پر ایمان لا سکتے ہیں۔ تاہم بہ لحاظ اس کے آپ جیسے بھی اس کو قبول کریں، خدا تو جو اس نے کہا ہے وہ اس کو پورا کرے گا۔ اس نے تو ایسا کرنے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ وہ وفادار خدا ہے اور وہ جو کہتا ہے کرتا بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کے تخت کے چاروں طرف قوسِ قزح ہے(مکاشفہ 3:4)۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خداوند اپنے وعدوں کو یاد رکھتا ہے جس طرح اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں پھر زمین کو پانی کے ذریعہ کبھی تباہ و برباد نہیں کروں گا (پیدائش 11:9)۔ یہ وجہ بھی ہے کہ وہ (خدا) ''سچا اور برحق'' کہلاتا ہے(مکاشفہ 11:19)۔

Our creator as a personal caring God

مکاشفہ کی کتاب کے پہلے تین باب اس بات کی اعلیٰ گواہی ہیں اور پھر یہ کہ یہی جلالی سچائی ہے۔

مسیحیت کا ایمان ہے کہ خدا ہر ایک شخص کی حمایت اور خیال رکھنے والا خدا ہے۔ بائبل کے ایمان وتصور کے ساتھ مسیحیت اور بائبل میں موجود یہودیت کے علاوہ باقی دنیا کے مذاہب خود ایک ایسے خدا کو مانتے ہیں جو شخصی طور پر کسی شخص کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بے پرواہ

خدا کو مانتے ہیں۔لیکن خدا کے لئے زبور میں لکھا ہوا ہے: ''جو تیرے منتظر ہیں ان میں سے کوئی بھی شرمندہ نہ ہوگا'' (زبور 3:25)۔موجودہ دور کی یہودیت بھی جو 70ء کے بعد جب یروشلم برباد کر دیا گیا تو اس کے بعد جو یہودیت ترقی کر رہی ہے وہ خدا کو شخصی پروا اور دیکھ بھال کرنے والا خدا نہیں مانتی بلکہ اسے یہودی قوم کا خدا مانتی ہے۔

بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ خدا وہ خدا ہے جو اس پر ایمان لاتے اور اسے اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں وہ ان کی حفاظت کرتا اور ان کی ضروریات شخصی طور پر مہیا کرتا ہے کیونکہ اس کا نام ''یہواہ یری'' (خدا مہیا کرے گا) ہے (پیدائش 14:22)۔یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ خدا یسوع مسیح کا پہلے تین ابواب میں بنیادی پیغام اپنی موت اور دفن اور جی اٹھنے کے 65 سال بعد پتمیس کے جزیرہ میں واپس اتر کر ان کلیسیا کو تسلی دینے کے لئے جو اس وقت دکھ اٹھا رہی تھیں۔اس کا یہ مطلب ہوا کہ خدا اپنے لوگوں کے دکھوں کو جانتا ہے اس کو ان کی فکر ہے۔اور وہ ان کو فتح مند دیکھنا چاہتا ہے۔

باوجود اس کے میں ایک مسیحی خاندان میں پیدا ہوا، کلیسیا میں بڑھا پلا، پھر بھی مجھے تیس سال کا عرصہ لگا جب مجھے پتہ چلا کہ خدا ایک شخصی پروا اور دیکھ بھال کرنے والا خدا ہے۔لوگوں کا کہنا ہے کہ پہلی صدی کے بعد معجزوں کی قوت واپس لے لی گئی ہے لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ معجزات تاحال ہو رہے ہیں۔

ایک بیابانی تجربات کے تسلسل کے بعد مجھے خدا کے کلام میں دھکیل دیا گیا تا کہ میں بذاتِ خود خدا کو جانوں کہ خدا درحقیقت شخصی پرواہ کرنے والا خدا کے۔اس طرح میں ایک حیران کن دریافت میں لطف اندوز ہوا۔میں نے یہ جان لیا کہ خدا کبھی تبدیل نہیں ہوتا، وہ تو ''لاتبدیل خدا'' ہے۔خدا فرماتا ہے: ''کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں'' (ملاکی 6:3)۔خدا محبت کرنے والا بائبل کا خدا آج بھی وہی خدا ہے جو ابتداء دنیا سے پہلے تھا اور ہے اور ابد تک رہے گا۔

جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے'' کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں (ملاکی 6:3)۔
نئے عہد نامہ میں خداوند یسوع فرماتا ہے:

''۔۔۔وہ نوروں کا باپ، جس میں نہ تو کوئی
تبدیلی ہوسکتی اور نہ گردش کے سبب سے اس پر
سایہ پڑتا ہے''(یعقوب 17:1)۔

اور عبرانیوں کے خط میں خداوند یسوع مسیح کا خدا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔'' خداوند یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابدتک یک ساں ہے'' (عبرانیوں 8:13)۔

یہ بات ثابت ہے کہ خدا ہمیشہ تک آسمان میں تخت نشین ہے اور وہ تا حال دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے اور تا حال معجزات کرتا ہے۔ وہ ابھی تک اس کرۂ ارض پر ہر ایک آدمی کی فکر کرتا ہے جس طرح وہ پرانے عہد نامہ میں ہر ایک آدمی کے لئے فکر کیا کرتا تھا یا پھر جب اس کا بیٹا (کلمہ مجسم) اس زمین پر چلتا پھرتا تھا۔ اسی طرح آج بھی وہ ہر ایک انسان کی فکر کرتا ہے۔

مشکل تو یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اس اثر کو قبول نہیں کرتے کیونکہ ہمارا ایمان کمزور ہے۔ جس طرح ناصرت میں وہ ان کی بے اعتقادی کی وجہ سے بہت معجزے نہ دکھا سکا (مرقس 6:1-6)۔ میں نے اپنے خدا کو تیس سال تک محدود رکھا اور میں نے اس بات کا انکار کیا کہ خدا آج بھی وہی کچھ کرسکتا ہے جو وہ بائبل کے دنوں میں کیا کرتا تھا۔

میرے لئے خدا نے اپنے آپ کو وہی ثابت کیا جب میں نے 1 پطرس 5:6-7 کو پڑھا۔ لکھا ہے کہ:

''پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تا
تاکہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کرے اور اپنی ساری
فکر اسی پر ڈال دو کیونکہ اس کو تمہارا خیال ہے''۔

یہ الفاظ کہ ''اس کو تمہارا خیال ہے'' مجھ پر اس طرح پڑے جس طرح کوئی بم پھٹ جاتا ہے۔ جب سے میں نے ایک شخصی خدا پر ایمان رکھنا سیکھنا شروع کر دیا کہ میرا خدا میری تمام ضروریات اور جدو جہد کو جانتا ہے تو پھر میں نے ان تمام آیات کو بائبل میں سے تلاش کرنا شروع کر دیا جو میری اس نئی دریافت کی تصدیق کرنے میں میری مدد کریں۔

''جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوند ان پر ترس کھاتا ہے جو اس سے ڈرتے ہیں'' (زبور 13:103)۔

☆

''خداوند ہمارے خدا کی مانند کون ہے جو عالمِ بالا پر تخت نشین ہے جو فروتنی سے آسمان و زمین پر نظر کرتا ہے۔ وہ مسکین کو خاک سے اور محتاج کو مزبلہ پر سے اٹھا لیتا ہے تا کہ اسے امرا کے ساتھ بٹھائے''

(زبور 113:5-7)

☆

''کیونکہ کجرو سے خداوند کو نفرت ہے لیکن راستباز اس کے محرم راز'' (امثال 32:3)۔

''تو بھی خداوند تم پر مہربانی کرنے کے لئے انتظار کرے گا اور تم پر رحم کرنے کے لئے بلند ہو گا کیونکہ خداوند عادل خدا ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جو اس کا انتظار کرتے ہیں'' (یسعیاہ 18:30)۔

☆

''خداوند بھلا ہے اور مصیبت کے دن پناہ گاہ ہے۔
وہ اپنے توکل کرنے والوں کو جانتا ہے'' (ناحوم 7:1)۔
''کیا دو پیسے کی پانچ چڑیاں نہیں بکتیں؟ تو بھی خدا
کے حضور ان میں سے ایک بھی فراموش نہیں ہوتی۔
بلکہ تمہارے سر کے سب بال بھی گنے ہوئے ہیں۔
ڈرومت تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے زیادہ
ہے'' (لوقا 12:6-7)۔

☆

''کسی بات کا فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری
درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکرگزاری کے
ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں تو خدا کا اطمینان
جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو
مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا'' (فلپیوں 4:6-7)۔
''اور میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح
یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا''
(فلپیوں 4:19)۔

☆

''ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف
سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے''
(1 کرنتھیوں 1:3)۔

☆

"خدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئے گا"

(یعقوب 8:4)۔

شاید خدا کی محبت کا سب سے بڑا بیان پہاڑی وعظ میں پایا جاتا ہے۔ خداوند یسوع ہمیں یاد دلاتا ہے کہ خدا ہوا کے پرندوں اور جنگلی سوسن کے درختوں کو غور سے دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں (متی 6:26-27)۔ اور خدا نے کہا کہ تمہاری قدر تو ان سب کی نسبت زیادہ ہے۔ پھر وہ یہ سوال کرتا ہے کہ خدا اگر زمین کی گھاس کی اس قدر فکر کرتا ہے (کہ سلیمان بادشاہ بھی ایسی نہیں پہنتا تھا جیسی ہماری جنگلی سوسن کو پہناتا ہے پھر اس بات سے اپنی بات کو اختتام تک پہنچاتا ہے کہ کل کے لئے فکر نہ کرو کل اپنے لئے خود فکر کرلے گا (متی 6:30)۔

خدا اپنی مخلوقات سے پیار کرتا ہے۔ اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو اسے آزاد کرانے کے لئے قربان کر دیا۔ علاوہ ازیں خدا اپنی مخلوقات سے رفاقت رکھنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جب نئی زمین خلق ہوگی تو وہ مخلصی پائے شدہ افراد کے ساتھ سکونت کرے گا (مکاشفہ 3:21)۔ وہ مخلصی شدہ کو اجازت دے گا کہ وہ اس کا منہ دیکھ سکیں گے (مکاشفہ 4:22) اور ہم اس کی تا ابد خدمت کریں گے (مکاشفہ 3:22)۔ یہ کتنا پیارا وعدہ اور جلالی اور توقع اور امید ہے ہمارا خدا کس قدر حیرت ناک اور محبت کرنے والا ہے۔ "لیکن تو یا رب رحیم و کریم خدا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت و راستی میں غنی" (زبور 15:86)۔

ہمارا خدا اعلیٰ فرمانروا ہے

مکاشفہ کی کتاب ایک قوت مند گواہی پیش کرتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

"خداوند خدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے۔

یعنی قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میں الفا اور امیگا ہوں''

(مکاشفہ 8:1)۔

کتاب کے آخر میں یوحنا رسول خداوند یسوع نے جو الفاظ اپنے لئے ادا کئے وہ بھی کچھ اسی طرح کے ہیں اور اس نے یہ بات ثابت کی کہ ''خدا جسم میں'' موجود ہوا۔ اس نے فرمایا: ''ابتدا اور انتہا میں ہوں'' (مکاشفہ 13:22)۔

جب یوحنا رسول خدا کی تخت گاہ میں چوتھے باب کے شروع آسمان پر اٹھا لیا گیا تو اس نے جو آسمان میں سنا اس کے الفاظ بھی کچھ اسی طرح کے تھے۔ ''قدوس قدوس خداوند خدا جو تھا جو ہے اور جو آنے والا ہے (مکاشفہ 8:4)۔ وہ قدوس ہے وہ ابدی وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہی اکیلا قادرِ مطلق ہے۔ باب 5 میں کہا گیا ہے کہ ''برہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے'' (مکاشفہ 13:5)۔

مکاشفہ کی کتاب بات کو آگے بڑھاتی ہے کہ خدا کس طرح اپنی قدرتِ کاملہ کو بڑی مصیبت میں زمین کے بادشاہوں اور ہوا کی عملداری کے حاکم اور اس جہان کے خدا (جس کا نام شیطان ہے) کے خلاف استعمال کرے گا۔ یعنی نتیجہ یہ ہے کہ خدا کے بیٹے کی واپسی پر وہ اپنی قدرتِ کاملہ کو دنیا پر سلطنت کرنے کے لئے استعمال کرے گا اور اس کی بادشاہی ہزار برس تک قائم رہے گی اور وہ لوہے کے عصا کے ساتھ دنیا پر حکومت کرے گا (مکاشفہ 27:2 اور 15:19)۔

یسوع اس وقت سردار کاہن کے طور پر خدمت انجام دے رہا ہے اور وہ اپنے باپ کے تخت کے سامنے مخلصی شدہ ایمانداروں کی شفاعت کر رہا ہے (عبرانیوں 8:1-2 اور 11:9)۔ عبرانیوں کے خط کا لکھنے والا اس کو ''رسول اور سردار کاہن جس کا ہم اقرار کرتے ہیں'' اس پر غور کرو کہ امت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے لئے ان باتوں میں جو خداوند سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دل اور دیانت دار سردار کاہن ہے (عبرانیوں 17:2)۔ یہ سبب تھا

جب یسوع پتمس کے جزیرہ میں یوحنا رسول پر ظاہر ہوا تو سردار کاہن کے لباس میں ظاہر ہوا۔

''اوران چراغ دانوں کے بیچ میں آدم زادسا
ایک شخص دیکھا جو پاؤں تک کا جامہ پہنےاورسونے
کا سینہ بند سینے پر باندھے ہوئے تھا'' (مکاشفہ 13:1)۔

جب خداوند یسوع بڑی مصیبت کے اختتام پر زمین پر واپس آئے گا تو اس وقت وہ **''بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند''** کے طور پر آئے گا (مکاشفہ 16:19)۔ وہ کرۂ ارض کی بادشاہی جو شیطان نے آدم اور حوا سے چوری کر کے حاصل کی تھی واپس لے گا۔ شیطان کو اتھاہ گڑھے میں قید کر دیا جائے گا تا کہ وہ پھر قوموں کو گمراہ نہ کر سکے (مکاشفہ 20:1-3)۔اور پھر یسوع خداوند اپنے شاہی اختیار کو ساری دنیا میں حکومت کے لئے استعمال کرے گا (مکاشفہ 20:4-6)۔

یہ ایک نکتہ ہے جو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے کہ خداوند یسوع نے قبر میں سے زندہ ہو کر شیطان کو شکست فاش دی تاہم صلیب پر یسوع نے جو کیا اس کے ابھی تک فائدے حاصل نہیں ہوئے جو ہونے چاہیے تھے۔ کیونکہ وہ تمام نتائج ابھی تک تاریخ میں پورے نہیں ہوئے۔ مقدسوں کی قیامت ابھی وقوع میں نہیں آئی اور مخلصی شدہ ابھی تک جلالی بدن نہیں حاصل کر پائے۔ اور شیطان نے ابھی کرۂ ارض سے اپنی بادشاہی سے ہاتھ نہیں دھوئے۔

حقِ بادشاہی کے بارے میں عبرانیوں کے خط کا مصنف یوں بیان کرتا ہے۔

''تو نے سب چیزیں اس کے پاؤں تلے کر دی
ہیں۔ پس جس صورت میں اس نے سب چیزیں
اس کے تابع کر دیں تو اس نے کوئی چیز نہ چھوڑی
جو اس کے تابع نہ کی ہو مگر ہم اب تک سب چیزیں

اس کے تابع نہیں دیکھتے'' (عبرانیوں 8:2)۔

تو اس کے بعد ان باتوں کا اضافہ کرتا ہے کہ اس نے سب کچھ حاصل تو کرلیا جو کچھ آدم نے باغِ عدن میں کھو دیا تھا۔ تاہم اس نے ان سب کچھ کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ بادشاہ ہونے کا انتظار کررہا ہے۔ جس طرح داؤد کئی سالوں تک بادشاہ ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ سموئیل نے حضرت داؤد کو اسرائیل کا بادشاہ ہونے کے لئے مسح کیا لیکن داؤد نے بہت عرصہ تک بادشاہ ہونے کے لئے انتظار کیا۔ جب تک خدا نے ساؤل کی بادشاہی کو ختم نہ کیا۔ داؤد نے اس وقت تک بادشاہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ صلیب کے واقع کے بہت عرصہ بعد یوحنا رسول لکھتا ہے کہ '' ساری دنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے'' (1 یوحنا 19:5)۔ دوسرے لفظوں میں شیطان ابھی تک اس کرۂ ارض پر بادشاہی کرتا ہے (یوحنا 31:12)۔ اور یہی وجہ ہے کہ پطرس رسول کا بھی یہ کہنا ہے کہ '' تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیرِ ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے'' (1 پطرس 8:5)۔

مکاشفہ کی کتاب اسے اس طرح بیان کرتی ہے کہ شیطان کے دن گنے جاچکے ہیں۔ وقت بہت تیزی سے گزرتا جارہا ہے اور یسوع مسیح بہت جلد آنے والا ہے اور شیطان اس کے پاؤں کے نیچے کچلا جائے گا (رومیوں 20:16)۔ یہ وہی وقت ہوگا جب فرشتہ اعلان کرے گا کہ

'' دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اور اس کے مسیح
کی ہوگئی اور وہ ابدالآباد بادشاہی کرے گا''

(مکاشفہ 15:11)۔

اس وقت تک شیطان دنیا کے سردار کے طور پر کام کرتا رہے گا لیکن وہ خدا کی مرضی کے مطابق ہی جو فوق الفطرت ہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکے گا کیونکہ شیطان قادرِ مطلق نہیں ہے۔ وہ خدا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔ اس لئے شیطان نے خدا کے سامنے

کھڑے ہو کر منت کی اور حضرت ایوب کو آزمانے کے لئے اجازت چاہی(ایوب 12-6:1)۔

مثال کے طور پر صلیب کا واقع ہی لے لیں ۔ جب شیطان نے سوچا کہ میں نے بنی نوع انسان کو متحرک کر دیا ہے کہ خدا کے بیٹے کو کیلوں سے جڑ کر صلیب پر لٹکا دیں ۔لیکن خدا نے اس خوفناک منظر کو دیکھا لیکن اس نے اسے یسوع مسیح کی قیامت یعنی جی اٹھنے کی قدرت سے تبدیل کر کے شیطان کو شرمندہ کر دیا۔

خدا نے شیطان کے برے کام پہلی عالم گیر جنگ کو یہودیوں کے لئے اسرائیل کے ملک کو تیار کیا۔ خدا نے شیطان کے برے کام یعنی دوسری عالم گیر جنگ کو بھی یہودیوں کے اپنے وطن کے لئے تیار کیا ۔ یہ تو کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ خدا آسمان میں اپنے جلالی تخت پر بیٹھ کر ہنستا ہے کہ انسانیت اور شیطان کے ارادوں کو جوانہوں نے مستقبل کے لئے تیار کئے ہیں تہس نہس کر کے اپنی مرضی پوری کرے گا(زبور 2:1-4)۔

ہمارا خالق گناہ کو سنجیدہ جانتا اور اس کو سنگین جرم جانتا ہے

میرا یہ خیال ہے کہ بہت سے لوگ جن میں اکثر مسیحی بھی شامل ہیں خدا کو ایک ایسا خدا مانتے ہیں جو آسمان پر بیٹھا ہے اور بڑا نرم و گداز اور بھولا بھالا ہے اور اسے آسانی سے دھوکا کھا جاتا ہے۔ خدا تو محبت کرنے والا خدا ہے۔ وہ تو کسی مکھی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ اس بات کو مکاشفہ کی کتاب یہ کہہ کر غلط ثابت کر دیتی ہے کہ ''خدا نے اپنے آپ کو قدوس ظاہر کیا جو گناہ سے نفرت کرتا اور اسے برداشت نہیں کرتا۔

مکاشفہ کی کتاب خداوند اپنی کلیسیاؤں کو سرزش کرتے ہوئے شروع ہوتی ہے (مکاشفہ 2-3 باب)۔ خداوند یسوع نے ان کی شریعت پسندی، حیرت پسندی، الحاد پرستی اور بدعتوں پر چلنا، مردہ دلی دنیا پرستی اور بے حسی پر ملامت کی اور جب خداوند نے تھوتیرہ

کی کلیسیا سے کہا کہ

''مجھے تجھ سے یہ شکایت ہے کہ تو نے اس عورت
ایزبل کو رہنے دیا جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور
میرے بندوں کو حرام کاری کرنے اور بتوں کی
قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔
میں نے اس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی
حرام کاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی (مکاشفہ 2:20)۔

تو خداوند نے کلیسیا کو آگاہ کیا کہ اگر تم نے اس مشکل کو حل نہ کیا تو

''دیکھ میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں اور جو اس کے
ساتھ زنا کرتے ہیں اگر اس کے کاموں سے توبہ
نہ کریں تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں اور
اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا''

(مکاشفہ 2:22-23)۔

لہٰذا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خداوند یسوع کس قدر حلیم اور نرم دل ہے جو گناہ کو نظر انداز کرتا ہے اور لوگوں کو توبہ کا موقع دیتا ہے۔ اسی طرح خداوند یسوع لودیکیہ کی کلیسیا سے یوں فرماتا ہے کہ

''نہ تو سرد ہے نہ تو گرم۔ کاش کہ تو سرد یا گرد ہوتی
پس چونکہ تو نہ سرد ہے نہ گرم بلکہ نیم گرم ہے اس
لئے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں''

(مکاشفہ 3:16)۔

''تیری بے حسی اور دنیا پرستی سر چڑھ کر بول رہی

ہے پس سرگرم ہو اور توبہ کر" (مکاشفہ 3:19)۔

تو پھر وہ بات ان باتوں پر صادق آتی ہے

"کیونکہ وقت آ پہنچا ہے کہ خدا کے گھر سے
عدالت شروع ہو اور جب ہم ہی سے شروع
ہے تو ان کا کیا انجام ہوگا جو خدا کی خوشخبری کو
نہیں مانتے" (1 پطرس 4:17)۔

مکاشفہ کی کتاب پطرس رسول کے اس سوال کا جواب فراہم کرتی ہے۔ خدا اپنی کلیسیا سے پہلے نبرد آزما ہوگا خصوصاً کلیسیا جو کچھ فی زمانہ کر رہی ہے۔ پھر ساری دنیا پر اپنا غضب نازل کرے گا اور یہ بات بھی یاد رہے کہ خدا سب سے پہلے ان کلیسیاؤں اور منسٹریوں کو آڑے ہاتھوں لے گا جو ساری دنیا میں فساد اور خرابی کی جڑ ہیں۔ بداخلاقی اور رشوت ستانی میں مست ہیں۔ لیکن جس طرح پطرس رسول نے آگاہ کیا ہے اسی طرح مکاشفہ میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ اس عدالت کا کلیسیا گمان بھی نہیں کر سکتی جو ساری دنیا پر نازل ہونے والی ہے۔

یہ بات تو ایک حقیقت ہے کہ خداوند ایک محبت کرنے والا، فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا خدا ہے۔ یہ بات ہم مسیحی تعلیم دینے والوں کے ذریعہ سیکھتے ہیں اور یہ بھی کہ خدا ایک کامل پاکیزگی، راستبازی، عادل اور کامل منصف خدا ہے اور وہ ایسا خدا ہے جو گناہ جو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ لکھا ہے

"فریب نہ کھاؤ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا"
(گلتیوں)

پھر یوں بھی لکھا ہے

"اور یہ جان لو تمہارا گناہ تمہیں پکڑے گا"

(گنتی 23:32)

''بے شک انہوں نے ہوا بوئی اور گرد باد کو
کاٹیں گے''(ہوسیع 7:8)۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اپنے ایک خطاب میں کہا ہے کہ:

''خدا گناہ سے دو طریقوں میں سے ایک کے ذریعہ سے نبٹتا ہے۔ فضل یا غضب کے ذریعہ سے (یوحنا 36:3)۔ اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ ہر شخص جو اس کرۂ ارض باسی ہے وہ یا تو خدا کے فضل کے نیچے ہے یا پھر خدا کے غضب کے تلے ہے۔ یہ تو ایک غیر معمولی اور جلالی بات ہے کہ کوئی شخص خداوند یسوع پر ایمان کے وسیلہ سے خدا کے فضل کے نیچے رہے۔ اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ ایسے شخص کے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور پھر ان کو یاد نہ کیا جائے گا اور پھر خداوند یسوع کی واپسی ایسے شخص کے لئے ''مبارک امید'' ہوگی'' (ططس 13:2)۔

یہ ایک خطرناک حقیقت ہے کہ کوئی شخص خدا کے غضب کے نیچے رہے اور خدا کی محبت، فضل اور رحم کو جو اس نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے پیش کی ہے اس کو رد کرے۔ ایسا شخص مسیح یسوع کی واپسی پر ایک دہشت ناک اور خطرناک حالت میں گرفتار ہوگا۔

''اور وہ پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم
ہم پر گر پڑو اور ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا
ہے اور برہ کے غضب سے چھپا لو'' (مکاشفہ 16:6)۔

بائبل مقدس کا کہنا ہے کہ خداوند ابر میں سے ہو کر اترا اور اس کے ساتھ وہاں کھڑے ہو کر خداوند کے نام کا اعلان کیا۔

''اور خدا اس کے آگے سے یہ پکارتا ہوا گذرا۔

خداوند خداوند خدائے عظیم اور مہربان اور قہر
کرنے میں دھیما شفقت و وفا میں غنی ہزاروں
پر فضل کرنے والا۔ گناہ خطا و تقصیر کا بخشنے والا
لیکن مجرم کو ہرگز بری نہ کرے گا (خروج 6:34)۔

لیکن خدا کا کلام صاف صاف بیان کرتا ہے کہ وہ اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا جس کے لئے انسان نے توبہ نہ کی ہو (خروج 7:34)۔ ناحوم نبی اس کے لئے یوں فرماتا ہے:

(2) **''خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہے۔ ہاں**
خداوند انتقام لینے والا اور قہار ہے۔ خداوند اپنے
مخالفوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے
لئے قہر کو قائم رکھتا ہے۔

(3) **''خداوند قہر کرنے میں دھیما اور قدرت میں بڑھ**
کر ہے۔ اور مجرم کو ہرگز بری نہ کرے گا۔ خدا کی راہ
گردباد اور آندھی میں ہے اور بادل اس کے پاؤں کی
گرد ہیں (ناحوم 2-3)۔

خدا اپنی اس خوبی کو یوں بیان کرتا ہے کہ جب اس نے ابرہام کو کہا کہ تیری نسل غیر ملک میں غلامی کرے گی اور اسے چار سو سال تک وہاں رہنا ہوگا اور پھر وہ ملکِ کنعان میں واپس لوٹیں گے (پیدائش 13:15)۔ پھر خدا نے کہا کہ وہ چوتھی پشت میں یہاں لوٹ آئیں گے کیونکہ اموریوں کے اب تک گناہ پورے نہیں ہوئے (پیدائش 16:15)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اموریوں کے گناہ جب اس حد تک پہنچ جائیں گے جہاں سے ان کی واپسی ناممکن ہوگی تو پھر بنی اسرائیل کو اجازت دے گا کہ وہ واپس آئیں اور خدا

بنی اسرائیل کو اموریوں کو سزا دینے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کرے گا۔

دانی ایل نبی بھی خدا کی اس خوبی کو اسی طرح بیان کرتا ہے جب وہ اپنی قوم کی مغفرت کے لئے دعا کر رہا تھا جب وہ بابل میں اسیری کی زندگی بسر کر رہے تھے۔اس حقیقت کو جانا اور کہا کہ خدا نے اس کی قوم کے گناہ کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ یوں لکھا ہے کہ

''اس لئے خداوند نے بلا کو نگاہ میں رکھا اور اس
کو ہم پر نازل کیا کیونکہ خداوند ہمارا خدا اپنے سب
کاموں میں جو وہ کرتا ہے صادق ہے لیکن ہم اس
کی آواز کے شنوانہ ہوئے''(دانی ایل 9:14)۔

اسی طرح پولس رسول بھی خدا کے قہر کا یوں ذکر کرتا ہے:

''بلکہ تو اپنی سختی اور غیر تائب دل کے مطابق اس
قہر کے دن کے لئے اپنے واسطے غضب کمارہا ہے
جس میں خدا کی سچی عدالت ظاہر ہوگی''
(رومیوں 2:5)۔

لیکن اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک حساب کا دن بھی آئے گا جب خدا اس سب کچھ کا حساب لے گا جو کچھ ہم کرتے رہیں ہیں۔سلیمان بادشاہ نے اسے اس طرح بیان کیا ہے۔

''گرچہ گنہگار سو بار برائی کرے اور اس کی عمر
دراز ہو تو بھی میں یقیناً جانتا ہوں کہ ان ہی کا
بھلا ہوگا جو خدا ترس ہیں اور اس کے حضور
کانپتے ہیں''(واعظ 8:11)۔

پھر سلیمان بادشاہ کا فرمان یوں ہے لیکن گنہگار کا بھلا نہ ہوگا (واعظ 8:12)۔

اس لئے کہا گیا ہے

''کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے

ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بری، عدالت میں لائے گا''

(واعظ 14:12)

زبور نویس خدا کو پکار کر التجا کرتا ہے کہ

(1) اے خدا اے انتقام لینے والے خدا اے انتقام لینے والے خدا جلوہ گر ہو۔

(2) اے جہان کا انصاف کرنے والے اٹھ اور مغروروں کو بدلہ دے۔

(7) اور کہتے ہیں کہ خداوند نہیں دیکھے گا اور یعقوب کا خدا خیال نہیں کرے گا۔

(23) ان کی بدکاری ان ہی پر لائے گا۔ اور ان ہی کی شرارت میں ان کو کاٹ ڈالیگا۔

(زبور 23,7,2,1:94)

مکاشفہ کی کتاب میں بھی ہم انہی الفاظ کو سنتے ہیں۔ مسیحی شہیدوں کی روحوں کی پکار

''وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں گے اے مالک

اے قدوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کرے

گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا

بدلہ نہ لے گا؟'' (مکاشفہ 10:6)۔

مکاشفہ کی کتاب اس کا جواب دیتی ہے کہ ''غضب آ رہا ہے''۔ مسیحی ایمانداروں سے نفرت کرنے والے اپنا بدلہ پائیں گے اور مخلصی پائے ہوؤں کا بول بالا ہوگا۔

''ان باتوں کے بعد میں نے آسمان پر گویا بڑی

بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے سنا ہللیلویاہ نجات اور

جلال و قدرت ہمارے خدا ہی کی ہے۔ کیونکہ اس

کے فیصلے راست اور درست ہیں اس لئے کہ اس نے
اس بڑی کسبی کا انصاف کیا جس نے اپنی حرام کاری
سے دنیا کو خراب کیا تھا اور اس نے اپنے بندوں کے
خون کا بدلہ لے لیا"(مکاشفہ 19:1-2)۔

خداوند یسوع مسیح بہت جلد واپس آ رہا ہے۔ خدا کے دشمنوں کے خلاف جنگ کرے گا (مکاشفہ 19:11)۔

"اور قوموں کے مارنے لے لئے اس کے منہ
سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور لوہے کے عصا سے
ان پر حکومت کرے گا اور قادرِ مطلق کے سخت
غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا"
(مکاشفہ 19:15)۔

انسانیت کی فطرت گناہ آلودہ ہے

مسیحی مذہب ہی ایک مذہب ہے جو نیک کاموں کے باعث نجات پانے کا انکار کرتا ہے۔خدا کا کلام اس کے لئے کیا فرماتا ہے، ملاحظہ ہو:

"تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات
ملی اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے
اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"
(افسیوں 2:8-9)۔

دنیا میں صرف مسیحی مذہب ہی ایسا ایک مذہب ہے جس کا یہ ایمان ہے کہ گناہ انسان کو وراثت میں ملا ہے۔مسیحیت صفائی سے یہ تعلیم دیتی ہے کہ انسان گناہ کے ساتھ پیدا

ہوتا ہے کیونکہ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور انسان بنیادی طور پر گناہ آلودہ فطرت لے کر ہی پیدا ہوتا ہے۔اور پھر انسان کی صرف ایک ہی امید ہے کہ وہ اپنی گناہ آلودہ فطرت کو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر نئی فطرت کے کے نئے سرے سے نئی زندگی گزارے۔

انسان کی فطرت کے متعلق زبورنویس یوں فرماتا ہے کہ

''سب کے سب گمراہ ہوئے وہ باہم نجس ہو گئے

کوئی نیک وکار نہیں۔ایک بھی نہیں!''(زبور 3:14)۔

''ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ہم میں

سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا''(یسعیاہ 6:53)۔

اسی طرح یرمیاہ بھی یہی اعلان کرتا ہے کہ ''دل سب چیزوں سے زیادہ لا علاج ہے اس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟'' (یرمیاہ 9:17)۔پولس رسول کا بھی یہی کہنا ہے کہ انسان اپنی ذات میں ''طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے''(افسیوں 3:2)۔

پولس رسول اسی طرح رومیوں کے خط میں بیان کرتا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے:

(10) کوئی راست باز نہیں۔ایک بھی نہیں!۔

(11) کوئی سمجھ دار نہیں۔کوئی خدا کا طالب نہیں۔

(12) سب کے سب گمراہ ہیں۔سب کے سب نکمے بن گئے۔کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ایک بھی نہیں!۔ (رومیوں 3:10-12)۔

تو پھر پولس رسول اس بات کی وجہ بیان کرتا ہے کہ کیوں انسانیت کی یہ حقیقی تصویر کھینچی گئی ہے۔''اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں'' (رومیوں 23:3)۔

انسان کی زوال شدہ فطرت کے متعلق بائبل کیا فرماتی ہے؟

''اور ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز
اور ہماری تمام راست بازی ناپاک لباس کی مانند ہے''

(یسعیاہ6:64)

اس لئے کہ راست بازی کے کام ہمارے گناہوں کا کفارہ نہیں ادا کر سکتے۔لیکن خداوند یسوع مسیح راست باز اور بے گناہ کا خون ہی ایسا کرسکتا ہے۔یعنی ہمارے گناہوں کا کفارہ ادا کرسکتا ہے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ نیک اعمال کسی کام کے نہیں ۔ جی ہاں ! نیک اعمال بڑے کام کے ہیں۔لیکن نیک کام ہماری ابدی زندگی کے کام نہیں آ سکتے۔''ہم نے تو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات حاصل کی ہے (افسیوں8:2)۔ ہمارے نیک اعمال ہماری تقدیس کے لئے کام آتے ہیں تا کہ یہ نیک کام ہمیں خداوند یسوع مسیح کی مانند بننے میں ہماری مدد کریں۔ہم اپنی نجات کے لئے نیک کام نہیں کرتے بلکہ ہم اس لئے نیک کام کرتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں (افسیوں10:2)۔

یہ بنیادی سچائیاں جن کا اندراج بائبل مقدس میں ہے، ان کا تعلق انسانی فطرت اور انسان کی نجات سے ہے۔مکاشفہ کی کتاب کے 20:9-21 آیات میں انسان کے کفر کے متعلق بیان آیا ہے کہ بڑی مصیبت میں اکثریت خدا کے نام پر کفر بکے گی۔

(20) **''اور باقی آدمیوں نے جو ان آفتوں سے نہ مرے**
تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیطان
کی اور سونے اور چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی
مورتوں کی پرستش کرنے سے باز نہ آئے، جو نہ دیکھ
سکتی ہیں نہ سن سکتی ہیں نہ چل سکتی ہیں''۔

(21) ''اور جو خون اور جادوگری اور حرام کاری اور چوری انہوں نے کی تھی ان سے توبہ نہ کی''

(مکاشفہ 9:20-21)

مکاشفہ 11 باب میں لکھا ہے کہ انسانیت ان دو گواہوں سے نفرت کرے گی جو بڑی مصیبت کے دوران لوگوں کو توبہ کرنے کا پیغام دیں گے (مکاشفہ 11 باب)۔ بڑی مصیبت کے دوران لگتا یوں ہے کہ لوگوں کے دل خدا کی عدالت کے خلاف سخت ہو جائیں گے اور آخری عدالتِ انتظام کے دنوں میں (جو عدالت کے پیالوں کی عدالت) اور یہ بتایا گیا ہے کہ لوگ متواتر خدا کے خلاف کفر بکیں گے اور توبہ کرنے سے انکار کریں گے (مکاشفہ 11:16)۔

پھر مکاشفہ 20 باب میں انسان کی گناہ آلودہ اور بگڑی ہوئی فطرت کی تصویر کچھ یوں کھینچی گئی ہے کہ ہزار سالہ امن، انصاف اور عدل کی حکومت کے اس زمانہ میں پیدا ہونے والے انسان خداوند یسوع مسیح کی بادشاہی کے خلاد بغاوت کریں گے۔ آخری بغاوت یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ انسان کی فطرت کو اس کا ماحول تبدیل نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس انسان کی بنیادی فطرت اس وقت تبدیل ہوئی جب کسی انسان کے دل میں روح القدس بس جاتا ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اس کو شخصی نجات دہندہ قبول کرنے ہی سے دلوں میں رہتا ہے۔

مکاشفہ کی کتاب اس بات پر بحث کرتی ہے کہ انسان اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے نجات پا سکتا ہے۔ تاہم مکاشفہ 20 باب اس بات پر سے پردہ اٹھاتا ہے۔ عدالت کے سفید تخت کے سامنے کھڑا ہو کر سب کو حساب دینا پڑے گا اور یہ تختِ عدالت بڑی مصیبت کے اختتام پر وقوع میں آئے گا (مکاشفہ 20:11-15)۔

وہ سب لوگ جو کسی بھی زمانہ میں خدا کی رفاقت کے بغیر زندگی بسر کرتے رہے

انہوں نے کبھی توبہ نہیں کی بلکہ خدا کے رحم اور فضل کو جو خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے مہیا کیا ہے اس کو بھی رد کرتے رہے۔ان کے اعمال کے وسیلہ سے ان کی ابدی زندگی کا تعین ہوگا۔ جبکہ کوئی انسان بھی اپنے کاموں کی بنا پر ابدی زندگی حاصل نہیں کرسکتا۔آخری عدالت بڑی خطرناک اور دہشت ناک ہوگی۔اس لئے وہ سب جنہوں نے خدا کے بیٹے کے رحم اور فضل کو ناچیز جانا ان سب پر سزا کا حکم ہو چکا۔اس لئے وہ خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔لہٰذا وہ اپنی سزا اٹھائیں گے۔

انسانیت دھوکے یا فریب سے مغلوب ہوکر رہ گئی ہے

کیوں انسانی فطرت زوال شدہ اور گناہ آلودہ ہے۔اس لئے کہا گیا ہے کہ

''پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے''(1 کرنتھیوں 12:10)۔

بائبل مقدس ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ

''خداوند پر توکل کرنا انسان پر بھروسہ رکھنے سے بہتر ہے۔خداوند پر بھروسہ کرنا امرا پر بھروسہ رکھنے سے بہتر ہے''(زبور 118:8-9)۔

اور یہ بھی لکھا ہے کہ

''سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر''(امثال 5:3)۔

تمام آگاہیاں وقت اور زمانہ کے لحاظ سے بالکل ٹھیک ہیں۔بائبل کا بار بار کہنا ہے کہ آخری زمانہ پرفریبِ زمانہ ہوگا۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے کوہِ زیتون کے واعظ میں یوں فرمایا تھا کہ:

''خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے
میرے نام سے آئیں گے کہیں گے میں مسیح
ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور
بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور
بہتیروں کو گمراہ کریں گے''۔

کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں (متی 24,11,5:24)۔ پولس رسول کا بھی یہ کہنا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے
والے بھیڑیے تم میں آئیں گے جنہیں گلے پر ترس
نہ آئے گا'' (اعمال 29:20)۔

''اور خود تم میں سے ایسے آدمی اٹھیں گے جو الٹی الٹی
باتیں کہیں گے تا کہ شاگردوں کو اپنی طرف کھینچ لیں''
(اعمال 30:20)۔

پولس رسول نوجوان مناد تیمتھیس کو یوں لکھتا ہے

''لیکن روح صاف فرماتا ہے کہ آئندہ زمانوں میں
بعض لوگ گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی
تعلیموں کی طرف متوجہ ہو کر ایمان سے برگشتہ ہو
جائیں گے'' (1 تیمتھیس 1:4)۔

اور پولس رسول پھر یہ بھی فرماتا ہے

''کیونکہ ایسا وقت آئے گا کہ لوگ صحیح تعلیم کی

برداشت نہ کریں گے بلکہ کانوں کی کھجلی کے
باعث اپنی اپنی خواہشوں کے موافق بہت سے
استاد بنالیں گے اور اپنے کانوں کو حق کی طرف
پھیر کر کہانیوں پر متوجہ ہوں گے"(2 تیمتھیس 4:3-4)۔

مکاشفہ کی کتاب ان آگاہیوں کو اور بھی زیادہ صفائی سے بیان کرتی ہے کیونکہ بڑی مصیبت کا وقت بڑا شدید وقت ہوگا۔ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شیطان ساری دنیا کو مخالفِ مسیح اور جھوٹے نبی کے وسیلہ سے گمراہ کرے گا (مکاشفہ 9:12 اور 10:20)۔مخالفِ مسیح یورپ میں فریب کے وسیلہ سے قوت حاصل کرے گا۔ دانی ایل نبی اس بات کو یوں بیان کرتا ہے

"آخری ایام میں جب خطا کار لوگ حد تک پہنچ
جائیں گے تو ایک ترش رو اور رمز شناس بادشاہ
برپا ہوں گا"۔

اور جھوٹا نبی ساری دنیا کو مخالفِ مسیح کی پرستش کے لئے فریب دے گا وہ اس کام کو عجیب کاموں اور نشانات دکھانے سے پورا کرے گا جس طرح کہ وہ آسمان سے آگ نازل کرے گا" (مکاشفہ 13:13-14)۔اس کا آخری دھوکہ وہ ہوگا جب وہ مخالفِ مسیح کے بت کو زندہ ثابت کرے گا (مکاشفہ 13:15)۔ہزار سالہ بادشاہی کے اختتام پر شیطان کچھ عرصہ کے لئے کھول دیا جائے گا تا کہ وہ قوموں کو گمراہ کر سکے اور ان کو خداوند یسوع مسیح کے خلاف جنگ کے لئے جمع یعنی جوج ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں تو کبھی بھی شیطان سے بہکا یا نہیں جاسکوں گا۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر تکبر کر رہے ہیں آپ شیطان کے دھوکے میں آنے والے سب بڑا دھوکہ کھانے والے ہیں۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ خدا کا کلام فرماتا ہے کہ:

''کچھ عجیب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہمشکل بنالیتا ہے۔ پس اس کے خادم میں راستبازی کے خادموں کے ہم شکل بن جائیں تو کچھ بڑی بات نہیں''(2 کرنتھیوں 11:14-15)۔

تو پھر ہم اپنے آپ کو فریب سے بچانے کے لئے کیا کریں؟ خدا کے کلام کا کہنا ہے کہ ہمیں خدا کے کلام سے اسے پرکھنے کے لئے کیا کہا گیا ہے؟ لہٰذا ہمیں پرکھنا ہے، پرکھنا ہے اور پرکھنا ہے!۔

پولس رسول نے بھی کہا ہے کہ

''اگر ہم یا کوئی آسمان کا فرشتہ بھی اس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی اور خوشخبری سنائیں تو وہ معلون ہو''(گلتیوں 1:8-9)۔

اسی طرح اعمال کی کتاب میں بھی یوں لکھا ہے کہ

''یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ انہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتابِ مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہیں؟(اعمال 17:10-11)۔

اور پولس رسول تھسلنیکیوں کے نام اپنے پہلے خط میں یوں رقمطراز ہیں:

''سب چیزوں کو آزماؤ جو اچھی ہو اسے پکڑے رہو''

(1 تھسلنیکیوں 21:5)۔

مکاشفہ میں خداوند یسوع افسیوں کی کلیسیا کو یوں ہدایت کرتے ہیں:

''جو اپنے آپ رسول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تو نے
ان کو آزما کر جھوٹا پایا''(مکاشفہ 2:2)۔

انسانیت تو خدا کی پرستش کے لئے پیدا کی گئی تھی

بعض کلیسیائیں منادی پر زور دیتی ہیں اور بعض شراکت پاک پر لیکن بائبل مقدس پرستش پر زور دیتی ہے کیونکہ انسان اپنے خالق کی پرستش اور اس کے ساتھ رفاقت کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ خداوند یسوع نے بھی سامریہ کے کنوئیں پر عورت سے یہی کہا تھا۔

''مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ اب ہی ہے کہ سچے
پرستار باپ کی پرستش روح اور سچائی سے کریں
گے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا
ہے''(یوحنا 23:4)۔

یہی وجہ کہ خدا بت پرستی سے نفرت کرتا ہے۔ خدا کے دس احکام بت پرستی کو سب سے پہلے لکھا گیا ہے (خروج 3:20)۔ یہی وہ گناہ تھا جو سلیمان بادشاہ کے زوال کا سبب بنا (1 سلاطین 11:1-8)۔اور یہی وہ گناہ تھا جس کی بابت یوحنا رسول نے اپنے خط کے آخری الفاظ تحریر کیئے۔

''اے بچو اپنے آپ کو بتوں سے بچائے رکھو''
(1 یوحنا 21:5)۔

خدا اپنی مخلوقات سے قربت چاہتا ہے۔ خدا بالکل نہیں چاہتا کہ انسان کسی دوسری چیز کی عبادت کرے اور اس نے بہت پہلے اپنی غیوری کا دعویٰ کیا تھا۔

''خداوندغیوراورانتقام لینے والاخداہے''

(ناحوم 2:1)۔

خداہمیں حقیقت میں برکت دینا چاہتا ہے اورایسے عبادت گذار دیکھنا چاہتا ہے جوروح اورسچائی سے اس کی پرستش کریں (یوحنا 23:4)۔

زبور میں بھی یوں لکھاہے:

''توجواسرائیل کی حمدوستائش پرتخت نشین ہے''

(زبور 3:22)

یہ تو کوئی عجیب بات نہیں کہ پاک صحائف بار بار ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ خداوند کی عبادت و پرستش کریں اور زبور 92 میں بھی یہی کہا گیا ہے کہ خداوند کا شکر کرو۔ زبور میں لکھاہے کہ

''اے اہلِ زمین سب خداوند کے حضور خوشی کا
نعرہ مارو۔اے قوموں کے قبیلو خداوند کی،
خداوند ہی کی تمجید اور تعظیم کرو۔تم خداوند ہمارے
خدا کی تمجید کرواوراس کے پاؤں کی چوکی پر سجدہ
کرو''(زبور 5:99)۔

نیا عہد نامہ میں بھی اس طرح کی بہت سی حوصلہ افزائی کی باتیں پائی جاتی ہیں (عبرانیوں 15:13)۔''پس ہم اس کے وسیلہ سے حمد کی قربانی یعنی ان ہونٹوں کا پھل جو اس کے نام کا اقرار کرتے ہیں خدا کے لئے ہر وقت چڑھایا کریں''۔پطرس رسول کا بھی یہ کہنا ہے کہ ''مسیحی ایماندار زندہ پتھروں کی مانند روحانی گھر بنتے جاتے ہیں (1 پطرس 5:2)۔اور پولس رسول بھی اس کے متعلق یوں لکھتا ہے کہ ''ہر وقت خوش رہو۔ بلا ناغہ دعا کرو۔ ہرایک بات میں شکرگزاری کرو''(1 تھسلنیکیوں 5:16-18)۔

مکاشفہ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا حمد وستائش کو خوشی سے سنتا اور قبول کرتا ہے۔ جب یوحنا رسول مکاشفہ 4 باب میں آسمان پر اٹھا لیا گیا تو خدا کے تخت کے سامنے پیش کیا گیا تو سب سے بڑا منظر جو اس نے دیکھا کہ ''وہ چاروں جانداروں اور چوبیس بزرگوں کو دیکھتا ہے جو خدا کی حمد وتمجید اور عزت وقدرت ہمارے خداوند خدا ہی کی ہے کیونکہ اسی نے یہ سب چیزیں پیدا کی ہیں'' (مکاشفہ 4:8-11,10)۔

خدا کے غضب کے انڈیلنے کی آخری تیاری جو غضب کے پیالوں کا انڈیلا جانا ہے وہ مکاشفہ 15:3-4 میں یوں لکھا گیا ہے۔

''اے ازلی بادشاہ تیری راہیں راست اور درست ہیں''۔

جب خدا کا غضب مکمل ہو جائے گا تو پھر ایک دفعہ آسمان ہیلیلو یاہ کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ''نجات اور جلال اور قدرت ہمارے خدا کی ہے۔ کیونکہ اس کے فیصلے راست اور درست ہیں۔ اس نے اپنے بندوں کے خون کا بدلہ لے لیا۔ اپنے شہیدوں کا بدلہ بھی لے لیا ہے (مکاشفہ 19:1-2)۔ آسمان خدا کی تعریف کرنے میں مگن اور معمور ہے۔ اس لئے کہ خدا نے جو بھی کیا ہے وہ سب کچھ اس کی تعریف کر رہا ہے۔

مکاشفہ کی کتاب اس وعدہ اور حکم کے ساتھ اختتام کو پہنچتی ہے اور وعدہ یہ ہے کہ مخلصی پائے ہوئے ایک دن خدا کا منہ دیکھیں گے (مکاشفہ 22:4)۔ یہ وعدہ اس وقت پورا ہوگا جب نئی زمین پر ابدی زندگی کا آغاز ہوگا۔ یہ وہ وعدہ ہے جو خدا نے اپنے لوگوں کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اپنے خالقِ خداوند خدا کے ساتھ رہیں گے۔ اور یہ حکم یوحنا رسول کو ایک فرشتہ کی معرفت دیا گیا ہے۔ اور اس حکم کا اطلاق سب ایمانداروں پر ہوتا ہے۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب خداوند یسوع کی واپسی ہوگی تو ہم خدا کی پرستش وعبادت کریں گے (مکاشفہ 22:9)۔

شکست شیطان کا مقدّر بن گئی ہے

خداوند نے عرصہ بیس سال پہلے مجھے اپنی خدمت کے لئے بلایا تھا تو میں نے خداوند کو جواب دیا کہ اے خداوند میں حاضر ہوں۔لیکن مجھے نہیں کسی اور کو بھیج۔ میں خداوند کے آگے بیس سال تک دوڑتا رہا۔ یہ اس لئے ہوتا رہا کیونکہ میرے سامنے روحانی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے میں شکست خوردہ رہا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے جب میں منادی کرنے کی غرض سے یا تعلیم دینے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو شیطان میرے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے تو خدا کا کلام سنائے گا؟ تو نے اپنی زندگی میں کیا کچھ نہیں کیا؟ تو پھر وہ میرے سامنے گناہوں کی ایک لمبی فہرست رکھ دیتا تھا۔ یہ سب کچھ اس وقت ختم ہوا جب میں نے اپنا منہ کھولا۔

مکاشفہ کی کتاب نے میرے تمام خوف کو دور کر دیا۔ جب میں نے اس کتاب میں صاف صاف دیکھا کہ شیطان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ سب سے پہلے اس کا بڑی مصیبت کے درمیان آسمان میں داخلہ بند کر دیا جائے گا (مکاشفہ 12:9)۔ جب یہ واقع ہو گا تو اس کے بعد پھر اس کو خدا کے تخت سامنے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس کو مقدسوں پر الزام تراشی کرنے کا موقع ختم کر دیا جائے گا (مکاشفہ 12:10-11)۔ اور پھر بڑی مصیبت کے خاتمہ پر جب خداوند یسوع مسیح واپس آئے گا تو شیطان مخالفِ مسیح اور جھوٹا نبی، تینوں جہنم واصل کر دئے جائیں گے۔ اور شیطان بذاتِ مسیح کی ہزار سالہ دورِ حکومت ہزار سال کے لئے باندھ دیا جائے گا۔

خداوند یسوع مسیح کی سلطنت کے اختتام پر شیطان پھر تھوڑی دیر کے لئے کھول دیا جائے گا۔ تا کہ وہ قوموں کو گمراہ کر سکے اور پھر اسے بھی جہنم میں بھیج دیا جائے گا تا کہ وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (یعنی مخالفِ مسیح اور جھوٹا نبی) جہنم میں ابدالآباد رہے (مکاشفہ

10:20)۔یسعیاہ نبی فرماتے ہیں کہ مخلصی شدہ ایماندار اپنی ابدی حالت میں شیطان کو عذاب میں مبتلا ہوتے دیکھ سکیں گے۔اور مخلصی شدہ اس (شیطان) کو دیکھ کر کہیں گے کہ:

''۔۔۔کیا یہ وہی شخص ہے جس نے زمین کو
لرزایا اور مملکتوں کو ہلا دیا۔ جہان کو ویران کیا
اور اس کی بستیاں اجاڑ دیں(یسعیاہ 14:16-17)۔

پولس رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جب خداوند یسوع مسیح واپس آئے گا تو وہ ''شیطان کو جلد تمہارے پاؤں سے کچلوا دے گا (رومیوں 16:20)۔مکاشفہ کی کتاب پر مہر لگاتی ہے کہ جب شیطان میرے گذشتہ گناہوں کو یاد دلاتا ہے تو میں اس کو اس کی مستقبل کی سزا کو یاد دلاتا ہوں تو وہ شرمندہ ہو کر بھاگ جاتا ہے۔خداوند کی تعریف ہو!۔

خداوند کی منزل فتح کی منزل ہو گی

جب خداوند یسوع مسیح پہلی دفعہ آیا یعنی اس کی پہلی آمد میں اس کی تحقیر اور اس سے نفرت کی گئی اور آدمیوں میں حقیر و مردود گنا گیا۔اس کو مذاق میں اڑایا گیا اور اس پر لعنت کی گئی اور اسے صلیب پر لٹکا کر قتل کر دیا گیا۔تاہم وہ روحانی طور پر فتح مند ہوا جب وہ مردوں میں سے زندہ ہو گیا وہ طبیعی طور پر بھی فتح مند ہو گا جب وہ اپنے جلالی بدن میں واپس آ کر بادشاہ کے طور پر ساری دنیا پر حکومت کرے گا۔

مکاشفہ کی کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے کہ ایک خداوند یسوع اس زمین پر واپس آ کر ساری دنیا کی قوموں پر کوہِ زیتون سے یروشلم میں بیٹھ کر سلطنت کرے گا (مکاشفہ 15:11)۔جب خداوند یسوع مسیح واپس آئے گا تو آسمان نعروں سے گونج اٹھے گا کہ

''دنیا کی بادشاہی ہمارے خداوند اس کے مسیح کی ہو گئی'' (مکاشفہ 15:11)۔

اگر چہ اس کی آمد کا مقصد خدا کے دشمنوں سے انتقام لینا، ان کے خلاف جنگ کا

اعلان ہے (مکاشفہ 11:19)۔اس کا انتہائی مقصد دنیا پر لوہے کے عصا کے ساتھ حکومت کرنا ہے (بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کے طور پر لوہے کے عصا کے ساتھ بادشاہی کرنا ہے (مکاشفہ 19:15-16)۔

یسعیاہ نبی ہزار سالہ بادشاہی کا ایک عظیم نبی ہوتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی بادشاہی ساری دنیا پر ہوگی (یسعیاہ 2:2)۔اور مقصد قوموں کے درمیان صلح اور امن اور انصاف ہوگا۔اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی'' کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی'' (یسعیاہ 9:11)۔

''جب خداوند اپنے بزرگ بندوں کے سامنے
حشمت کے ساتھ سلطنت کرے گا تو چاند مضطرب
ہوگا اور سورج شرمندہ ہوگا''

(یسعیاہ 23:24، 2:35)۔

پاکیزگی عروج پر ہوگی (یسعیاہ 2:4-4) اور جن کو خداوند نے مخلصی بخشی لوٹیں گے اور صیون میں گاتے ہوئے آئیں گے اور ابدی سروران کے سروں پر ہوگا اور وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے اور غم اور اندوہ کافور ہو جائیں گے (یسعیاہ 10:35)۔اور دنیا کی سب قومیں خوشحال ہوں گی (یسعیاہ 60-61 باب اور صفنیاہ 3:19-20)۔یروشلم دنیا کے روحانی اور سیاسی مرکز کے طور پر استعمال ہوگا (یسعیاہ 2:2-3 اور 56:6-8)۔اور شہر خداوند کے ہاتھ میں جلالی تاج اور اپنے خدا کے ہاتھ میں شاہانہ افسر ہوگا (یسعیاہ 3:62)۔اور خداوند شہر کو روئے زمین پر محمود بنا دے گا (یسعیاہ 7:62)۔

روئے زمین کی تمام فطرت یعنی جاندار ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے رہیں گے۔پس بھڑیا برہ کے ساتھ رہے گا اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ بیٹھے گا۔بچھڑا اور شیر کا

بچہ اور پلا ہوا بیل مل جل کر رہیں گے اور ننھا بچہ ان کی پیش روی کرے گا۔ اور چھوٹے بچے شیرِ ببر اور سانپ کے ساتھ کھیلیں گے (یسعیاہ 11:6-9)۔ تب وہ بیج جو تو زمین میں بوئے گا بارش بھیجے گا اور انسان کی فطرت پر حکمران ہوگا اور پھر انسان کو روٹی کے لئے محبت نہ کرنا پڑے گی (یسعیاہ 30:23-26)۔ اس لئے کہ زمین کی افزائش کی روٹی کا غلہ عمدہ اور کثرت سے ہوگا۔ اس وقت تیرے جانور لذیذ چارہ کھائیں گے۔

زندگی پھر سے طویل ہو جائے گی کیونکہ پھر کوئی ایسا لڑکا نہ ہوگا جو کم عمر رہے اور نہ کوئی ایسا بوڑھا جو اپنی عمر پوری نہ کریں کیونکہ لڑکا سو برس کا ہو کر مرے گا۔ کیونکہ میرے بندوں کے ایام درخت کے ایام کی مانند ہوں گے (یسعیاہ 65:19-22) بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے گا (یسعیاہ 33:24) اور ذہنی اور جسمانی سب بیماریوں کا خاتمہ ہو جائے گا (یسعیاہ 29:18-19 اور 32:3-4)۔ اور اس وقت بہت خوشحالی ہوگی اور کوئی بھی گھر کے بغیر نہ ہوگا اور کوئی بھی بھوکا نہیں ہوگا (یسعیاہ 65:21-23)۔

اور خداوند یسوع اپنے جلالی بدن میں ہوتے ہوئے ہمارے درمیان سکونت کرے گا اور یروشلم اس کے پاؤں کی چوکی ہوگی (یسعیاہ 60:13)۔ اور ہم اس کو روبرو اپنی آنکھوں سے دیکھنے (یسعیاہ 30:20) وہ سرفراز ہوگا۔ لکھا ہے کہ "دیکھو میرا خادم اقبال مند ہوگا۔ وہ اعلیٰ و برتر اور نہایت بلند ہوگا (یسعیاہ 52:13)۔ اور وہ اپنا جلال ظاہر کرے گا (یسعیاہ 24:23، 35:2، 40:5، 66:18)۔

بہت سی دیگر پیشنگوئیاں جو ہزار سالہ بادشاہی کے لئے کی گئیں ہیں ان کا ذکر پرانے عہد نامہ میں پایا جاتا ہے۔ مزامیر ان پیشنگوئیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جس طرح زبور 22 میں یوں لکھا ہے کہ "ساری دنیا یاد کرے گی اور اس کی طرف رجوع لائے گی اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے" (زبور 22:27)۔ حزقی ایل نبی بھی کہانت کے منظر کو یوں پیش کرتا ہے:

''وہ حجرہ جس کا رخ شمال کی طرف ہے ان کاہنوں
کے لئے ہے جو مذبح کی محافظت میں حاضر ہیں یہ
بنی صدوق ہیں جو بنی لاوی میں سے خداوند کے حضور
آتے ہیں کہ اس کی خدمت کریں''

(حزقی ایل46:40)۔

میکاہ نبی جو سیاسی نظریہ کا حامل نبی ہے وہ کچھ اس طرح ہزار سالہ سلطنت کی تصویر پر کھینچتا ہے۔ ''لیکن آخری دنوں میں یوں ہوگا کہ خداوند کا گھر کا پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا۔۔۔امتیں وہاں پہنچیں گی کیونکہ شریعت صیون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے صادر ہوگا''(میکاہ4:1-7)۔

زکریاہ نبی یوں فرماتا ہے کہ ''مسیحا'' آئے گا اور یہودیوں کے درمیان یروشلم میں سکونت کرے گا(زکریاہ10:2 اور 3:8)۔اور اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یوں بیان کرتا ہے کہ ''اور اس وقت بہت سی قومیں خداوند سے میل کریں گی اور میری امت ہوں گی اور میں تیرے اندر سکونت کروں گا(زکریاہ11:2)۔زکریاہ نبی مزید اس بات کو یوں آگے بڑھاتا ہے کہ ''مسیحا'' ایک ایسی سلطنت کا آغاز کرے گا جس کا نظام ''الٰہی نظامِ حکومت Theocracy Establishment''ہوگا، جس میں خدا مسیح ''بادشاہ اور سردار کاہن'' کے فرائض ادا کرے گا(زکریاہ6:12-13)۔اور اس وقت یروشلم کا نام شہرِ صدق یعنی سچائی کا شہر ہوگا(زکریاہ3:8)۔یروشلم کے چاروں طرف اس کی آتشی دیوار ہوں گا۔اور اس کے اندر اس کی شوکت ہوگی(زکریاہ5:2)۔یسعیاہ نبی کا یوں کہنا ہے کہ خداوند کا جلال اس طرح ظاہر ہوگا جس طرح لکھا ہے

''تب خداوند پھر کوہِ صیون کے ہر ایک مکان پر
اور اس کی مجلس گاہوں پر دن میں بادل اور دھواں

اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا۔تمام جلال پر

ایک سائبان ہوگا''(یسعیاہ 5:4)۔

یوایل اور حزقی ایل بنی دونوں اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔اس وقت ساری دنیا جانے گی کہ خداوند یسوع مسیح ہی خدا ہے(یوایل 17:3 اور حزقی ایل 7:6)۔اسی طرح صفنیاہ کا کہنا ہے کہ''خداوند تیرا خدا جو تجھ میں ہے۔قادر ہے!(صفنیاہ 3:15-17)۔چونکہ خداوند یروشلم میں سکونت کرے گا، اس لئے حزقی ایل کا کہنا ہے کہ یروشلم کا سرکاری نام تبدیل ہو جائے گا۔اس کا نام''یہواہ شیلوم''ہوگا جس کے معنی ہیں''خداوند وہاں موجود ہے''۔

مخلصی شدہ کی منزل خداوند یسوع کے ساتھ حکومت کرنا ہے

مکاشفہ کی کتاب میں مرقوم ہے کہ جنہوں نے ایمان کے وسیلہ سے فضلِ خداوندی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہے تو وہ خداوند یسوع کے ساتھ ہزار سالہ بادشاہی میں اس کے ساتھ بادشاہی کریں گے۔

''جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق

عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا وہ

لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا''

(مکاشفہ 2:26-27)۔

لودیکیہ کی کلیسیا کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے خداوند یسوع مسیح اس بات پھر اعادہ کرتے ہیں کہ''جو غالب آئے میں اسے اپنے تخت پر بٹھاؤں گا، جس طرح میں غالب آ کر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا''(مکاشفہ 2:21)۔خداوند یسوع کا تخت داؤد نبی کا تخت ہے(2 سموئیل 7:8-16)جو یروشلم میں قائم ہے(زبور 122:1-5)۔

مکاشفہ 5 باب میں چوبیس بزرگوں کا ذکر آیا ہے جو آسمان میں خداوند یسوع کی تعریف کا گیت گا رہے ہیں وہ انسانیت کی مخلصی اور رہائی کا شکریہ ادا کر رہے ہیں جو اس نے مہیا کی (مکاشفہ 5:9-10)۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خداوند یسوع کے ساتھ ''زمین پر بادشاہی کریں گے'' (مکاشفہ 4:20)۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ نبوت اس وقت پوری ہوگی جب خداوند یسوع مسیح اپنی آمدِ ثانی پر ان کے سپرد کی جائے گی''۔ جس طرح میں دوسرے باب کی تفسیر کرتے ہوئے یہ پہلے بتا چکا ہوں کہ عدالت جن کے سپرد کی جائے گی، وہ پرانے عہد نامہ کے مقدسین، خداوند رسول، کلیسیا زمانہ کے مقدسین اور پھر بڑی مصیبت میں ہونے والے ہوں گے۔

پرانے عہد نامہ میں یہی کچھ لکھا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

> **''دیکھ ایک بادشاہ صداقت کے ساتھ سلطنت کرے گا اور شہزادے عدالت سے حکمرانی کریں گے''(یسعیاہ 1:32)۔**

دانی ایل نبی اس بیان کو اس طرح صاف کرتا ہے کہ جب وہ ایک رویا کا بیان کرتا ہے جو اس نے رات کو دیکھی۔

> **''اس نے دیکھا کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اسے اس کے حضور لائے۔ اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اسے دی گئی تاکہ سب لوگ اور امتیں اور اہلِ لغت اس کی خدمت گذاری کریں۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اس کی مملکت لازوال ہوگی''**

(دانی ایل 7:13-14)۔

اس کے بعد نبی کا یوں کہنا ہے کہ

''حق تعالیٰ کے مقدس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ابدالآباد اس کے مالک رہیں گے'' (دانی ایل 7:18)۔

نبی اس وعدہ کی تصدیق کرتا ہے

''اور تمام آسمان کے نیچے سب ملکوں کی سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مقدس لوگوں کی بخشی جائے گی۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت اور تمام مملکتیں اس کی خدمت گذار اور فرمانبردار رہوں گی''

(دانی ایل 2:27)۔

اور پولس رسول بھی اس وعدہ کی یوں تصدیق کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ

''اگر ہم کچھ دکھ سہیں گے تو اس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے'' (2 تیمتھیس 2:12)۔

کوئی بھی ان وعدوں کو روحانی معنی اپنا سکے اور یہ کہہ سکے کہ یسوع مسیح کلیسیا کے ذریعہ سے دنیا پر بادشاہی کر رہا ہے کیونکہ دنیا کی سب قومیں خداوند یسوع مسیح کے خلاف بغاوت میں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں اور کلیسیا کو ایذا رسانی میں دھکیل رہی ہیں اور کلیسیا پر ظلم وتشدد کر رہی ہیں۔ لیکن ایک ایسا دن آئے گا جب خداوند یسوع مسیح پھر دنیا میں آئے گا تو فتح مندی کا دن ہوگا۔ اس دن دنیا کے بادشاہ اور پریذیڈنٹ ڈر کے سے اور اس کے جلال کی شوکت سے پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے شگافوں میں گھس جائیں گے (یسعیاہ 2:19 اور مکاشفہ 6:15-16)۔ اور یسعیاہ نبی یوں فرماتے ہیں کہ

''پہاڑ تیرے حضور لرزش کھائیں گے''

(یسعیاہ 1:64)۔

''میں اس فرمان کو بیان کروں گا خداوند نے مجھ
سے کہا تو میرا بیٹا ہے آج تو مجھ سے پیدا ہوا مجھ
مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لئے اور
زمین کے انتہائی تیری مملکت کے لئے تجھے
بخشوں گا۔تو ان کو لوہے کے عصا سے توڑے
گا اور کمہار کے برتن کی طرح تو ان کو چکنا چور
کرڈالے گا'' (زبور 2:7-9)۔

تاریخ بہت معنی کی حامل ہے اور دنیا کے لئے امید ہے

غیر اہلِ کتاب افراد کا نظریہ بے معنی ہے کیونکہ تاریخ حالت چکر میں ہے لیکن کتابِ مکاشفہ چلا کر کہتی ہے کہ ''نہیں!''۔اس نظریہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے!۔

مکاشفہ کی کتاب ان مقالات کی تصدیق کرتی ہے جن کا ذکر پیدائش کی کتاب میں ہوا ہے اور بائبل مقدس کے صفحات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''خدا نے ایک عظیم منصوبہ تیار کر رکھا ہے اور اس عظیم منصوبہ کو پورا کرنے اور اس کو مکمل ہوتے ہوئے دیکھنا حکمت اور دانش اور قوت اس کے پاس موجود ہے۔ یہ جلالی منصوبہ فوراً اس وقت وعدہ کیا گیا جب باغِ عدن میں آدم اور حوّا گناہ کرنے کے مرتکب ہوئے۔خدا نے ان سے کہا کہ ایک دن وہ (خدا) عورت کی نسل سے نجات اور رہائی دینے والا بھیجے گا (پیدائش 15:3)۔منصوبہ کی تفصیل پہلے ابرہام کے ساتھ عہد باندھا کہ ''زمین کے سب قبیلے ابرہام اور اس کی نسل اور اولاد کے وسیلہ سے برکت پائیں گے'' (پیدائش 12:1-3)۔

اسی عہد کو ابرہام کے بیٹے اضحاق کے ساتھ دہرایا گیا (پیدائش 26:1-5) اور اضحاق کے بیٹے یعقوب کے (پیدائش 28:3-4)۔ یعقوب کا نام بعدازاں یعقوب کا نام اسرائیل سے بدل دیا گیا، پھر بھی یہی عہد اس کی اولاد کے ساتھ دہرایا گیا یعنی (بنی اسرائیل) یعنی اسرائیل کی خلف یا اولاد کے ساتھ (زبور 105:8-11)۔

اس نے اپنے عہد کو ہمیشہ یاد رکھا، یعنی اس کلام کو جو ہزار پشتوں کے لئے فرمایا۔ انہی لوگوں کے وسیلہ سے خدا نے اپنا کلام اور مسیح یسوع جو ناصری کہلاتا ہے۔ یسوع نے صلیب پر اپنا خون سب انسانوں کے گناہوں کے کفارہ کے لئے بہا دیا تا کہ جو کوئی اس کے نام پر ایمان لائے وہ نجات پائے گا۔ اور اس نے اپنا خون دے کر سب انسانوں کے لئے مکمل کر دیا کہ وہ اس پر ایمان لا کر خدا کے ساتھ میل ملاپ کر لیں۔ اسی سچائی پر خداوند یسوع نے اپنی کلیسیا قائم کی اور اس سے کہا کہ "تم جا کر ساری دنیا میں انجیل کی منادی کرو، جو ایمان لائے وہ نجات پائے گا" (مرقس 16:15-16)۔

اس نے پھر یہ اعلان کیا کہ وہ پھر ایک دن زمین پر واپس آئے گا تا کہ تاریخ کو اپنے عروج تک پہنچائے یعنی جو کچھ اس نے کہا تھا وہ اس کو یعنی تاریخ کو پورا کرے کیونکہ تاریخ اپنے اندر معنی رکھتی ہے اور جب وہ آئے گا تو اپنا غضب ان پر جنہوں نے اس کے رحم، محبت اور فضل کو رد کیا ہے اپنے غضب کو انڈیلے گا اور پھر اپنی بادشاہی قائم کرے گا اور سب قومیں اس کو اپنا خدا مانیں گی اور اس کی سلطنت میں عدل وانصاف، راستی اور راست بازی بسی رہے گی اور ساری دنیا ایک امن کا گہوارہ ہوگی۔ مکاشفہ کی کتاب میں یسوع نے ایک بہت بڑا اجرات مندا اعلان کیا ہے

"میں اول اور آخر اور زندہ ہوں میں مر گیا
تھا اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہوں گا اور موت
اور عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں"

(مکاشفہ 1:17-18)۔

دوسرے لفضوں میں یسوع ہی تاریخ کی ابتدا اور انتہا ہے۔ اور وہی ایک تاریخ دنیا کے معنی ہیں۔ پیدائش کی کتاب یہ بتاتی ہے کہ تاریخ ایک حقیقی شروع یا اس کی ابتدا ہے۔ جب خداوند نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور پودوں اور جانداروں کی مملکت کو اور پھر مکاشفہ کی کتاب یہ بھی بیان کرتی ہے کہ تاریخ کا ایک قطعی اور حقیقی خاتمہ بھی ہے۔

جس طرح ہم جانتے ہیں کہ جب خداوند یسوع آئے گا تو دنیا کو ضرور ایک دھچکا لگے گا اور چلنے میں تامل کرے گی اور دنیا کی سیاست کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ بدی اور خطا کاری کا خاتمہ ہو جائے گا اور راست بازی کا راستہ کھل جائے گا اور جس طرح لکھا ہے کہ خداوند راکھ کے بدلے سہرا۔

"غمزدوں کے لئے یہ مقرر کردوں کہ ان کو راکھ
کے بدلے سہرا اور ماتم کی جگہ خوشی کا روغن اور
اداسی کے بدلے ستائش کا خلعت بخشوں تاکہ
صداقت کے درخت اور خداوند کے لگائے کہلائیں
کہ اس کا جلال ظاہر ہو" (یسعیاہ 3:61)۔

خداوند کی سلطنت کے اختتام پر یہ زمین آگ سے جل جائے گی اور ایک کامل اور نئی زمین کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی۔ جس زمین پر مخلصی پائے ہوئے ابد تک اپنے جلالی میں نئے یروشلم میں خدا باپ اور خدا بیٹے کے ساتھ ابدی زندگی گذاریں گے (2 پطرس 3:10-13 اور مکاشفہ 1:21)۔

ایک فیصلہ کن سوال

ایک ایسی چیز ہماری زندگی میں ہے کہ جب رومی گورنر پنطیس پیلاطس نے اس بڑی بھیڑ سے کہا جب انہوں نے یسوع کو گرفتار اس کے سامنے پیش کیا تو اس ان سے پوچھا

''ان سے کہا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟

(متی 28:27)۔

کیا آپ یسوع کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیں گے اور بڑے سفید تخت کے سامنے ہو کر اپنی سزا سنیں گے اور مکاشفہ کی کتاب میں بیان کے انتباہ کو ٹال دیں گے۔ کیا آپ'' آگ کی جھیل کا چناؤ کریں گے اور جہنم آپ کی آخری منزل ہو گی؟۔ یا آپ اپنے آپ کو حلیم بنا کر کہیں گے کہ اے خداوند یسوع مسیح مجھ گنہگار پر رحم کر اور میرے گناہوں کو جن کے لئے تو نے صلیب پر جان دی میرا کفارہ دیا اس کی خاطر مجھ پر رحم کر اور میرے گناہوں کو معاف کر دے؟۔

''جو غالب آئے وہی ان چیزوں کا وارث ہو گا
اور میں اس کا خدا ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا''

(مکاشفہ 7:21)

یہ خدا کا وعدہ ہے۔ آپ اس وعدہ کو اپنے لئے استعمال کریں۔ اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو یہ دعا کریں:

''آسمانی باپ میں نے اپنی آنکھیں تجھ پر سے ہٹا
لیں تھیں۔ آسمانی باپ مجھے معاف کر دے۔ میرے
دل کو روح القدس کے وسیلہ سے پھر نیا بنا دے۔
آمین

یسوع نے ہمیں بڑے پیارے وعدہ کے ساتھ پیچھے چھوڑا تھا۔اس کے الفاظ مکاشفہ 20:22 میں درج ہیں۔لکھا ہے:

''بے شک میں جلد آنے والا ہوں''

اور یوحنا رسول نے بلند آواز سے چلا کر کہا آمین!۔اے خداوند یسوع آ!۔

تمت بالخیر

یسوع المسیح

غضب اور جلال

میں جلد واپس آ رہا ہے

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ بائبل مُقدس کی اِس آخری کتاب کے نام ہی سے خوف سا جھلکتا ہے۔ تاہم یہ خوف اُن اوٹ پٹانگ اور چکر دار تفسیروں کے ساتھ جڑا ہوا ہے، جس کی وجہ سے اکثر مسیحی مکاشفہ کی کتاب کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں اور اِس پُر شکوہ کتاب کا مطالعہ کرنے سے گھبراتے ہیں۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن تفسیر کا سادہ اصول اپنا کر پاک صحائف ہی کو بولنے کا موقع فراہم کرتے ہوئے اِس پُر اسرار کتاب کے کئی ایک مختلف پہلوؤں پر سے نقاب اٹھاتے ہیں۔ اور تفسیر کے اِس سادہ اصول سے مکاشفہ کو پرکھنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔

بائبل مقدس کا فرمان ہے کہ ”مکاشفہ کا پڑھنے والا مبارک ہے“۔ بہت سے لوگ اس برکت سے محروم ہیں۔ ڈاکٹر ڈیوڈ آر۔ ریگن نبوتِ بائبل کے عالمی ماہرین میں سے ایک ہیں جو خداوند یسوع المسیح کی جلالی آمد پر اِس کتاب میں کھُل کر بات کرتے ہیں، جو عین کلامِ خدا کے موافق و مطابق ہے۔

یہ کتاب ہر عمر کے لوگوں اور تمام ادوار اور سب کلیسیاؤں اور فرقوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

Author
Dr. David R. Reagan

Translator
Rev. Nazir J. Gill